ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

جنوری 2023ء جلد نمبر 24 شمارہ نمبر 01

تم انصاف کرو، یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔ (المائدہ:9)

جلسے کا مقصد

دینی، روحانی اور اخلاقی ترقی و تربیت ہے

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اختتامی خطاب

برموقع جلسہ سالانہ قادیان 2022ء کا پیغام

مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان (بھارت) میں 23 تا 25 دسمبر 2022ء کو منعقد ہونے والے جماعت احمدیہ کے 127ویں جلسہ سالانہ میں 37 ممالک سے شامل ہونے والے ساڑھے چودہ ہزار افراد کے علاوہ دنیا بھر کے لاکھوں ناظرین سے سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایوانِ مسرور، اسلام آباد (یوکے) سے ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ اختتامی خطاب فرمایا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلافتِ احمدیہ کی ولولہ انگیز قیادت میں جماعت احمدیہ روز بروز ترقیات کی منازل طے کرتے چلے جانے کا ذکر فرمایا۔جس کا ایک مظہر ایم ٹی اے کے ذریعہ خلیفۃ المسیح کا ساری دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کے ساتھ براہِ راست رابطہ ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ 1891ء کے پہلے جلسے میں 75 افراد اور 1892ء کے باقاعدہ جلسے میں 327 افراد شامل ہوئے تھے جبکہ آج اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش اس قدر ہے کہ ہر ملک میں ہزاروں کی تعداد میں شاملین موجود ہیں۔کیا یہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور اس کے وعدوں کا ثبوت نہیں؟ یہی ایک بات حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی کو ظاہر کرنے کے لیے کافی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یاد دِلایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسے کا مقصد دینی، روحانی اور اخلاقی ترقی اور تربیت بیان فرمایا تھا اور اس پر بہت شدّت سے زور دیا تھا۔یہی مقصد ہے جس کے حصول کے لیے ہر ملک میں جماعت احمدیہ جلسہ منعقد کرتی ہے۔اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوسری شرطِ بیعت شاملین جلسہ کے سامنے رکھی جس کے تحت ہر بیعت کنندہ عہد کرتا ہے کہ

”جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے“

اس میں مذکور نَو برائیوں سے بچنے کا عہد لیا گیا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان میں سے ہر برائی سے متعلق قرآنی آیات، احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مشتمل اسلامی تعلیم کھول کھول کر ہمارے سامنے رکھی اور آج کل کے معاشرہ میں طرح طرح کی شکلوں میں پھیلی ہوئی ان برائیوں کی نشاندہی کرکے ان سے مکمل طور پر بچنے کی نصیحت فرمائی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ہلا کر رکھ دینے والا ارشاد بھی پڑھ کر سنایا جو ہمارے لئے ایک جامع لائحہ عمل کی حیثیت رکھتا ہے:

”کسی پر ظلم نہ کرو۔کسی کو گالی مت دو، خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں، وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلّل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لیے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں“۔ (کشتی نوح صفحہ 13 طبع اوّل)

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پس یہ ہیں وہ باتیں اور بڑے خوف کا مقام ہے۔ہمیں اپنے روز مرّہ کے معاملات میں ان سے بچنا چاہیئے۔ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہمارے نمونے ایسے ہیں۔ہر احمدی کو شرائط بیعت پر غور کرتے رہنا چاہیے تبھی ہم اپنے ایمان کو سلامت رکھ سکتے ہیں۔جلسے میں شامل ہونے والا ہر احمدی کے لیے یہی ایک لائحہ عمل ہے کہ یہ عہد کرے کہ ہم نے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے، عہد بیعت کو نبھانا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صد سالہ جوبلی مبارک ہو!

اللہ تعالیٰ کا بے حد و بے حساب شکر ہے کہ ہماری زندگیوں میں نئے سال کا سورج طلوع ہوا، الحمدللہ، ثم الحمدللہ۔ ماہ و سال کے آنے اور گزر جانے کا سلسلہ یونہی اَزل سے جاری ہے۔ نیا سال آتا ہے تو لوگ رنگا رنگ خوشیاں مناتے ہیں اور ان میں اس حد تک ڈوب جاتے ہیں کہ اپنی اَوقات تک بُھلا ڈالتے ہیں۔ بہتیرے ہیں جو سال نَو کی آمد پر نئے عزم بھی کرتے ہیں۔ ہم احمدیوں کو تو نئے سال پر خوشی منانے کی تہذیب سکھائی گئی ہے چنانچہ احمدی اپنے امام کی اقتداء میں دعاؤں کے ساتھ نئے سال کا آغاز کرتے ہیں۔ نوعِ انسانی کی خدمت کے عملی اظہار کے ساتھ نیا سال شروع کرتے ہیں کہ آج انسانیت کو ہر قسم کی ہلاکت اور ضلالت سے بچانے کی ذمہ داری احمدیوں کے سپرد کی گئی ہے۔

اب کے شروع ہونے والا نیا سال 2023ء جماعت احمدیہ جرمنی کے لئے غیر معمولی خصوصیت و اہمیت کا حامل ہے۔ اس سال جماعت احمدیہ جرمنی کے قیام پر ایک صدی کا سفر مکمل ہو چکا، چنانچہ جماعت جرمنی اس سال صد سالہ جوبلی منا رہی ہے۔ اس موقع پر زندہ قوموں کی طرح جماعت جرمنی اس سال کے دوران بہت سے اہداف حاصل کرنے کا عزم لئے ہوئے ہے۔ جن میں سو مساجد کے منصوبہ کی تکمیل، سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عطا کئے ہوئے علم و عرفان کے خزائن کو جرمن زبان میں پیش کرنا، جماعت احمدیہ کا تعارف جرمنی کے کونے کونے میں بسنے والی مخلوق خدا تک پہنچانا، پندرہ سال سے زائد عمر کے پچاس فیصد افراد جماعت کو وصیت کے آسمانی نظام میں شامل کرنا، جماعت کی سو سالہ تاریخ مرتّب کرنا اور بہت سے دیگر پروگرام شامل ہیں۔

پس ہم سب افراد جماعت احمدیہ جرمنی کو صد سالہ جوبلی کے ان تمام پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لیے بھرپور کوشش کرنا ہوگی اور ان اہداف کو حاصل کرنے کی صورت میں ہی ہم یہ جشن منانے کے مستحق ہوں گے، جیسا کہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ قادیان کے اختتامی خطاب کے آخر پر لجنہ اماء اللہ کی صد سالہ جوبلی 2022ء کی مناسبت سے فرمایا:

''لجنہ کی تنظیم کو بنے ہوئے بھی سو سال ہو گئے ہیں۔ لجنہ یہ جائزہ لیں کہ ان سو سال میں کس حد تک اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کی ہے۔ کس حد تک اپنے بچوں اور اپنی نسل کو بیعت کا حق ادا کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے جوڑنے والا بنایا ہے۔ اگر تو اس طرح اپنی نسلوں کی تربیت کی ہے تو پھر لجنات اللہ تعالیٰ کی شکر گزار بندیاں ہیں لیکن جہاں کمیاں رہ گئی ہیں وہاں ایک عزم کے ساتھ یہ عہد کریں کہ نئی صدی میں ہم اپنی نسلوں کو عہد بیعت کا حق ادا کرنے والا بنائیں گی''۔

(الفضل انٹرنیشنل آن لائن مورخہ 25 دسمبر 2022ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب افراد جماعت احمدیہ جرمنی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی روشنی میں اپنی صد سالہ جوبلی منانے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

اخبار احمدیہ
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ماہنامہ جرمنی

جمادی الثانی 1444 ہجری قمری | جنوری 2023ء | جلد نمبر 24 | شمارہ نمبر 01 | صلح 1402 ہجری شمسی

فہرست مضامین

04	قال اللہ جل جلالہ، قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال المسیح الموعود علیہ السلام
05	تبرّکات: انصاف کے اعلیٰ معیار
06	نظم: رُوحِ انصاف و خداترسی کہ ہے دیں کا مدار
07	خطاب: انصاف کا قیام: خلافت کا اہم کام
13	حق اور عدل ایک عظیم صداقت ہے
14	تعارف کتب: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قضائی فیصلے و ارشادات
15	قرآن و حدیث کی روشنی میں نظام عدل
17	قضائی امور سے متعلق حَکم و عدل علیہ السلام کی ہدایات
21	مسیح و مہدی کے زمانہ میں عدل و انصاف
23	جماعت احمدیہ میں دار القضاء
25	منظوم کلام: چھوڑنی ہوگی تجھے دُنیائے فانی ایک دن
26	جماعت احمدیہ جرمنی میں قضاء بورڈ کا قیام
29	چشمۂ خلافت سے اِستفاضہ
33	ریفریشر کورسز دار القضاء جرمنی
35	دار القضاء جرمنی میں خدمت کی توفیق پانے والے
40	سال 2022ء میں وفات پا جانے والے موصیانِ کرام جرمنی
41	تاریخ جرمنی
43	احمدیہ مسلم جماعت جرمنی کی صد سالہ جوبلی 2023ء
44	رپورٹ مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ جرمنی 2022ء
45	دلچسپ سائنسی خبریں: ''محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی''
46	ملکی و عالمی خبریں
47	کوچۂ یار میں قدموں کے نشاں بولتے ہیں
48	بلانے والا ہے سب سے پیارا (اعلانات وفات و دعائے مغفرت)

مجلس ادارت

سرپرست

محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب
امیر جماعت احمدیہ جرمنی

مدیر اعلیٰ

محمد الیاس منیر

مدیران

فیروز ادیب اکمل، مدبّر احمد خان

معاونین

سلطان احمد قمر، سیّد سعادت احمد

پروف ریڈنگ

عبدالرحمٰن مبشر، سیّد افتخار احمد

ڈیزائننگ و کمپوزنگ

مرزا لطف القدوس، آفاق احمد زاہد، طارق محمود

سرِ ورق

احسان اللہ ظفر

کیلیگرافی

سعید اللہ خان

مینیجر

سیّد افتخار احمد

اعزازی اراکین

محمد انیس دیالگڑھی، منور علی شاہد

پتہ

شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ جرمنی
Genfer Str.11,
60437 Frankfurt am Main, Germany
Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de
Tel & Fax: +49-69 50688722
PRINTER: RANA PRINT
HERKULESSTRASSE 45 50823 KÖLN

15

04

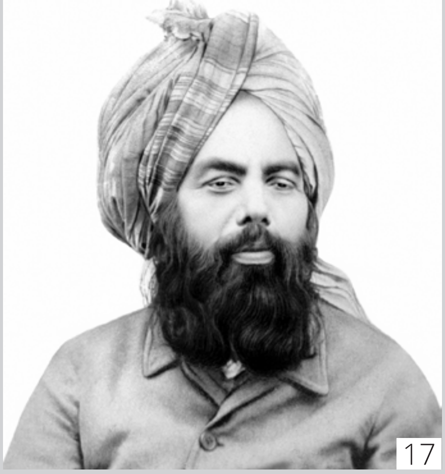
17

07

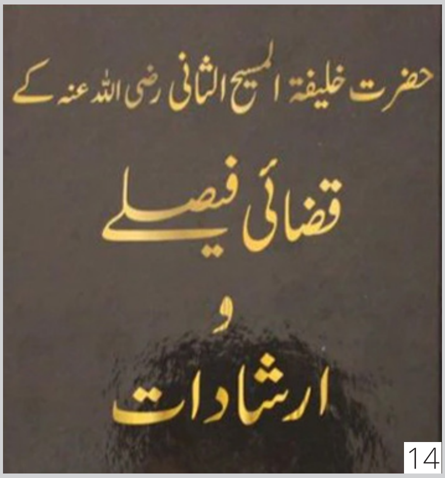

14

23

43

46

41

45

اخبار احمدیہ جرمنی کے تازہ و گزشتہ شمارے مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر بھی پڑھے جاسکتے ہیں

https://www.alislam.org/akhbar-e-ahmadiyya/

قال اللہ جل جلالہ

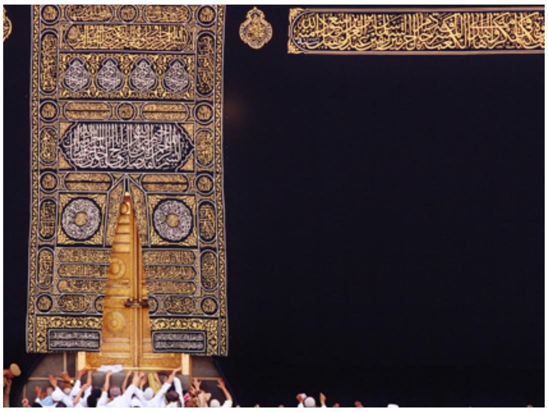

إِنَّ اللّٰهَ يَأۡمُرُكُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهۡلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمۡتُمۡ بَيۡنَ النَّاسِ اَنۡ تَحۡكُمُوۡا بِالۡعَدۡلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمۡ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيۡعًا ۢ بَصِيۡرًا

(النساء:59)

اللہ تمہیں یقیناً (اس بات کا) حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے مستحقوں کے سپرد کرو۔ اور (یہ کہ) جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل سے فیصلہ کرو اللہ جس بات کی تمہیں نصیحت کرتا ہے وہ یقیناً بہت (ہی) اچھی ہے۔ اللہ یقیناً بہت سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ عَمۡرٍو بۡنِ العَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:
إِنَّ الۡمُقۡسِطِينَ عِنۡدَ اللّٰهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنۡ نُورٍ عَنۡ يَمِينِ الرَّحۡمَنِ الَّذِينَ يَعۡدِلُونَ فِي حُكۡمِهِمۡ وَأَهۡلِيهِمۡ وَمَا وَلُوا۔

(سنن نسائی، کتاب آداب القضاۃ، باب فضل الحاکم العادل فی حکمہ حدیث نمبر 5379)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
عدل کرنے والے اللہ کے نزدیک اللہ کی دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے، یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے اہل و عیال اور اپنی رعایا میں انصاف سے فیصلے کرتے ہوں گے۔

قال المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’حق اور انصاف پر قائم ہو جاؤ۔ اور چاہیے کہ ہر ایک گواہی تمہاری خدا کے لیے ہو‘‘۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 361)

’’تمام قویٰ کا بادشاہ انصاف ہے۔ اگر یہ قوت ہی انسان میں مفقود ہے تو پھر سب سے محروم ہونا پڑتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 24 ایڈیشن 2003ء)

انصاف کے اعلیٰ معیار

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

’’مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ دشمن سے مدارات سے پیش آنا آسان ہے مگر دشمن کے حقوق کی حفاظت کرنا اور مقدمات میں عدل و انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا یہ بہت مشکل اور فقط جواں مَردوں کا کام ہے‘‘ ...... ’’اکثر لوگ اپنے شریک دشمنوں سے محبّت تو کرتے ہیں اور میٹھی میٹھی باتوں سے پیش بھی آتے ہیں مگر ان کے حقوق دبا لیتے ہیں۔ایک بھائی دوسرے بھائی سے محبّت کرتا ہے اور محبّت کے پردہ میں دھوکہ دے کر اس کے حقوق دبا لیتا ہے‘‘۔ (نور القرآن نمبر 2، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 409-410)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

’’کئی وقت انسان کے لیے امتحان کے ہوتے ہیں۔ ...... آدمی بعض اوقات محبّت میں بھی حد سے بڑھ جاتا ہے اور گمراہ ہوجاتا ہے۔ایک وقت وہ ہوتا ہے جبکہ مقدّمات میں گواہی دینے کا ہوتا ہے آدمی اپنے عزیز دوست کا نقصان گوارا نہیں کرسکتا۔اسی طرح خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ ایمان کو مقدّم رکھو اور گواہی انصاف سے دو خواہ اپنے عزیزوں کے مقابلہ میں ہو۔اپنی جان پر یا اپنے ماں باپ ہی کے متعلق گواہی دینی پڑے۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان 29 جولائی 1909ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

’’جو شخص دنیا میں خداتعالیٰ کے لیے انصاف کو قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کے دل میں بھی محبّتِ الٰہی پیدا ہوجاتی ہے کیونکہ انصاف کا ترک اپنے یا اپنے رشتہ داروں اور دوستوں اور عزیزوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔انسان اسی لیے انصاف چھوڑتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے اگر مَیں نے انصاف سے کام لیا تو میری ماں کو نقصان پہنچے گا یا میرے باپ کو نقصان پہنچے گا یا میرے رشتہ داروں کو نقصان پہنچے گا۔پس انصاف کے ترک کی ایک بڑی وجہ اپنی یا اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کی محبت ہوتی ہے اور یا پھر انصاف کا ترک دشمن کے بُغض کی وجہ سے ہوتا ہے۔یہی دو وجوہ ناانصافی کے ہُوا کرتے ہیں ... جب وہ دیکھتا ہے کہ اگر فلاں مقدمہ کا مَیں یوں فیصلہ کر دوں تو میرے بچے کو فائدہ ہوگا یا میرے دوست کو فائدہ ہوگا یا ماں باپ کو فائدہ ہوگا مگر اس کے باوجود وہ نہیں کرتا تو اِس کے معنی یہ ہیں کہ کوئی اور بڑی محبّت اُس کے پیچھے ہے اس لیے وہ انصاف کو ترک نہیں کرتا یا اگر کوئی بڑا دشمن اس کے قابو آگیا ہے مگر باوجود اس کے کہ یہ اُس سے بدلہ لے سکتا ہے پھر بھی یہ انصاف سے کام لیتا ہے اور دشمنی کی پروا نہیں کرتا تو صاف ظاہر ہے کہ اُس بُغض کا بدلہ لینے کے پیچھے کوئی ڈر اور خوف ہے جو اُسے ترکِ انصاف سے روکتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ اگر مَیں نے بدلہ لیا تو میرے لئے اچھا نہیں ہوگا۔... یہ محبّت یا خوف اللہ تعالیٰ کا ہی ہوسکتا ہے۔اور جس کے دل میں یہ بات نہیں لازماً اُس کا یہ فعل اِس لئے ہوگا کہ گویا وہ کسی بڑی طاقت کو مانتا ہے یا اُس کے قریب ہونا چاہتا ہے اور جب ایسا مقام کسی کو حاصل ہوجائے تو لازماً وہ خداتعالیٰ سے محبّت کرنے لگ جائے گا اور جب وہ خداتعالیٰ سے محبّت کرے گا تو خدا بھی اُس سے محبّت کرنا شروع کر دے گا‘‘۔

(انوار العلوم جلد 23 ’’تعلق باللہ‘‘ صفحہ 194-195)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

’’تیسری چیز جو قضاء کے متعلق بنیادی طور پر ہمیں قرآنِ کریم میں نظر آتی ہے یہ ہے کہ ہر فیصلہ حق و انصاف پر مبنی ہونا چاہیے اگر ہمارے فیصلے حق اور انصاف پر مبنی نہیں تو پھر ہم صرف دنیا ہی کے گناہ گار نہیں ہیں بلکہ ہم اللہ تعالیٰ کے بھی گناہ گار ہیں۔ہم اس کی پرِستش کا حق ادا نہیں کر رہے ... ہمارے فیصلے حق و انصاف پر ہونے چاہئیں۔سفارشوں پر ہمارے فیصلے نہیں ہونے چاہئیں اور نہ رشوت پر‘‘۔

(خطبات ناصر جلد 2 خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مئی 1969ء بمقام مسجد مبارک۔ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

’’میری یہ ہدایت سب قاضیوں تک پہنچا دی جائے۔سلسلہ عالیہ احمدیہ کی قضاء کا عدل و انصاف غیر جانبداری اور وقار ہر تعلق سے اعلیٰ اور ارفع ہونا چاہیے۔تا کبھی کسی کو اس پر کوئی حرف رکھنے کا موقع نہ مل سکے‘‘۔

(بحوالہ: حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے قضائی فیصلے و ارشادات کیس نمبر 17 صفحہ 89)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

’’اگر فیصلے کرنے کا اختیار ملے تو ہر رشتہ سے بالا ہو کر فیصلہ ہو، چاہے اس فیصلہ سے اپنے آپ کو نقصان پہنچ رہا ہو یا اپنے والدین کو نقصان پہنچ رہا ہو یا قریبی رشتہ داروں، اپنے بچوں کو نقصان پہنچ رہا ہو۔ لیکن انصاف کے اعلیٰ معیار بہرحال قائم ہونے چاہئیں۔پس یہ نمونے جب ہم آپس میں قائم کریں گے تو دنیا کو بھی کہہ سکیں گے کہ آج ہم ہیں جو اپنے اندر یہ تبدیلی لاکر اور اسلام کی تعلیم پر عمل کر کے دشمن سے بھی انصاف کا حوصلہ رکھتے ہیں اور کرتے ہیں۔سچی گواہی دیتے ہیں چاہے اپنے خلاف ہو۔اپنے والدین کے خلاف ہو یا اپنے بچوں اور دوسرے قریبیوں کے خلاف دینی پڑے۔یہ نمونے ہم اس لئے قائم کر رہے ہیں کہ آئندہ دنیا کی رہنمائی ہم نے کرنی ہے۔اگر یہ نمونے نہیں تو ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں سے دور جاکر اپنے عہدوں سے خیانت کے مرتکب ہو رہے ہوں گے‘‘۔ (الفضل انٹرنیشنل لندن 16 دسمبر 2016ء)

رُوحِ انصاف و خدا ترسی کہ ہے دیں کا مدار

پھر عجب یہ علم یہ تنقیدِ آثار و حدیث
دیکھ کر سَو سَو نشاں پھر کر رہے ہو تم فرار

بحث کرنا تم سے کیا حاصل اگر تم میں نہیں
رُوحِ انصاف و خدا ترسی کہ ہے دیں کا مدار

کیا مجھے تم چھوڑتے ہو جاہِ دنیا کے لئے
جاہِ دُنیا کب تلک دُنیا ہے خود ناپائیدار

گردنوں پر اُن کی ہے سب عام لوگوں کا گُنہ
جنکے وعظوں سے جہاں کے آ گیا دِل میں غُبار

چھوڑ کر فُرقاں کو آثارِ مخالف پر جمے
سر پہ مسلم اور بُخاری کے دیا ناحق کا بار

جبکہ ہم نے نورِ حق دیکھا ہے اپنی آنکھ سے
جبکہ خود وحیِ خدا نے دی خبر یہ بار بار

اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار

اِک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

مِلّت احمدؐ کی مالک نے ڈالی تھی بِنا
آج پوری ہو رہی ہے اے عزیزان دیار

گلشنِ احمدؐ بنا ہے مسکن باد صبا
جس کی تحریکوں سے سنتا ہے بشر گفتارِ یار

(انتخاب از مناجات و تبلیغ حق، درثمین)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے

انصاف کا قیام: خلافت کا اہم کام

سیّدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دار القضاء کے انٹرنیشنل ریفریشر کورس 2019ء کے موقع پر خطاب

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں قضاء کے ادارے کو قائم ہوئے ایک سو سال ہو گئے ہیں اور آج آپ یہاں اس لیے جمع ہیں کہ سو سال پورے ہونے پر اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر ادا کریں کہ اس نے ہمیں سو سال تک اس ادارے کو چلانے کی توفیق عطا فرمائی اور ہمیں اس کا حصہ بنایا یا ہمیں توفیق عطا فرمائی کہ اس میں خدمت کر سکیں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بنائے ہوئے قوانین کے مطابق قضاء کے نظام کو چلانے کی اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ کوشش کریں۔ مَیں امید رکھتا ہوں کہ مختلف ممالک میں جو بھی قضاء کے ممبران ہیں یا قاضی مقرر ہوئے ہوئے ہیں۔ اکثر نے اس کے مطابق کوشش کی ہوگی۔

پاکستان اور ہندوستان میں تو قضاء کا نظام جب سے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس کو باقاعدہ قائم فرمایا، جاری ہے۔ خاص طور پر پاکستان میں تو ہجرت کے بعد اس کا تسلسل جاری رہا۔ خلیفۂ وقت کے پاکستان ہجرت کرنے کی وجہ سے وہاں تو پاکستان کے وجود کے ساتھ ہی نظامِ جماعت کے ہر ادارے کا وجود ہے یا وہ جاری ہوگیا۔ ہندوستان میں شاید کچھ عرصہ حالات کی وجہ سے اس میں تسلسل نہ رہا ہو، تعطل ہو گیا ہو لیکن بہر حال جماعتی ادارے تو خلافت سے وابستہ ہیں اس لیے اِن کی عمر اُن کے قیام سے ہے نہ کہ کسی ملک کے قیام یا مسائل کا شکار ہونے پر کسی وقفے یا تسلسل نہ رہنے سے۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے بہت سے ممالک میں قضاء کا نظام قائم ہو چکا ہے جیسا کہ ابھی رپورٹ میں بھی پیش ہوا۔ کئی ممالک یہاں نمائندگی کر رہے ہیں۔ کہیں دو تین سال سے یہ نظام جاری ہے، کہیں دس پندرہ سال سے، بیس سال سے یا پچیس سال سے اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان سے باہر ملکوں میں قضاء کے نظام کو جب قائم فرمایا تو اس وقت آخری بورڈ پاکستان میں ہی رکھا، یا شاید اس سے بھی پہلے مقرر کر دیا ہو کیونکہ ان کا قضاء کے بارے میں جو پہلا ارشاد ہے 1982ء کا ہے اور اس وقت میرے خیال میں بعض ملکوں میں قضاء کا نظام جاری ہو چکا تھا۔ اور اسی طرح مرکزی قضاء کے دفتر سے تمام دنیا کی قضاء کے شعبہ کا رابطہ بھی ہے اور رہنمائی بھی ہے۔ مجھے پتہ لگا ہے کل صدر صاحب قضاء بورڈ ربوہ نے بڑی تفصیل سے رہنمائی فرمائی ہے اور لوگوں نے اسے پسند بھی کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ تمام قاضی اس رہنمائی کو اپنے اپنے ملکوں میں قضاء کی کارروائی کا حصہ بنانے والے بھی ہوں۔

سوائے اب بھارت کے شعبہ قضاء کے جہاں پہلے غالباً 89ء سے 2005ء تک پانچ رُکنی قضاء بورڈ قائم نہیں رہا اور باقی ممالک والا اصول ہی تھا۔ 89ء سے لے کر 2005ء تک کا جو وقفہ رہا اس میں ان کے مقدمات بھی آخری پانچ رُکنی بورڈ کے فیصلہ کے لیے قضاء پاکستان میں ہی آتے تھے پھر قادیان کی قضاء کو مَیں نے 2005ء میں یہ اختیار دے دیا تھا کہ وہ اپنے فیصلے پانچ رُکنی بورڈ تک لے جانے کے لیے قادیان میں ہی رکھیں۔

بہرحال یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ قاضی کی ذمہ داری بہت زیادہ ہے اور اسے سب فیصلے بہت سوچ سمجھ کر انصاف کے اعلیٰ معیار پر اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں اور عقل پر رکھ کر کرنے چاہئیں لیکن پانچ رُکنی بورڈ کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کیونکہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے پانچ رُکنی بورڈ کی تشکیل دی یا اس کو آخری اپیل کا بورڈ بنایا تو یہ بھی فرمایا تھا کہ اس کے متفقہ فیصلے کو آخری سمجھا جائے گا اور اس کے متفقہ فیصلے کو اس قدر اہم قرار دیا تھا کہ پھر خلیفۂ وقت کے پاس اپیل نہیں ہوگی۔ اس سے پہلے خلیفۂ وقت کے پاس اپیل

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بنائے ہوئے قوانین کے مطابق قضاء کے نظام کو چلانے کی اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ کوشش کریں

ہوسکتی تھی۔ پس اس سے قاضیوں کو جو خاص طور پر پانچ رُکنی بورڈ کے ممبر ہیں اس اہمیت کا اندازہ ہو جانا چاہیے کہ خلیفۂ وقت نے اپنے فیصلے کا اختیار پانچ رُکنی بورڈ کو دیا ہے۔ پس اگر اس بات کو قاضی یا ممبرانِ قضاء بورڈ اپنے سامنے رکھیں تو ان کے دل ہر وقت اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت سے پُر رہیں۔ کسی بھی معاملے کو کبھی سرسری نہ دیکھیں۔ یہ مَیں اس لیے نہیں کہہ رہا کہ عموماً یہ ہوتا ہے لیکن بعض دفعہ بعض مقدمات میں یہ احساس ہوتا ہے کہ جس گہرائی سے معاملے کو دیکھا جانا چاہیے اور قرآن اور سنت اور حدیث اور زمانے کے حَکَم اور عدل کے ارشادات کو

فیصلہ لکھتے ہوئے بھی یہ بات سامنے ہونی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ میری ہر کیفیت کو جانتا ہے، ہر حالت کو جانتا ہے اور اس کی مجھ پر نظر ہے

جس طرح سامنے رکھا جانا چاہیے تھا، سامنے نہیں رکھا گیا۔ پس جب خلیفۂ وقت نے اعتماد کر کے اپنے اختیار ایک بورڈ کو تفویض کیے ہیں تو بورڈ کے ہر ممبر کو اس کی اہمیت کا اندازہ ہونا چاہیے اور ہر ساعت کے وقت یہ بات سامنے ہونی چاہیے۔

اسی طرح فیصلے کو آخری شکل دیتے ہوئے بھی ممبران بورڈ کو یہ بات مدّنظر رکھنی چاہیے کہ جو فیصلہ لکھ رہے ہیں یہ صرف عام فیصلہ نہیں جو بورڈ نے لکھ دیا بلکہ بڑی گہرائی میں جا کر ہر چیز کو سامنے رکھتے ہوئے فیصلہ لکھنا ہے اور پھر یہ بات صرف پانچ رُکنی بورڈ پر ہی منحصر نہیں ہے، یہیں تک محدود نہیں ہے یا ان کا ہی کام نہیں ہے کہ انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے فیصلہ کرنا ہے۔ بلکہ یہ ہر قاضی کا کام ہے جسے خلیفۂ وقت نے اس پر اعتماد کر کے فیصلہ کرنے کے لیے مقرر کیا ہے۔ ہر قاضی خلیفۂ وقت کا نمائندہ ہے اور ہر عہدیدار نمائندہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خلافت کے کاموں میں سے ایک بہت بڑا اہم کام انصاف کو قائم کرنا بھی رکھا ہے جیسا کہ فرماتا ہے کہ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (ص:27) پس تو لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلے کر اور اپنی خواہشات کی پیروی مت کر۔ وہ تجھے اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی۔ پس خلیفۂ وقت کی نمائندگی میں ہر قاضی کا بھی اور ہر اس عہدیدار کا بھی یہ کام ہے جس کے ذمہ فیصلہ کے اختیارات ہیں۔ اگر یہ نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لیتے ہیں بلکہ دوہرے گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں کہ فرائض کی انصاف کے ساتھ بجاآوری نہیں کی اور دوسرے خلیفۂ وقت کے اعتماد کو بھی ٹھیس پہنچائی اور اس نے جو ایک اعتبار کیا تھا اس کو صحیح طرح انجام نہیں دیا اور اس کو بھی خدا تعالیٰ کے سامنے گنہگار ٹھہرانے کا باعث بن رہے ہیں۔ پس قاضیوں کی ذمہ داری کوئی معمولی ذمہ داری نہیں ہے۔

قضاء کے سو سال پورا ہونا بےشک اللہ تعالیٰ کا فضل ہے لیکن اس فضل کا حصّہ ہر وہ شخص اس وقت بنے گا جب وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق اس فرض کی انجام دہی کرے گا جو اس کے سپرد کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک جگہ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَ لَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا۔ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا۔ وَ اِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا۔ (النساء:136) اس آیت کا ترجمہ ہے کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔ خواہ کوئی امیر ہو یا غریب دونوں کا اللہ ہی بہترین نگہبان ہے۔ پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو مبادا عدل سے گریز کرو اور اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلوتہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے بہت باخبر ہے۔

یہ آیت عمومی طور پر تو ہر ایک کے لیے ہے۔ ہمیں صرف یہ نہیں دیکھنا چاہیے کہ صرف گواہوں کے یا مسائل لانے والوں کے یا گواہی دینے والوں کے لیے ہی ہے۔ یہ صرف ان لوگوں کو محدود لائحہ عمل نہیں دیتی جن کی گواہیاں چاہئیں بلکہ مسائل اور معاملات حل کرنے والوں کے لیے اس میں لائحہ عمل ہے۔ پہلا حکم ہی اللہ تعالیٰ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف پر مضبوطی سے قائم رہنے کا ہے یعنی تمہارا فیصلہ انصاف کے باریک در باریک پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے اور شریعت اور قانون کے تمام پہلو سامنے رکھتے ہوئے ہو۔ اور پھر اس کے معیار مقرر فرمائے ہیں کہ یہ تبھی ممکن ہے کہ جب تم اللہ تعالیٰ کی خاطر کام کر رہے ہو اور اللہ تعالیٰ کے خوف کو ہر وقت سامنے رکھتے ہوئے یہ بات ہو، یہ کام ہو اور پھر ساتھ یہ دعا بھی ہو کہ اللہ تعالیٰ فریقین کو سنتے ہوئے میرے دل و دماغ کی کیفیت کو بھی جانتا ہے اور اس کی مجھ پر نظر بھی ہے۔ یہ بات ہر وقت ذہن میں ہونی چاہیے۔ قاضی چاہے بورڈ میں ہو یا ویسے قاضی ہو جب بھی وہ کوئی معاملہ سُن رہا ہے تو یہ بات سامنے ہونی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ میرے دماغ کی کیفیت کو بھی جانتا ہے اور اس کی مجھ پر نظر بھی ہے اور فیصلہ لکھتے ہوئے بھی یہ بات سامنے ہونی چاہیے کہ

اللہ تعالیٰ میری ہر کیفیت کو جانتا ہے، ہر حالت کو جانتا ہے اور اس کی مجھ پر نظر ہے۔

پھر یہ بھی ضروری ہے کہ قاضی اس معیار پر اپنے آپ کو پرکھیں کہ اگر وہ کسی مقدمے میں فریق ہوں یا یہ کہ فریق کی جگہ وہ خود ہوں تو اپنے خلاف گواہی دیں گے؟ یعنی سچائی کو قولِ سدید کی حد تک بیان کریں گے؟ اور یہ کرنے سے کس قدر نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔ یہ بات بھی ان کے اپنے سامنے ہو۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ دوسروں کے لیے تو بڑا عمدہ فیصلہ کرتے ہیں اور فریقین سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ سچائی پر قائم کی کوشش کی اور شکایت کرنے والوں، سزا دینے والوں پر غصہ کا اظہار کیا اور کہا کہ میرے بیٹے نے ایسی حرکت نہیں کی۔ اس پر شاہ صاحب نے انہیں فرمایا کہ تم غلط کہتی ہو۔ اگر تم نے کسی قسم کی ایسی گواہی دینے کی کوشش کی تو پھر یاد رکھو کہ مَیں تمہارے خلاف بھی گواہی دوں گا اور بیٹے کے خلاف بھی گواہی دوں گا اور نظام کو بتاؤں گا کہ میرا بیٹا غلط تھا اور اسے ضرور سزا دی جائے۔ تو یہ تقویٰ پر چلنے والوں کے معیار ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عدل کے تقاضے پورے کرنے کے لیے ہر قسم کے اثر و رسوخ سے بالا ہو کر فیصلہ ہمدردی کے جذبے کے تحت اگر کہیں قانون اور شریعت کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے نرمی دکھانی ہے تو پھر بھی یہ ضروری ہے کہ دونوں فریقین کے ساتھ ہمدردی کا جذبہ ہو۔ ظالم اور مظلوم کی مدد کے آنحضرت ﷺ کے ارشاد کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔

(صحیح البخاری کتاب المظالم باب اعن اخاک ظالماً او مظلوماً حدیث 2444)

پس یہ باتیں اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتیں جب تک تقویٰ کا اعلیٰ معیار نہ ہو۔ ہر فیصلے کے لیے خدا تعالیٰ سے مدد مانگنے کے لیے دعا نہ کی جائے اور ہر مقدمے کو گہرائی میں جاکر، ہر پہلو کو دیکھ کر سماعت نہ ہو اور

قانونی حیلوں کی آڑ میں بعض عہدے دار یا بعض فیصلہ کرنے والے بھی حقیقت کو چھپاتے ہیں

رہیں۔ انہیں نصیحت بھی کرتے ہیں لیکن جب اپنے پر بات آئے تو معیار بدل جاتے ہیں۔ قانونی حیلوں کی آڑ میں بعض عہدے دار یا بعض فیصلہ کرنے والے بھی حقیقت کو چھپاتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ والدین تمہیں بہت پیارے ہیں۔ کیا اگر تم ملزم کے کٹہرے میں کھڑے ہو تو اتنی جرأت ہے کہ والدین کے خلاف گواہی دے سکو؟ پھر بیوی بچے ہیں، بہت پیارے ہیں اور خاص طور پر بچے تو پھر کیا ہمارا یہ معیار ہے کہ بچوں کے خلاف گواہی دینی پڑے تو دیں؟ یہ تقویٰ کا معیار ہے جو ہر عہدیدار کرنا ہے۔ کوئی صاحبِ اَثر ہے یا معمولی آدمی ہے، اللہ تعالیٰ کی نظر میں سب ایک ہیں اور اللہ تعالیٰ نے کسی بھی قسم کے جھگڑے کے معاملے میں حق دار کو حق دلوانے کا کہا ہے۔ اگر امیر کا حق بنتا ہے تو اسے دلواؤ اور اگر غریب کا حق بنتا ہے تو اسے دلواؤ۔

پھر اللہ تعالیٰ نے گول مول بات کرنے اور کسی شہادت کو چھپانے کی سختی سے مناہی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ہر معاملہ کی تہ کو جانتا ہے۔ پس انصاف کے تقاضے بھی تبھی پورے ہوں گے جب ہر قاضی اپنے معاملات میں بھی یہ معیار قائم کرے۔ یہ نہیں کہ اگر اپنا کوئی مقدمے میں اپنے آپ کو بھی اس معیار کے مطابق پرکھا نہ جائے جس کی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ہدایت فرمائی ہے۔ تب تک انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہوں گے۔ اگر اس طرح ہو گا تبھی انصاف کے تقاضے پورے ہو سکیں گے۔ نظام کے وسیع ہونے سے پاکستان میں بھی نئے قاضی شامل ہو رہے ہیں اور ہوں گے۔ دوسری دنیا میں بھی، ممالک میں شامل ہو رہے ہیں اور ہوں گے لیکن ہمارے قاضی کا معیار صرف قانون جاننا یا شریعت جاننا یا صائب الرائے ہونا ضروری نہیں ہے کہ وہ اچھی رائے دینے والا ہے بلکہ تقویٰ بھی ایک بہت بڑی شرط ہے اور

جب ایک قاضی نیک نیتی سے ایک فیصلہ لکھ رہا ہو تو پھر اللہ تعالیٰ مددگار بھی ہوتا ہے

اور فیصلہ کرنے والے کا ہونا چاہیے۔ حضرت سیّد ولی اللہ شاہ صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ڈاکٹر سیّد عبدالستار شاہ صاحب رضی اللہ عنہ تھے ان کے بیٹے تھے۔ یہ شاہ صاحب تعلیم حاصل کرنے کے لیے شام میں بھی رہے ہیں۔ حدیث کے بڑے عالم تھے۔ جماعت میں بخاری کی جلدوں کا بھی انہوں نے ترجمہ کیا اور شرح لکھی ہے۔ قادیان میں ان کے ایک بیٹے کو کسی بات پر تعزیر ہوئی۔ نوجوانی میں قدم رکھ رہا تھا۔ بچوں سے غلطیاں ہوتی ہیں۔ اس کے لیے جب تعزیر ہوئی تو نظامِ جماعت نے بدنی سزا تجویز کی لیکن ماں کی مامتا نے اس کو بچانے مقدمہ عدالت میں پیش ہو تو اس کے لیے وہ معیار قائم نہ کرے جو وہ اپنے سامنے پیش ہونے والے فریقین سے چاہتا ہے اور جس کی انہیں نصیحت کرتا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ بعض دفعہ فیصلہ کرنے والے بھی اپنے آپ کو کسی نقصان سے بچانے کے لیے یا اپنے قریبیوں کو نقصان سے بچانے کے لیے اینچ پینچ یا اثر و رسوخ کا سہارا لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ چیز انتہائی غلط ہے اور ہمارے نظام میں اس کی مکمل طور پر بیخ کنی ہونی چاہیے، ختم ہونا چاہیے۔ بہرحال انصاف کی کرسی پر بیٹھنے والے کو انصاف کے ہر پہلو کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اس کے حصول کے لیے خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق اور ہر فیصلہ سننے کے لیے بیٹھتے ہوئے اور ہر فیصلہ لکھتے ہوئے خاص طور پر دعا کی ضرورت ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ قاضیوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ یہ ارشاد کوئی بیاسی سال پرانا ہے لیکن اس کی اہمیت آج بھی قائم ہے۔ اس لیے مَیں نے اس وقت یہ سنانے کے لیے، آپ کے سامنے پیش کرنے کے لیے رکھ لیا۔ آپؓ نے فرمایا کہ:

’’قاضیوں کو بھی چاہیے کہ جب وہ قضاء کی کرسی پر بیٹھے ہوئے ہوں اس وقت وہ چھوٹوں اور بڑوں، افسروں

اور ماتحتوں، مزدوروں اور سرمایہ داروں، غریبوں اور امیروں، کمزوروں اور طاقتوروں کے تمام امتیازات کو مٹا کر بیٹھیں جس طرح خدا تعالیٰ مالک یوم الدین ہے اور اس کی بادشاہت میں کسی کی حق تلفی نہیں ہوسکتی اسی طرح وہ بھی'' (یعنی قاضی صاحبان) ''جزاء وسزا کے مالک ہوتے ہیں۔ انہیں بھی چاہیے کہ وہ خدا تعالیٰ کی اس صفت کے انعکاس میں فیصلہ کرتے وقت کسی کی حق تلفی نہ ہونے دیں۔ وہ قضاء کے وقت خلیفۃ اللہ ہوتے ہیں اور اس وقت ان کے دل پر کسی قسم کا اثر نہیں ہونا چاہیے بلکہ ان کا دل ایسا ہی غیر کے اثرات سے منزّہ ہونا چاہیے جیسے خدا تعالیٰ سنے اور تحمل سے سمجھائے)'' اور حقیقت معلوم کرنے کی پوری کوشش نہیں کرتا''۔ (بعض دفعہ پہلے ہی دماغ بنایا ہوتا ہے کہ یہ اس لائن پر چلنا چاہیے۔ اگر اس کے اُلٹ بات فریق نے کی تو جوش میں آگئے اور جب جوش میں آگئے تو پھر حقیقت معلوم نہیں ہوتی۔ تو یہی آپؑ نے فرمایا کہ پوری حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے) ''تو جہنم اس کے قریب ہو جاتی ہے۔ اور اگر وہ انصاف سے کام لیتا ہے، بڑوں کا لحاظ نہیں کرتا، چھوٹوں کی حق تلفی نہیں کرتا اور جلد بازی سے کام نہیں لیتا بلکہ پورا غور کرنے کے بعد فیصلہ کرتا ہے تو جنّت اس کے قریب ہو جاتی ہے

پس یہ خوبصورت ارشاد اس بات کی مزید وضاحت کر دیتا ہے جو مَیں بتا آیا ہوں اور جو اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے ایک قاضی کے لیے شرط رکھی ہے۔ جب انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے فیصلہ کریں گے تو پھر وہ فیصلہ بھی قابل قبول ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں وہ قبول ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو ارشاد فرمایا، یہ اصول جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے یہ خاص قوم اور خاص حالات کے لیے نہیں ہے بلکہ ایک اصولی ہدایت ہے کہ وَ اِنۡ حَکَمۡتَ فَاحۡکُمۡ بَیۡنَہُمۡ بِالۡقِسۡطِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُقۡسِطِیۡنَ۔

جس شخص کو قضاء کا عہدہ ملتا ہے اس کے لیے فوراً دو کھڑکیاں کھل جاتی ہیں ایک جہنم کی طرف سے اور ایک جنّت کی طرف

کا عرش ہوتا ہے اور اگر وہ اس کو نبھا نہیں سکتے تو پھر قضاء کا ہر فیصلہ قیامت کے دن ان کے گلے میں لعنت کا طَوق بن کر پڑے گا۔ قضاء کوئی کھیل نہیں، تماشا نہیں بلکہ بہت بڑی ذمہ داری کا کام ہے۔... قضاء کا عہدہ معمولی عہدہ نہیں۔ اگر کوئی شخص سچے دل سے قضاء کے فرائض سرانجام دیتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کے عظیم الشان فضلوں کا وارث ہو جاتا ہے کیونکہ دنیا میں انصاف قائم کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ جس شخص کو قضاء کا عہدہ ملتا ہے اس کے لیے فوراً دو کھڑکیاں کھل جاتی ہیں ایک جہنم کی طرف سے اور ایک جنّت کی طرف سے اور اس کے یہ اپنے اختیار میں ہوتا ہے کہ چاہے تو وہ جہنم میں چلا جائے اور چاہے تو جنّت کا وارث بن جائے''۔ (اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دو دروازے کھول دیے)۔ ''اگر وہ انصاف سے کام نہیں لیتا، بڑوں کی رعایت کرتا ہے، جلدی جوش میں آجاتا ہے''۔ (یہ بھی بہت ضروری ہے۔ بعض جگہ یہ بھی شکایتیں آتی ہیں۔ قضاء میں قاضی اوّل بھی اور بعض دفعہ دو رُکنی بورڈ کے تحت قاضی صاحبان بھی بعض باتیں سن کے غصے میں آجاتے ہیں یا جب کوئی فریق مدّعی یا مدعا علیہ صحیح جواب نہیں دے رہے ہوتے یا کوئی غلط بات کرتے ہیں تو جوش میں آجاتے ہیں حالانکہ قاضی کا کام یہ ہے کہ تحمل سے بات

اور باوجود ہزاروں قسم کی کمزوریوں کے وہ جنّت کا مستحق سمجھا جاتا اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث ہو جاتا ہے''۔ فرماتے ہیں ''پس مَیں قاضیوں کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ وہ دلیر، منصف اور عادل بننے کی کوشش کریں اور کسی انسان سے نہ ڈریں بلکہ خدا تعالیٰ سے ڈریں۔ قاضی ہونے کی صورت میں ان کا تعلق براہِ راست خدا تعالیٰ سے ہو جاتا ہے اور کوئی علاقہ درمیان میں نہیں ہوتا۔ پس انہیں صرف خدا تعالیٰ کی ذات پر اپنی نگاہ رکھنی چاہیے اور اگر دنیا کے سارے افسر، دنیا کے سارے حکّام اور دنیا کے سارے بادشاہ مل کر بھی ان کے مخالف ہو جائیں تو وہ وہی کریں جو انصاف ہو اور کسی کا ڈر اپنے دل میں پیدا نہ ہونے دیں مگر یہ شرط ہے کہ وہ قانون کے اندر رہتے ہوئے انصاف کریں۔ اگر قانون میں کوئی نقص ہے تو اس کی ذمہ داری ان لوگوں پر ہے جنہوں نے قانون بنایا قاضیوں پر نہیں۔ پس انہیں اس بات کی اجازت نہیں کہ قانون توڑیں بلکہ قانون کے اندر رہتے ہوئے وہ انصاف کریں اور ہر حق دار کو اس کا حق دلانے کی کوشش کریں''۔

(خطباتِ محمودؓ جلد 17 صفحہ 140 تا 142 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 13 مارچ 1936ء)

(المائدۃ:43) اگر تو فیصلہ کرے تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر۔ اللہ یقیناً انصاف کرنے والوں سے محبّت کرتا ہے۔ پس انصاف کا معیار جو بیان ہو چکا ہے اس کے مطابق فیصلہ اللہ تعالیٰ کی محبّت کو حاصل کرنے والا بناتا ہے اور جب ایک قاضی نیک نیتی سے ایک فیصلہ لکھ رہا ہو تو پھر اللہ تعالیٰ مددگار بھی ہوتا ہے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ فیصلہ کرتے وقت بعض دفعہ اگر مدّعی یا مدعا علیہ میں سے کسی کو سمجھانا پڑے کہ نرمی کا سلوک کرے۔ گو اس کا حق بنتا ہو کہ وہ اپنا پورا حق لے تو اس کو سمجھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ قاضی بات کر سکتا ہے، سمجھایا جا سکتا ہے لیکن مَیں پہلے بھی کہہ آیا ہوں کہ کسی فریق کو یہ احساس نہیں ہونا چاہیے کہ قضاء نے، قاضی نے فلاں فریق کی طرفداری کی ہے۔ عموماً مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ شکایت کر دیتے ہیں اور قاضی کا اس میں کوئی قصور نہیں ہوتا۔ وہ تو جھگڑے کو احسن رنگ میں نپٹانے کے لیے بعض سوال بھی فریقین سے کرتا ہے اور قاضی تجویز بھی دے دیتا ہے کہ اس کا حل یوں بھی ہو سکتا ہے اور یوں بھی اور ہماری قضاء تو ویسے بھی ایک ثالثی ادارہ ہے لیکن اس سوال جواب کا

بنیادی باتوں اور فیصلوں کی تحریر کے بارے میں اچھی طرح ہر قاضی کی ٹریننگ بھی ہونی چاہیے اور اس کے علم میں لانا چاہیے

بعض دفعہ غلط تاثر قائم ہو جاتا ہے جسے قاضی صاحبان کو وضاحت کر کے زائل بھی کرنا چاہیے۔

اسی طرح قضاء میں زیادہ تر ہمارے عائلی معاملات ہی عموماً آتے ہیں اور وہاں بھی حقوق میں جب حق مہر کے اوپر سوالات آتے ہیں تو بڑے سوال اُٹھتے ہیں اور حالات دیکھ کر شریعت اجازت دیتی ہے کہ اگر قاضی چاہیں تو ان کو سمجھا کے حق مہر کم بھی کروا سکتے ہیں۔ حالات کا جائزہ بھی لے سکتے ہیں اور پھر فیصلہ لکھیں۔ بہرحال یہ قاضی کی ذمہ داری ہے کہ فریقین کی تسلّی کروانے کی حتی المقدور کوشش کریں۔ یہ تو یقیناً ہے کہ جس ایک فریق کے خلاف فیصلہ ہو اس کے دل میں کچھ رنجشیں پیدا ہوتی ہیں، اعتراض پیدا ہوتے ہیں کہ اِس طرح نہیں ہوا اُس طرح نہیں ہوا لیکن قاضی کی طرف سے شریعت اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے حتی الوسع اپنی تمام صلاحیتوں کے ساتھ انصاف کے فیصلے کرنے کی کوشش ہونی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ کسی بھی ملک میں کسی بھی سطح پر ہمارے قضاء کے نظام میں یہ تاثر قائم نہ ہو اور کسی فریق کو یہ شکوہ کبھی نہ ہو کہ میری بات غور سے نہیں سُنی گئی اور دوسرے کی سُن لی گئی۔ جب نیک نیتی سے اور دعا کے ساتھ فیصلے ہوں گے تو عموماً یہ تاثر قائم نہیں ہو گا۔ یہ بالکل ٹھیک ہے کہ لوگ بھی تقویٰ سے کام نہیں لیتے اور تقویٰ کا وہ معیار نہیں ہے جو ہونا چاہیے اور اپنے حق کے لیے غلط بیانی بھی کر جاتے ہیں اور پھر جیسا کہ میں نے کہا شکوہ بھی ہوتا ہے کہ دوسرے کے حق میں فیصلہ کر کے صحیح نہیں کیا گیا۔ لیکن قاضی اگر سوچ سمجھ کر اور پوری تفصیل میں جا کر حسب ضرورت تنقیحات وضع کر کے اصل معاملے کو سامنے رکھ کر جب فیصلہ کرتا ہے تو آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق اگر فیصلہ صحیح ہے تو اسے دو ثواب ملیں گے اور اگر باوجود کوشش کے اس سے فیصلہ غلط ہو گیا تو اسے ایک ثواب اپنی کوشش اور نیک نیتی کا بہرحال ملے گا۔ پس اب یہ ذمہ داری قاضی کی ہے کہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ کوشش کرے ورنہ ثواب کے مقابل پر گناہ بھی ہے۔ قرآنِ کریم نے واضح فرما دیا ہے کہ جہاں قرآنِ کریم کے واضح احکامات ہیں وہاں ان کے مطابق فیصلے کرو۔ جہاں یہ نہیں ملتے وہاں سُنّت اور آنحضرت ﷺ کے ارشادات کے مطابق فیصلہ ہو۔ ایک صحابی کو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہیں کسی فیصلہ کے لیے واضح حل قرآن سے بھی نہ ملے اور میری سُنّت سے بھی نہ ملے تو پھر کیا کرو گے تو انہوں نے عرض کیا پھر اپنے اجتہاد سے کام لوں گا، غور کروں گا، سوچوں گا، دعا کروں گا اور جو حل تمام انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے سامنے آئے گا اسے لاگو کروں گا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

(سنن ابو داؤد کتاب القضاء باب اجتہاد الرائ فی القضاء حدیث 3592)

پس ہمارے سامنے ہر وقت انصاف کے تقاضے باریکی کے ساتھ پورے ہونے چاہئیں۔ یہ نہیں کہ وقت نہیں تھا یا طبیعت خراب تھی، اس وجہ سے جزئیات میں جائے بغیر جلدی میں فیصلہ دے دیا یا مجھے صدر صاحب قضاء بورڈ کی طرف سے حکم تھا کہ جلدی فیصلہ کرو اس لیے مَیں نے فیصلہ دے دیا۔ ایسے فیصلے گناہگار بناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں لاتے ہیں۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ فیصلے واضح ہوں۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض دفعہ بعض فیصلوں میں خاص طور پر قاضی اوّل کا غیر واضح الفاظ میں فیصلہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات مرافعہ اولیٰ اور ثانیہ اور بلکہ آخری بورڈ تک کے فیصلوں میں بعض دفعہ الفاظ کے چناؤ میں یا تحریر میں غلطی ہو جاتی ہے۔ لگتا ہے مبہم سا فیصلہ ہے تو فیصلے بڑے واضح ہونے چاہئیں۔ گذشتہ دنوں بھی میرے سامنے ایک فیصلہ آیا جس میں مجھے بھی یہ سمجھنے میں وقت لگا کہ قاضی کے فیصلہ میں اس نے جو بعض فقرے لکھے ہوئے تھے یا اس میں ایک فقرہ تھا یہ فقرہ مدعی کے حق میں جا رہا ہے یا مدعا علیہ کے حق میں جا رہا ہے۔ ایسے فیصلے جب فریقین کو ملتے ہیں تو پھر وہ اس سے اپنے مطلب کی بات نکالتے ہیں یا نکالنے کی کوشش کرتے ہیں اور بلاوجہ پھر معاملے کو طول دیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے مقدمے میں پھر مزید اپیلیں ہوتی ہیں۔ پس قاضی کے فیصلوں کی ڈرافٹنگ (drafting) بھی اور فریزنگ (phrasing) بھی بہت اہم چیز ہے۔ جہاں نیا نظام قائم ہو رہا ہے ان ملکوں میں خاص طور پر قاضیوں کے ریفریشر کورس کرتے رہنے چاہئیں اور بنیادی باتوں اور فیصلوں کی تحریر کے بارے میں اچھی طرح ہر قاضی کی ٹریننگ بھی ہونی چاہیے اور اس کے علم میں لانا چاہیے۔

قضاء کے نظام کو قائم ہوئے جب پچیس سال ہوئے تھے اور اس وقت دینی علم رکھنے والے اور بڑے پڑھے لکھے قاضی موجود تھے تو اس وقت بھی بعض غلطیاں کر جاتے تھے، بعض قانونی سقم پیدا ہو جاتے تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے 1944ء میں، اس وقت تقریباً پچیس سال ہو گئے تھے، شوریٰ میں قاضیوں کی ایک غلطی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ

''یہاں کے قاضی تو بعض اوقات مدعی اور مدعا علیہ میں بھی فرق نہیں کر سکتے۔ کبھی ایک فریق پر بارِ ثبوت ڈال دیتے ہیں اور کبھی دوسرے پر''۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1944ء صفحہ 68)

پھر آپ نے ایک فیصلے میں مدعی اور مدعا علیہ کی تعیین کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا کہ

''شریعت کی رُو سے مالی مقدمات کی بناء مدعی اور مدعا علیہ کی تعین پر ہوتی ہے۔ اس لیے فریقین کا تعین ضروری ہے۔ اگر کسی مقدمہ میں دونوں فریق مختلف حیثیتوں سے مدعی بھی ہوں اور مدعا علیہ بھی۔ قاضی کو چاہیے کہ اصل مقدمہ کی سماعت سے پہلے تحریر کرے کہ فلاں جزو میں'' (یعنی اسی مقدمے کے فلاں جزو میں) ''فلاں مدعی اور فلاں مدعا علیہ ہے اور فلاں جزو میں'' (جو اس مقدمے کا ایک حصہ ہے اس میں) ''فلاں مدعی اور فلاں مدعا علیہ ہے۔ اگر کسی وقت کسی مقدمہ میں ایک ہی دعویٰ کے متعلق دونوں مدعی اور دونوں مدعا علیہ قرار پا سکتے ہوں تو قضاء کو چاہیے کہ دونوں طرف سے بالمقابل دعوے لے لے''۔

(حضرت المصلح الموعودؓ کے قضائی فیصلے و ارشادات، ارشاد نمبر 10 جلد 1 صفحہ 199 شائع کردہ دار القضاء ربوہ)

پس یہ ایسی باتیں ہیں کہ اگر ان کے بارے میں احتیاط نہ کی جائے، واضح نہ ہو تو فیصلے میں الجھنیں پیدا ہوں گی۔ قضاء کا بھی وقت ضائع ہو گا۔ فریقین کا بھی اعتبار قضاء

سے اٹھ جائے گا۔ میرے پاس پھر اپیلیں کرتے ہیں تو یہاں میرا بھی وقت ضائع ہو گا۔ گو کہ پانچ رُکنی قضاء بورڈ عموماً اپنے پاس اپیل آنے پر ایسے سقم دور کر دیتا ہے۔ اور اچھے فیصلے ہوتے ہیں لیکن ابتداء میں قاضی کی غلطی کی وجہ سے بعض معترضین بے چینی پیدا کر دیتے ہیں اور کم از کم ان کو بے چینی پیدا کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ پس ہر قاضی کو ہر سطح پر اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ فیصلے کرنے چاہئیں اور ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے کہ پوری توجہ نہ دینے سے وہ نہ صرف فریقین کا اعتماد کھوتا ہے بلکہ نظامِ جماعت پر اعتراض کا موقع بھی پیدا ہوتا ہے اور پھر بعض دفعہ بعض منافقین کو، کمزور ایمان والوں کو بھڑکانے کا موقع بھی مل جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہاں اس سیمینار میں یا ریفریشر کورس میں جو کچھ سننے اور تبادلہ خیال کرنے کا موقع ملا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اسے استعمال کرنے کی بھی توفیق دے۔ صدر صاحب قضاء بورڈ پاکستان نے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ بڑی تفصیلی باتیں بیان کی ہیں اور جس نے بھی مجھ سے بات کی ہے انہوں نے ان کی باتوں کی بڑی تعریف کی ہے۔ انہوں نے فائل بنانے کا، کیس کرنے کا بڑا واضح طریقہ کار بیان کیا ہے جو مقدمے کی ابتداء سے لے کر آخر تک ہونا چاہیے۔ مجھے امید ہے کہ جو بھی کارروائی یہاں ہوئی ہے قضاء اس کی اشاعت بھی کرے گی تا کہ تمام دنیا کے قاضیوں تک یہ باتیں پہنچ جائیں اور اسی طرح ناظم قضاء نے یا باقی لوگوں نے، مقررین نے اگر کوئی باتیں کی ہیں تو وہ بھی ایک مکمل رپورٹ شائع ہو جائے اور اس میں یہ سب باتیں آ جائیں۔ جو تبادلہ خیال آپ نے کیا ہے وہ باتیں بھی بیچ میں آ جائیں، اسے یکجا کر لیں اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا ہر ملک کی قضاء کے صدر کو بھیج دیا جائے تا کہ وہ اس سے استفادہ کریں۔

اسی طرح آپ کو ناظم صاحب قضاء پاکستان نے بتا دیا ہو گا کہ قضاء پاکستان نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے لے کر میرے تک تمام خلفاء کے قضائی فیصلوں پر جو ہدایات ہیں یا فیصلے ہیں ان کو کتابی صورت میں یکجا کیا ہے۔ مطلب یہ کتاب ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ جلد (پر مشتمل) ہے۔ ان کی اشاعت بھی جب ہو جائے تو ہر ملک میں پہنچ جانی چاہیے اور ہر ملک کے قاضی کو اور امیر جماعت کو اسے پڑھنا چاہیے کیونکہ ان سے عمومی طور پر اکثر معاملات میں اُصولی رہنمائی مل جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سب کو اس سے استفادہ کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے اور سب سے بڑھ کر دعائیں کرنے کی اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے انصاف کے مطابق فیصلے کروائے اور بشری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرماتا رہے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 14 جون 2019ء)

اختتامی خطاب بر موقع انٹرنیشنل قضاء ریفریشر کورس یوکے 2019ء کے بعد ممبران دار القضاء جرمنی کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ گروپ فوٹو

(کھڑے ہوئے دائیں سے بائیں) مکرم فائز احمد خان صاحب (ممبر قضاء بورڈ) اور قاضیان اوّل مکرم محمد اسحاق سلمان صاحب، مکرم بشارت احمد صاحب، مکرم مختار احمد صاحب، مکرم محمد رشید جوئیہ صاحب، مکرم غیاث الدین صاحب، مکرم منصور احمد بھٹی صاحب، مکرم میاں محمود احمد صاحب، مکرم زاہد ندیم بھٹی صاحب، مکرم اعجاز احمد انور صاحب، مکرم مبشر احمد ناصر صاحب، مکرم قدیر احمد گوندل صاحب، مکرم محمود احمد خان صاحب، مکرم مبرور احمد بھٹی صاحب، مکرم افتخار احمد صاحب

(کرسیوں پر دائیں سے بائیں، ممبران قضاء بورڈ) مکرم عبد اللطیف صاحب، مکرم منیر ناصر باجوہ صاحب، مکرم محمد الیاس منیر صاحب، مکرم عبد الرشید خالد صاحب، مکرم عبد الحفیظ صاحب (ناظم دار القضاء)، حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، مکرم ڈاکٹر نعیم احمد طاہر صاحب (صدر قضاء بورڈ)، مکرم ملک بشیر الدین صاحب (نائب صدر قضاء بورڈ)، مکرم مبارک احمد تنویر صاحب، مکرم بشارت احمد خان صاحب، مکرم طارق محمود صاحب

(بیٹھے ہوئے دائیں سے بائیں) مکرم طارق احمد ظفر صاحب، مکرم عزیز احمد طاہر صاحب، مکرم شہزاد مجید صاحب، مکرم نصیر احمد شاہد صاحب

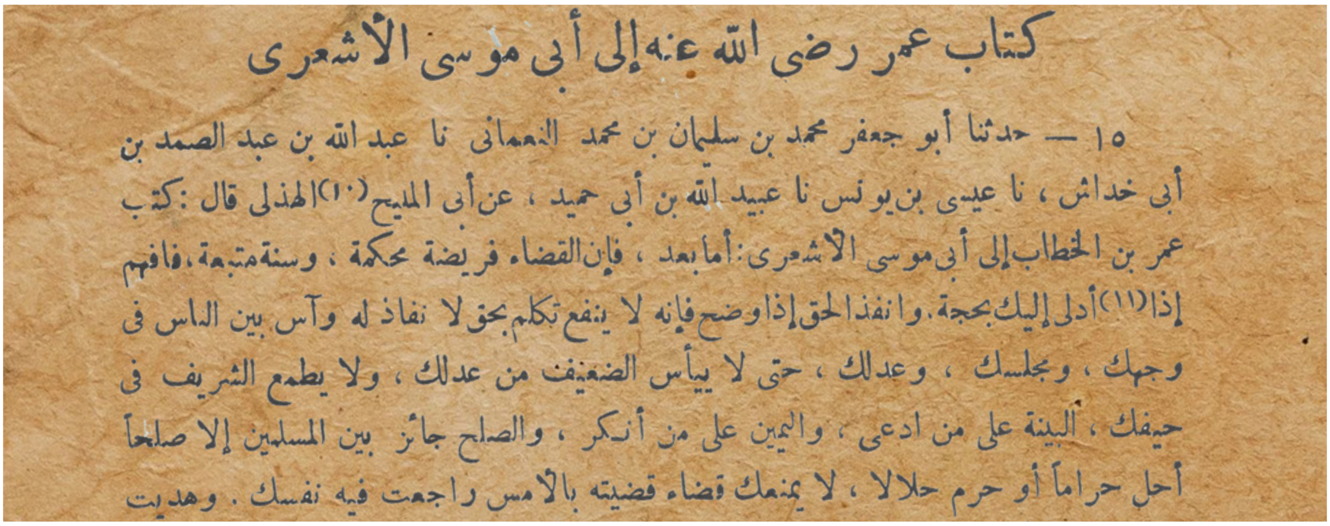

كتاب عمر رضى الله عنه إلى أبى موسى الأشعرى

١٥ — حدثنا أبو جعفر محمد بن سليمان بن محمد النعمانى نا عبد الله بن عبد الصمد بن أبى خداش، نا عيسى بن يونس نا عبيد الله بن أبى حميد، عن أبى المليح(١٠) الهذلى قال: كتب عمر بن الخطاب إلى أبى موسى الأشعرى: أما بعد، فإن القضاء فريضة محكمة، وسنة متبعة، فافهم إذا(١١) أدلى إليك بحجة، وانفذ الحق إذا وضح فإنه لا ينفع تكلم بحق لا نفاذ له وآس بين الناس فى وجهك، ومجلسك، وعدلك، حتى لا ييأس الضعيف من عدلك، ولا يطمع الشريف فى حيفك، البينة على من ادعى، واليمين على من أنكر، والصلح جائز بين المسلمين إلا صلحاً أحل حراماً أو حرم حلالا، لا يمنعك قضاء قضيته بالأمس راجعت فيه نفسك. وهديت

حق اور عدل ایک عظیم صداقت ہے

حضرت عمرؓ کا حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو لکھے گئے خط کا اردو ترجمہ جس میں آپؓ نے قضائی معاملات اور انصاف و مساوات کے بارہ میں اہم ہدایات دیں۔

''قضا ایک محکم اور پختہ دینی فریضہ ہے اور واجب الاتباع سنّت ہے۔ جب کوئی مقدمہ یا کیس آپ کے سامنے پیش ہو تو معاملے کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرو کیونکہ صرف حق بات کہنا اور اس کے نفاذ کی کوشش نہ کرنا بے فائدہ ہے۔ کیا بلحاظ مجلس، کیا بلحاظ توجہ اور کیا بلحاظ عدل وانصاف، سب لوگوں کے درمیان مساوات قائم رکھو۔ سب سے ایک جیسا سلوک کرو تا کہ کوئی بااثر تم سے ظلم کروانے کی اُمید نہ رکھے اور کسی کمزور کو تیرے ظلم وجور کا ڈر اور اندیشہ نہ ہو۔ اور ثبوت پیش کرنا مدعی کا فرض ہے۔ اور قَسم منکر مدعا علیہ پر آئے گی۔ مسلمانوں کے درمیان مصالحت کروانے کی کوشش کرنا اچھی بات ہے۔ ہاں ایسی صلح کی اجازت نہیں ہونی چاہئے جس کی وجہ سے حرام حلال بن رہا ہو اور حلال حرام یعنی خلافِ شریعت صلح جائز نہ ہوگی۔ اگر تم کوئی فیصلہ کرو اور پھر غور وفکر کے بعد اللہ کی ہدایت سے دیکھو کہ فیصلے میں غلطی ہوگئی ہے۔ صحیح فیصلہ اَور طرح ہے تو اپنا کل کا فیصلہ واپس لینے اور اسے منسوخ کرنے میں ذرہ برابر ہچکچاہٹ یا شرم محسوس نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ حق اور عدل ایک عظیم صداقت ہے اور حق اور سچ کو کوئی چیز باطل اور غلط نہیں بنا سکتی ہے۔ اس لئے حق کی طرف لَوٹ جانا اور حق کو تسلیم کر لینا باطل میں پھنسے رہنے اور غلط بات پر مُصر رہنے سے کہیں بہتر ہے۔ جو بات تیرے دل میں کھٹکے اور قرآن وسنت میں اس کے بارہ میں کوئی وضاحت نہ ہو تو اس کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرو اور اس کی مثالیں تلاش کرو۔ اس سے ملتی جلتی صورتوں پر غور کرو پھر اس پر قیاس کرتے ہوئے کوئی فیصلہ کرنے کی کوشش کرو۔ اور جو پہلو اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ پسندیدہ لگے اور حق اور سچ کے زیادہ مشابہ نظر آئے اسے اختیار کرو۔ مدعی کو ثبوت پیش کرنے کے لئے مناسب تاریخ اور وقت دو تا کہ وہ اپنے دعویٰ کے حق میں ثبوت اکٹھے کر سکے۔ اگر مقررہ تاریخ پر وہ ثبوت اور بیّنہ پیش کر سکے فبہا ورنہ اس کے خلاف فیصلہ سنا دو۔ یہ طریق اندھے پَن کو دور کرنے والا ہے۔ اور بے خبری کے اندھیرے کو روشن کرنے والا یعنی اس سے اُلجھا ہوا معاملہ سُلجھ جائے گا اور ہر قسم کے عذر و اعتراض کا موثر جواب ہوگا۔ سب مسلمان برابر شاہد عادل ہیں۔ ایک دوسرے کے حق میں اور ایک دوسرے کے خلاف گواہی دے سکتے ہیں۔ اور ان گواہیوں کے مطابق فیصلہ ہوگا سوائے اس کے کہ کسی کو حد کی سزا مل چکی ہو یا اس کی جھوٹی شہادت دینے کا تجربہ ہو چکا ہو۔ یا قرابت کے دعویٰ میں اس پر کوئی تہمت لگی ہو۔ یا اس کا اصل رشتہ کسی اور شخص یا قوم سے ہو اور دعویٰ کسی اور کے رشتے دار ہونے کا کرے یعنی حسب ونسب کے دعویٰ میں جھوٹا ہو۔ ایسے خفیف الحرکت شخص کے سچا ہونے پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔ باقی سب مسلمان گواہ بننے کے اہل ہونے کے لحاظ سے برابر ہیں کیونکہ کسی کے دل میں کیا ہے؟ اصل راز اور سچائی کیا ہے؟ اسے اللہ نے اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ اگر کوئی غلط بیانی کرے گا تو خدا اس کو سزا دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بیّنات اور گواہیوں کے ذریعہ معاملات نبٹانے کا مکلّف بنایا ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ تنگ پڑنے سے بچو۔ جلد گھبرا جانے اور لوگوں سے تکلیف اور دکھ محسوس کرنے اور فریقین مقدمہ سے تنفّر اور اجنبی پن سے کبھی پیش نہ آؤ۔ حق اور سچ معلوم کرنے کے مواقع میں اس طرزِ عمل سے بچنا اور حق شناسی کی صحیح کوشش کرنا۔ اللہ اس کا ضرور اجر دے گا اور ایسے شخص کو نیک شہرت بخشے گا۔ جو شخص اللہ کی خاطر خلوصِ نیّت اختیار کرے گا اللہ اسے لوگوں کے شر سے بچائے گا اور جو شخص محض بناوٹ اور تصنّع سے اپنے آپ کو اچھا ظاہر کرنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ کبھی نہ کبھی اس کا راز فاش کر دے گا اور اس کی رسوائی کے سامان پیدا کر دے گا''۔

(سنن دار قطنی۔ کتاب الاقضیہ والاحکام)

(ترجمہ بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 30 جنوری 2004ء)

تعارف کتب
محمد انیس دیالگڑھی

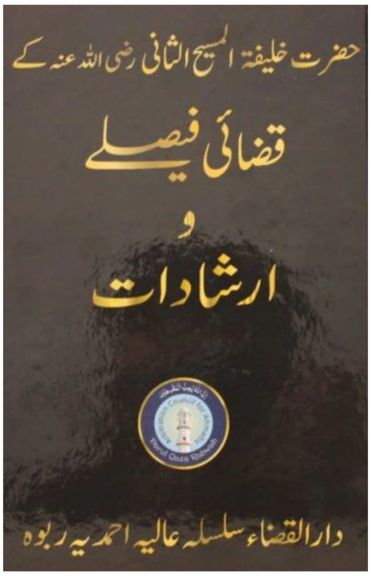

’’حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قضائی فیصلے و ارشادات‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دارالقضاء کو ارشاد فرمایا:

’’قضاء کے فیصلوں پر خلفاء کے ارشادات کی تمام فائلیں نکال کر پڑھیں۔ خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشادات بہت بڑی راہنمائی ہیں‘‘۔(پیش لفظ صفحہ 1)

اس ارشاد کی تعمیل میں دارالقضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ نے 2019ء میں ایک کتاب ’’حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے قضائی فیصلے و ارشادات‘‘ کے عنوان سے شائع کی ہے۔ اس میں مختلف نوعیت کے تنازعات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے فیصلہ جات پیش کئے گئے ہیں اور یہ فیصلے منارہ نور کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس کتاب میں مختلف ابواب باندھ کر حضورؓ کے فیصلہ جات کو پیش کیا گیا جس سے کسی بھی معاملہ پر حضورؓ کے فیصلہ کو ڈھونڈنا آسان ہو گیا ہے۔ یہ ابواب عائلی تنازعات، لین دین، ترکہ، وراثت، حقوق کے معاملات اور اصولی ہدایات بابت قضائی امور پر مشتمل ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ ہی دارالقضاء کے بانی تھے لہٰذا آپ نے اس نظام کو جماعت میں قائم ہی نہیں کیا بلکہ پوری نگرانی بھی کی۔ طلاق، خلع، حصولِ حق و نان نفقہ، فسخ نکاح، لین دین اور دیگر تنازعات پر حضورؓ نے سیر حاصل بحث کر کے اور بعض فیصلوں کے سقم بیان کر کے قرآن و سنت اور حدیث کی روشنی میں فیصلے صادر فرمائے۔

چند امور مثال کے طور پر پیش ہیں۔ حضورؓ نے ایک فیصلہ لکھتے وقت جھگڑالو طبائع کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

’’غرض غضب اور غصّہ کی وجہ سے دونوں فریق کی آنکھوں پر ایسا پردہ پڑ گیا ہے کہ نہ تو حسنِ سلوک جو اسلام نے بتایا ہے مدِّنظر رہا ہے۔ نہ آدابِ شریعت مدِّنظر رہا ہے اور نہ خلیفہ کا احترام ہی۔ اگر کوئی شے مدِّنظر رہی تو ایک دوسرے کو ذلیل کرنا اور اپنی ذمہ داریوں سے بچنے کی کوشش کرنا ہے۔ میرے نزدیک بِلا دینی واقفیت کے محض اخلاص کے خطرناک نتائج کی ایک عبرتناک مثال یہ ایک مقدمہ ہے۔ دونوں فریق مخلص ہیں دونوں فریق خیال کرتے ہیں کہ وہ اسلام کے لئے سب کچھ چھوڑنے کے لئے تیار ہیں۔ اور دونوں فریق ویسے اپنے آپ کو پکا مومن اور احمدی خیال کرتے ہیں لیکن دونوں فریق نے اسلام اور احمدیت کے دل میں نقش کرنے کی تو کجا اس کے سمجھنے تک کی بھی معلوم ہوتا ہے کہ کوشش نہیں کی۔ غرض یہ مقدمہ اس انتہاء پر دلالت کرتا ہے جہاں انسان کا نفس اس کو دھوکہ دے کر پہنچا سکتا ہے‘‘۔(صفحہ 8)

یہ صورتحال بدقسمتی سے آجکل بھی دیکھنے میں آتی ہے جسے بدلنے سے بہت سے مسائل دور ہو سکتے ہیں۔ ذاتی مفاد کے ساتھ ساتھ غیظ و غضب معاملات کو اس قدر اُلجھا دیتے ہیں کہ بسا اوقات فیصلہ کرنے والا بھی چکرا جاتا ہے کہ اگر غضب و غصّہ سے منع کرے تو فوراً کہا جاتا کہ میری بات نہیں سُنی گئی۔

حیرت ہوتی ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ جیسی مصروف بزرگ ہستی جن کا ایک سیکنڈ بھی فارغ نہیں گزرتا تھا اور ہر سانس اور ہر لمحہ خدا اور خدا کے دین اور اس کی مخلوق کے لئے وَقف تھا آپ کس طرح دیگر ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ ان پیچیدہ معاملات کو بھی سُلجھاتے تھے اور ساری فائلوں کو اس قدر باریک بینی سے پڑھتا تھا کہ تمام جزئیات پر پوری نظر رہتی اور پھر رائے اور فیصلہ ایسا کہ ’’چشمِ حیراں کی حیرانی نہیں جاتی‘‘ حضورؓ ایک جگہ مسل پڑھنے کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

’’ان کا یہ الزام کہ قاضیوں نے دو دن میں کس طرح فیصلہ کر دیا ہے حالانکہ دو دن میں تو مسل پڑھی بھی نہیں جا سکتی۔ شاید اسی وجہ سے ہے کہ وہ خود نہیں پڑھ سکے ورنہ یہ مسل گھنٹہ سوا گھنٹہ میں پڑھی جا سکتی ہے اور مَیں نے اس مسل کو اس قدر عرصہ میں تمام و کمال پڑھا ہے۔ زیادہ سے زیادہ دو گھنٹہ میں سب مسل کو پڑھا جا سکتا ہے۔ پس وقت کی وجہ سے اعتراض غلط اعتراض ہے اور ناواقفی کی وجہ سے ہے‘‘۔(صفحہ 20 کیس نمبر 7)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضورؓ بے شمار دیگر جماعتی فرائض کے ساتھ ساتھ ان فائلوں کو بھی (جو کہ ایک تکلیف دہ امر تھا) تفصیل سے ملاحظہ فرماتے تھے اور یہ سب کچھ قوم و ملت کے درد، ہدایت اور راہنمائی کی غرض سے تھا۔

ع ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

یہ کتاب عدالتی اور قضائی ذمہ داریاں ادا کرنے والوں کے لئے ایک راہنما کتاب ہے۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں نظام عدل

مکرم مرزا عبدالحق صاحب ممبر قضاء بورڈ جرمنی

اللہ تعالیٰ نے کائنات پیدا کی تو اس کی بنیاد نظام عدل پر رکھی، جیسا کہ فرمایا: وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَ وَضَعَ الْمِيْزَانَ (الرحمٰن:8) یعنی آسمان کی کیا ہی شان ہے اُس نے اُسے رفعت بخشی اور نمونۂ عدل بنایا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زندگی کے ہر شعبہ اور ہر پہلو کے بارہ میں عدل و انصاف سے کام لینے کا بار بار ارشاد فرمایا چنانچہ قرآنِ کریم میں اکتّیس (31) مقامات پر اس حکم کا مختلف انداز میں ذکر ملتا ہے۔ ان میں سے عدل و انصاف کے ساتھ براہ راست تعلق رکھنے والی بنیادی اور اصولی ہدایات قرآنِ کریم کی مندرجہ ذیل آیات میں بڑی وضاحت کے ساتھ بیان ہوئی ہیں:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِالْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا، فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَ اِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا۔ (النساء:136)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف خواہ کوئی امیر ہو یا غریب دونوں کا اللہ ہی بہترین نگہبان ہے پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو مبادا عدل سے گریز کرو اور اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلوتہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے بہت باخبر ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۙ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ (المائدہ:9)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو انصاف کرو یہ تقوی کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۔ (النحل:91)

یقیناً اللہ عدل کا اور احسان کا اور اقرباء پر کی جانے والی عطا کی طرح عطا کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے منع کرتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تا کہ تم عبرت حاصل کرو۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَ اِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ

تَحۡكُمُوۡا بِالۡعَدۡلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمۡ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيۡعًۢا بَصِيۡرًا ۔(النساء:49)

یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

ان قرآنی ہدایات کی روشنی میں ہمارے آقا و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے بھی ہر قدم پر اور ہر ایک کے ساتھ عدل وانصاف کرنے کی نہ صرف تاکید فرمائی بلکہ ساری زندگی اس کا عملی نمونے پیش کرکے اپنی اُمّت کو انصاف کرنا سکھایا بھی ہے۔ ایک روایت میں حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس دن اللہ تعالیٰ کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، اُس دن اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے گا۔ ان ان خوش قسمت افراد کا شمار کرتے ہوئے سب سے پہلے امام عادل کا ہی نام آنحضور ﷺ نے لیا۔ اس امر سے آنحضور ﷺ کے نزدیک عدل وانصاف کی اہمیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فَضۡلِ اِخۡفَاءِ الصَّدَقَۃِ)

ایک موقع پر فرمایا

اِنَّ مِنۡ اَعۡظَمِ الۡجِهَادِ كَلِمَةَ عَدۡلٍ عِنۡدَ سُلۡطَانٍ جَائِرٍ

(سنن الترمذی جلد 4 صفحہ 471، حدیث نمبر 2174)

(کنز العمال جلد 3 جزء 1 صفحہ 421)

یعنی بہترین جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے حق وانصاف کی بات کرنا ہے۔ آپ کی یہی تربیت تھی کہ آپ کے خلفاء اور صحابہ نے بھی اُمّت میں اپنی تمام صلاحیتوں کے ساتھ عدل وانصاف قائم کرنے کی پوری کوشش کی، چنانچہ خلیفہ ثانی حضرت عمر بن خطابؓ کے بارہ میں ایک روایت ہے کہ آپ نے اپنے حکام کو سختی سے یہ حکم دے رکھا تھا کہ قضاء ایک محکم اور پختہ دینی فریضہ اور واجب الاتباع سنّت ہے۔ جب کوئی مقدمہ آپ کے سامنے پیش ہو تو معاملہ کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرو۔

(سنن دار قطنی۔ کتاب الاقضیہ والاحکام صفحہ 4/207)

چنانچہ ان قرآنی احکام اور ارشادات نبویؐ کی روشنی میں امّت مسلمہ میں ابتداء سے ہی محکمہ قضاء کسی نہ کسی صورت میں چلا آرہا ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ مثالی نظام عدل کی صورت میں ڈھل گیا۔ جس کے واقعات آنحضور ﷺ کے عہد سعادت سے لے کر فیج اعوج کے تاریک زمانہ تک پھیلے ہوئے ہیں۔ آخری زمانہ میں جب امّت ضلالت وگمراہی کی اتھاہ گہرائیوں میں جاگری تو آنحضور ﷺ کی ہی پیشگوئی کے مطابق آنے والا امام مہدی حکم اور عدل بن کر مبعوث ہوا جس نے شریعت کے دیگر پہلوؤں کے ساتھ ساتھ عدل کو بھی قائم فرمایا۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ

آنحضرت ﷺ نے اپنے بعد اپنی امّت کے گمراہ ہوجانے کی خبر بھی دی تھی تاہم اس کے ساتھ یہ خوشخبری بھی سنائی تھی کہ تاریکی کے اُس وقت میرا مہدی مبعوث ہوگا اور وہ اس اُمّت کی اصلاح کا بیڑا اُٹھائے گا، اس امام مہدی کے لئے خصوصیت کے ساتھ حکماً عدلاً کی صفات بیان فرمائیں۔ ان پیشگوئیوں کے عین مطابق چودھویں صدی کے سر پر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دعوی مہدویت فرمایا اور دیگر اصلاحی امور کے ساتھ عدل وانصاف بھی قائم فرمایا، اس ضمن میں آپ نے یہاں تک فرمایا:

''اللہ تعالیٰ بعض اوقات انصاف پسند کافر کو ظالم کلمہ گو کے مقابلہ میں پسند کرتا ہے''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 249 حاشیہ)

اسی طرح آپؑ فرماتے ہیں:

''تمام قویٰ کا بادشاہ انصاف ہے، اگر یہ قوت ہی انسان میں مفقود ہے تو پھر سب سے محروم ہونا پڑتا ہے''۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 34)

ایک دوسرے موقع پر فرمایا:

''یہ بالکل سچی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کا کسی کے ساتھ کوئی جسمانی رشتہ نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ خود انصاف ہے اور انصاف کو دوست رکھتا ہے وہ خود عدل ہے اور عدل کو دوست رکھتا ہے اس لئے ظاہری رشتوں کی پروا نہیں کرتا۔ جو تقویٰ کی رعایت کرتا ہے اسے وہ اپنے فضل سے بچاتا ہے اور اس کا ساتھ دیتا ہے''۔

(ملفوظات جلد 2، صفحہ 310، ایڈیشن 2010ء)

اسی طرح آپ کا ایک اور ارشاد ہے:

''جس قدر کوئی شخص انصاف اختیار کرتا ہے اسی قدر روشن ضمیر ہوجاتا ہے''۔

(ملفوظات جلد 5، صفحہ 531، ایڈیشن 2010ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محض نصائح ہی نہیں فرمائیں بلکہ عدل وانصاف اور سچی گواہی کا شاندار نمونہ بھی پیش فرمایا، اس حوالہ سے صرف دعویٰ مسیحیت کے بعد کی زندگی میں ہی واقعات رونما نہ ہوئے بلکہ پہلی زندگی جو کسی بھی مامور من اللہ کی صداقت پر ایک گواہ ہوتی ہے، میں بھی ایسے واقعات ملتے ہیں کہ آپ قرآنی تعلیمات کے عین مطابق ہمیشہ انصاف کے ساتھ سچی گواہی کے لئے کھڑے رہے۔ اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ایک واقعہ آتا ہے جہاں آپ کو گواہی دینی پڑی۔ زمینداری کا معاملہ تھا اور جو مزارعین تھے اُن کے ساتھ درختوں کا جھگڑا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ سچائی پر قائم رہتے ہوئے گواہی دیں گے حالانکہ آپ کے والد کا اور آپ کے خاندان کی جائیداد کا معاملہ تھا۔ زمین کا معاملہ تھا، کوئی درختوں کی ملکیت کا معاملہ تھا۔ جب گواہی دی گئی، آپ کو بلایا گیا تو آپ نے جج کے سامنے یہی کہا کہ میرے نزدیک ان لوگوں کا ہی حق بنتا ہے اور ان کو ان کا یہ حق ملنا چاہئے۔ اس کی وجہ سے آپ کے خاندان والے۔ آپ کے والد ناراض بھی ہوئے لیکن آپ نے کہا جو مَیں نے حق سمجھا، جو سچی چیز سمجھی وہ میں نے گواہی دے دی۔ (تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 73-72)

تو یہ معیار ہیں جو زمانے کے امام نے ہمارے سامنے پیش کئے۔ اور یہ معیار ہیں جو ہمیں اب قائم کرنے چاہئیں اور یہی معیار ہیں جن کو حاصل کرنے کی آنحضرت ﷺ نے ہمیں تلقین فرمائی ہے''۔

(الفضل انٹرنیشنل 17 مئی 2013 صفحہ 6،7)

قضائی امور سے متعلق حَکَم وعدل علیہ السلام کی ہدایات

(مکرم رحمت اللہ بندیشہ صاحب، مربی سلسلہ واستاد جامعہ احمدیہ جرمنی)

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدیٔ معہود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس وقت امتِ مسلمہ کی اصلاح کے لیے حَكَمًا مُقْسِطًا، وَ إِمَامًا عَدْلًا یعنی منصف مزاج حَکَم اور عادل امام بنا کر بھیجا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم)

پیشگوئی کے عین مطابق ہی آپ علیہ السلام نے یہ دعویٰ بھی فرمایا ہے کہ ”مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوں اور حَکَم ہو کر آیا ہوں“۔ (الحکم 30 ستمبر 1904ء صفحہ 2)

”ہم بطور حَکَم کے آئے ہیں“۔

(الحکم 10 فروری 1905ء صفحہ 4)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے دعویٰ سے قبل خصوصاً ملازمت سیالکوٹ میں بے شمار عدالتی اور انتظامی دفاتر کی امسلہ پڑھنے کا موقع ملتا تھا، بلکہ اپنی زندگی میں متعدد مقدمات میں براہِ راست فریق بھی رہے۔ جہاں تک عمومی قضائی معاملات کا تعلق ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے بھی ہمیں راہنمائی ملتی ہے۔ سیرت المہدی روایت نمبر 813 میں حضرت مسیح موعودؑ کا ایک فیصلہ بھی درج ہے۔ جس میں آپ نے ایک خاتون کا خلع منظور فرمایا۔ مختصراً یہ کہ متذکرہ بالا اجمال کی قدرے تفصیل حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں حسبِ ذیل ہے۔

دنیا میں قضاء کے قیام کی ضرورت اور حکمت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ”جب ایک دوسرے کی معاونت ضروری ہوئی تو ان کا ایک دوسرے سے معاملہ پڑنا بھی ضروری ہوگیا۔ اور جب معاملہ اور معاوضہ میں پڑگئے اور اس پر غفلت بھی جو استغراق امور دنیا کا خاصہ ہے عائد حال ہوگئی تو ان کے لئے ایک ایسے قانونِ عدل کی ضرورت پڑی جو ان کو ظلم اور تعدّی اور بغض اور فساد اور غفلت من اللہ سے روکتا رہے تا نظامِ عالم میں ابتری واقعہ نہ ہو۔ کیونکہ معاش و معاد کا تمام مدار انصاف وخدا شناسی پر ہے، جس میں دقائق معدلت وحقائق معرفتِ الٰہی بدرستی تمام درج ہوں اور سہواً یا عمداً کسی نوع کا ظلم یا کسی نوع کی غلطی نہ پائی جاوے۔ اور ایسا قانون اسی کی طرف سے صادر ہوسکتا ہے جس کی ذات سہو وخطا وظلم وتعدی سے بکلّی پاک ہو اور نیز اپنی ذات میں واجب الانقیاد اور واجب التعظیم بھی ہو“۔

(براہین احمدیہ جلد سوم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 206-205، حاشیہ نمبر 11)

متنازعہ معاملات میں مدعی کون؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ”اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کوئی کسی عدالت میں دعویٰ کرتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے ہزار روپیہ قرضہ لینا ہے اور خود اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ فلاں تاریخ میں نے اس کو بطور قرضہ روپیہ دیا تھا اور اس تاریخ سے پہلے میرا اس سے کچھ واسطہ نہیں تھا اور یہ میرا دعویٰ نیا ہے جو فلاں تاریخ سے پیدا ہوا، سو اسی وجہ سے وہ مدعی کہلاتا ہے۔ اور ثبوت اس کے ذمہ ہوتا ہے کہ وہ بعد اس اقرار کے کہ فلاں تاریخ سے پہلے فلاں شخص میرا قرض دار نہیں تھا، پھر مخالف اپنے اس پہلے بیان کے یہ دعویٰ کرتا ہے کہ فلاں تاریخ سے وہ میرا قرض دار ہے۔ پس اس سے عدالت اسی وجہ سے ثبوت مانگتی ہے کہ وہ اپنے پہلے بیان کے مخالف دوسرا بیان کرتا ہے اور اس کے دعوے میں ایک جدّت ہے جس کا وہ آپ ہی قائل ہے کیونکہ وہ خود قبول کر چکا ہے کہ ایک زمانہ ایسا بھی گزرا ہے جب کہ وہ شخص جس کو اب مقروض ٹھہرایا گیا ہے مقروض نہیں تھا سو اس اقرار کے بعد انکار کر کے وہ اپنی گردن پر آپ بارِ ثبوت لے لیتا ہے۔ تمام عدالتیں اسی اصول محکم کو پکڑ کر مدعی اور مدعا علیہ میں تمیز کرتی ہیں اگر یہ اصول مدنظر نہ ہو تو ایسا حاکم اندھے کی طرح ہوگا اور اس کو معلوم نہیں ہوگا کہ واقعی طور پر مدعی کون ہے اور مدعا علیہ کون۔ خلاصہ کلام یہ کہ مدعی ہونے کی فلاسفی یہی ہے جو ہم نے اس جگہ بیان کر دی ہے اور

ظاہر ہے کہ بارِ ثبوت اسی پر ہوگا جو واقعی اور حقیقی طور پر مدعی ہو یعنی ایسی حالت رکھتا ہو کہ ایک صورت میں ایک بات کا اقرار کرکے پھر دوسری صورت میں برخلاف اس اقرار کے بیان کرے''۔

(الحق مباحثہ دہلی، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 180)

مدعی کے ذمہ دعویٰ کا ثبوت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے متعلق فرمایا ہے کہ ''واقعات کے ثبوت یا عدم ثبوت پر تمام مقدمات فیصلہ پاتے ہیں کسی فریق سے یہ سوال نہیں ہوتا کہ کوئی آسمانی نشان دکھلاوے تب ڈگری ہوگی یا فقط اس صورت میں مقدمہ ڈسمس ہوگا کہ جب مدعا علیہ سے کوئی کرامت ظہور میں آوے۔ بلکہ اگر کوئی مدعی بجائے واقعات کے ثابت کرنے کے ایک سوئی کا سانپ بنا کر دکھلا دیوے یا ایک کاغذ کا کبوتر بنا کر عدالت میں اڑا دے تو کوئی حاکم صرف ان وجوہات کے رو سے اس کو ڈگری نہیں دے سکتا جب تک باقاعدہ صحت دعویٰ ثابت نہ ہو اور واقعات پرکھے نہ جائیں''۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 356)

محض راست باز ہونے سے دعویٰ ڈگری نہیں ہوسکتا

جب مقدمہ باقاعدہ طور پر دارالقضاء میں شامل سماعت ہوجائے تو پھر خواہ کوئی ذاتی حیثیت میں کتنا ہی راست باز، متقی اور مخلص ہی کیوں نہ ہو ایسے مدعی کو بھی قضائی طور پر محض دعویٰ کرنے سے ڈگری نہیں مل سکتی ہے اور نہ محض انکار سے مدعا علیہ کو بریّ الذمہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس کے لیے گواہان کی گواہی اور ثبوت کی ضرورت ہوتی ہے۔

چنانچہ احادیث میں لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا:

''لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ، لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ، وَلَكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ''

(مسلم کتاب الاقضیہ باب الیمین علی المدعی علیہ)

اگر لوگوں کو ان کے دعوے کے مطابق دے دیا جائے تو لوگ آدمیوں کے خون اور اموال کا دعویٰ کریں گے لیکن مدعا علیہ پر قسم ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ''اگر ایک شخص راست باز بھی ہو تو وہ ایک فریق مقدمہ بن کر اس بات کا ہرگز مستحق نہیں کہ اس کا بیان جو بحیثیت مدعی یا مدعا علیہ ہے اس طور سے قبول کیا جائے جیسا کہ گواہوں کے بیانات قبول کئے جاتے ہیں اور اگر ایسا ہوتا تو عدالتوں کو گواہوں کی کچھ بھی ضرورت نہ ہوتی''۔

(انوار الاسلام، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 110)

شہادت کے نام پر ہر چیز کا اظہار ضروری نہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ''قانون کی پابندی ضروری شئے ہے۔ جب قانون روکتا ہے تو رُکنا چاہیئے، جب کہ بعض جگہ اخفاء ایمان بھی کرنا پڑتا ہے تو جہاں قانون بھی مانع ہو وہاں کیوں اظہار کیا جاوے؟ جس راز کے اظہار سے خانہ بربادی اور تباہی آتی ہے وہ اظہار کرنا منع ہے''۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 228)

واقعاتی اور قرائنی شہادت کی اہمیت

چشم دید شہادت سے مراد وہ شہادت ہے جس کا تعلق تنقیح طلب امر سے ہے جسے واقعاتی یا قرائنی شہادت Circumstantial Evidence بھی کہتے ہیں۔ یعنی قرائنی و واقعاتی شہادت کا تعلق پیش آمدہ حالات و واقعات سے ہوتا ہے۔ قرائن، قرینہ کی جمع ہے اس سے مراد وہ ثبوت یا علم یا مشاہدہ ہوتا ہے جو سوچنے پر مجبور کرے کہ بظاہر جو کہا جا رہا ہے موقع اور مشاہدہ اور حالات بھی اس کی تصدیق کر رہے ہیں یا نہیں۔ اس کی ایک بڑی مثال سورت یوسف میں بیان ہوئی ہے۔ حضرت یوسف پر لگنے والے اتہام کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کریم فرماتا ہے کہ

... اور اس کے گھر والوں ہی میں سے ایک گواہ نے گواہی دی کہ اگر اُس کی قمیص سامنے سے پھٹی ہوئی ہے تو یہی سچ کہتی ہے اور وہ جھوٹوں میں سے ہے۔ اور اگر اُس کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہوئی ہے تو یہ جھوٹ بول رہی ہے اور وہ سچوں میں سے ہے۔ (یوسف: 27 تا 28)

اللہ تعالیٰ نے یہاں قرائنی شہادت (Circumstantial Evidence) کی معین مثال پیش کی ہے کہ موقع پر ایک گواہ قرائن سے نہ صرف شہادت دیتا ہے بلکہ ساتھ دلیل بھی دیتا ہے۔ درحقیقت حالات و واقعات کی روشنی میں واقعات کی کڑیوں کو ملاتے ہوئے عقلِ سلیم سے کسی نتیجے پر پہنچنے کے لیے قرائن کی شہادت بہت اہمیت رکھتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اصول تحقیقات میں قرائن کی شہادت اور گواہی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اُصول تحقیقات میں یہ قاعدہ مسلّم ہے کہ اگر شہادتوں میں تناقض واقع ہو تو وہ شہادتیں قبول کی جائیں گی جن کو غلبہ ہو اور جن کے ساتھ اور ایسے بہت قرائن ہوں جو ان کو قوت دیتے ہوں۔ اسی اصول پر روزمرّہ ہزارہا مقدمات عدالتوں میں فیصل ہوتے ہیں۔ اور نہ صرف دیوانی بلکہ خونی مجرم بھی جو اپنی صفائی کے گواہ بھی پیش کرتے ہیں۔ ثبوت مخالف کے زبردست ہونے کی وجہ سے بِلا تأمّل پھانسی دیئے جاتے ہیں۔ غرض جو لوگ عقلمند ہوتے ہیں وہ بچوں اور کم عقلوں کی طرح کسی ایسی بیہودہ بات پر تسلّی پذیر نہیں ہوسکتے جو بڑے اور زبردست ثبوتوں کے مخالف پڑی ہو یہ تو ظاہر ہے کہ جب کسی فریق کو خیانت اور جعلسازی کی گنجائش مل جائے تو وہ فریق ثانی کا حق تلف کرنے کے لئے دقیق در دقیق فریب استعمال میں لاتا ہے اور بسا اوقات جھوٹی اَسناد اور جھوٹے تمسّکات بنا کر پیش کر دیتا ہے مگر چونکہ خدا نے عدالتوں کو آنکھیں بخشی ہیں اس لئے وہ اس فریق کے کاغذات پیش کردہ پر آپ غور کرتے ہیں کہ آیا ان میں کچھ تناقض بھی ہے یا نہیں۔ پھر اگر تناقض پایا جائے تو انہی باتوں کو قبول کرتے ہیں جن کو غلبہ ہو اور ان کے ساتھ بہت سے قرائنی ثبوت اور تائیدی شہادتیں ہوں''۔

(ست بچن، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 193)

حلف

اگر شہادت اور گواہان نہ ہوں تو حلف پر فیصلہ کیا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے جہاں جھوٹی قسم پر شدید وعید فرمائی ہے، مثلاً فرمایا کہ

مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ۔ (بخاری، کتاب الشھادات، بَابُ سُؤَالِ الحَاکِمِ المُدَّعِیَ: ھَلْ لَکَ بَیِّنَۃٌ؟ قَبْلَ الیَمِینِ)

وہاں اپنے ارشادات اور سنّت سے یہ اصول بھی قائم فرمایا ہے کہ ثبوت نہ ہوں تو پھر بہر حال قسم یا حلف ہی فیصلہ کا آخری ذریعہ ہیں۔حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں:

آنحضرتؐ نے مدعا علیہ سے قسم اُٹھوانے کا فیصلہ فرمایا ہے۔(بخاری کتاب الشھادات باب الیمین علی المدعا علیہ)

پس حسب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اگر گواہی اور ثبوت میسر نہ ہو، تو فیصلہ کا آخری طریق مدعا علیہ پر حلف ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ اس طریق کی بابت وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''فیصلہ کرنے کے لئے اخیری طریق حلف ہے''۔ (انوار الاسلام، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 93 تا 94)

ایک اَور جگہ حلف کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''بعض صورتوں میں قسم فیصلہ کے لئے ایک ذریعہ ہے اور خدا کسی ذریعہ ثبوت کو ضائع کرنا نہیں چاہتا کیونکہ اس سے اُس کی حکمت تلف ہوتی ہے یہ طبعی امر ہے کہ جب کوئی انسان ایک متنازعہ فیہ امر میں گواہی نہ دے تب فیصلہ کے لئے خدائی گواہی کی ضرورت ہے اور قسم خدا کو گواہ ٹھہرانا ہے''۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 29 تا 30)

فرمایا: ''قسم دَرحقیقت ایک قسم کی شہادت ہے جو شاہد رؤیت کے قائم مقام ہو جاتی ہے''۔ (ایضاً صفحہ 97، حاشیہ)

قسم کی نوعیت بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''اسلام میں لعنت اللہ علی الکاذبین کہنا ایک بددعا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ جو شخص کاذب ہے وہ خدا کی رحمت سے نومید ہو اور اُس کے قہر کے نیچے آجائے۔ اِسی لئے قرآنِ شریف میں ایسے مَردوں یا ایسی عورتوں کے لئے جن پر مجرم ہونے کا شبہ ہو اور اُن پر اَور کوئی گواہ نہ ہو جس کی گواہی سے سزا دی جائے۔ ایسی قسم رکھی ہے جو مؤکّد بہ لعنت ہو، تا اِس کا نتیجہ وہ ہو جو گواہ کے بیان کا نتیجہ ہوتا ہے یعنی سزا اور قہر الٰہی''۔

(نزول المسیح حاشیہ صفحہ 75 طبع اوّل بحوالہ روحانی خزائن جلد 18)

عامۃ المسلمین کی شہادت قابل اعتبار ہے

بالعموم ہر عاقل و بالغ مومن کی شہادت قابلِ قبول ہوتی ہے، سوائے اس کے کہ کسی شرعی وجہ کی بنا پر وہ شہادت کے لیے نااہل قرار دیا گیا ہو، یا قانونی وجوہ کی بنا پر بعض افراد کو اُن کی مفوضہ ذمہ داریوں کی بنا پر بطور شاہد پیش ہونے سے روکا گیا ہو۔حضرت مسیح موعودؑ اس طریق کی بابت وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''ہم مامور ہیں کہ مؤمن پر حُسن ظن کریں۔ اور اس کی شہادت کو ساقط الاعتبار نہ سمجھیں''۔

(الحق مباحثہ لدھیانہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 97، حاشیہ)

بوقت طلب گواہ، گواہی چھپانا معصیت ہے

قرآن کریم نے نہ صرف سچی گواہی دینے کی تلقین فرمائی ہے، بلکہ گواہی چھپانے والے کو گناہگار بھی قرار دیا ہے اور ایسا کرنے کو مجرمانہ فعل بتایا ہے۔(البقرۃ:284)

اور تم گواہی کو نہ چھپاؤ۔ اور جو کوئی بھی اسے چھپائے گا تو یقیناً اس کا دل گنہگار ہو جائے گا۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''چونکہ بعض صاحب ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اپنے بعض مصالح کی وجہ سے خاموش رہنا پسند کرتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ سچی شہادت میں عام لوگوں کی ناراضگی مقصود ہے اور جھوٹ بولنے میں معصیت ہے اور نہیں سمجھتے کہ اخفاء شہادت بھی ایک معصیت ہے''۔

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 358)

مزید فرمایا: ''سو ایسے لوگ یاد رکھیں کہ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ جو سچی گواہی کو چھپائے گا اس کا دل خدا کا گناہ گار ہے۔ جہاں تک مَیں دیکھتا ہوں سرکاری عہدہ داروں کو بھی کوئی قانون ایسی سچی گواہی سے نہیں روکتا جس میں جائز طور پر سچائی کی مدد ہو''۔

(استفتاء، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 136)

جب گواہوں کو بُلایا جائے تو وہ انکار نہ کریں

قرآنِ کریم نے گواہوں کو اس حوالے سے پابند کیا کہ گواہان کو جب شہادت کے لیے بُلایا جائے تو شہادت کے لیے جانے سے انکار نہ کریں۔ فرمایا:

وَ لَا یَاْبَ الشُّھَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا

(البقرۃ:283)

اور جب گواہوں کو بلایا جائے تو وہ انکار نہ کریں۔

حضرت مسیح موعودؑ اس بابت فرماتے ہیں کہ ''جب تم سچی گواہی کے لئے بُلائے جاؤ تو جانے سے انکار مت کرو۔ اور سچی گواہی کو مَت چھپاؤ اور جو چھپائے گا اُس کا دل گنہگار ہے اور جب تم بولو تو وہی بات منہ پر لاؤ جو سراسر سچ اور عدالت کی بات ہے۔ اگرچہ تم اپنے کسی قریبی پر گواہی دو۔ حق اور انصاف پر قائم ہو جاؤ۔ اور چاہئے کہ ہر ایک گواہی تمہاری خدا کے لئے ہو۔ جھوٹ مت بولو اگرچہ سچ بولنے سے تمہاری جانوں کو نقصان پہنچے یا اس سے تمہارے ماں باپ کو ضرر پہنچے یا اور قریبیوں کو جیسے بیٹے وغیرہ کو۔ اور چاہئے کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں سچی گواہی سے نہ روکے''۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 361)

اسی مضمون کے تناظر میں ایک اَور جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''بعض انسانوں کو دیکھو گے کہ کافیاں اور شعر سن کر وَجد وطرب میں آجاتے ہیں، مگر جب مثلاً ان کو کسی شہادت کے لیے بُلایا جائے، تو عُذر کریں گے کہ ہمیں معاف رکھو۔ ہمیں تو فریقین سے تعلق ہے۔ ہمیں اس معاملہ میں داخل نہ کرو۔ پس سچائی کا اظہار نہ کریں گے۔ ایسے لوگوں کے وَجد وسُرور سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے۔ جب کسی ابتلاء میں آجاتے ہیں، تو اپنی صداقت کا ثبوت نہیں دے سکتے۔ اُن کا وَجد وسُرور قابلِ تعریف نہیں۔ یہ وَجد وسُرور ایک عارضی چیز اور طبعی امر ہے... سچائی کا کمال جس سے خدا خوش ہوتا ہے وُہ یہ ہے کہ انسان خداتعالیٰ کے ساتھ اپنی وفاداری دکھائے۔ ایسے انسان کا تھوڑا عمل بھی دوسرے کے بہت عمل سے بہتر ہے''۔ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 472)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف یہ نصیحت فرمائی ہے کہ جب بھی کوئی گواہی کے لیے بلائے تو جاکر ضرور سچی گواہی دینی چاہیے، بلکہ خود عمل کر کے بھی دکھایا ہے۔ اس حوالے سے حضرت مسیح موعودؑ کا اپنا ایک واقعہ ہے جس میں ایک شخص نے ایک گواہی کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا

نام لکھوادیا۔ جس پر ایک صاحب نے کہا کہ حضورؑ کو گواہی کے لیے جانے کی تکلیف ہوگی اسی لیے اس پر آپؑ کی شہادت لکھائی ہے کہ یہ لوگ تکلیف کو دیکھ کر صلح کرلیں۔ اس پر حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ ’’ہمیں کوئی تکلیف نہیں قرآن کا حکم ہے کہ جب گواہی کے لئے بُلایا جاوے تو جاوٗ۔ مَیں کوئی بے دست و پا تو ہوں نہیں۔ ہمیشہ پیدل بٹالہ آیا جایا کرتا تھا۔ یہ تو کوئی بات نہیں چلنے پھرنے کی عادت ہے‘‘۔(ملفوظات جلد 2 صفحہ 421)

قاضی میں قوّتِ فیصلہ ہونی چاہیے

درست اور متناسب فیصلہ سازی کے لیے قاضی کا بیّن طور پر قوت فیصلہ کا حامل ہونا ضروری ہے، اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’وہ جو زیرک اور ذکی ہیں اور اپنے اندر قوتِ فیصلہ رکھتے ہیں اور متخاصمین کی قیل وقال میں سے جو تقریر حق کی عظمت اور برکت اور روشنی اپنے اندر رکھتی ہے اس تقریر کو پہچان لیتے ہیں اور باطل جو تکلّف اور بناوٹ کی بدبُو رکھتا ہے وہ بھی ان کی نظر سے پوشیدہ نہیں رہتا‘‘۔
(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 332)

فیصلہ لکھنے کے طریق کا علم اور اچھے فیصلے کے خواص

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے دعویٰ سے قبل ملازمت کے دوران بے شمار عدالتی اور انتظامی دفاتر کی امسلہ پڑھنے کا موقع ملا تھا اور اپنی زندگی میں متعدد مقدمات میں براہِ راست فریق بھی رہے تھے، لہٰذا آپ علیہ السلام اپنے تجربہ کی بنا پر اچھے فیصلے کے خواص نہایت ہی جامع طور پر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’ایک حاکم جس کا یہ کام ہے کہ فریقین اور گواہوں کے بیان کو ٹھیک ٹھیک قلمبند کرے اور ہر یک بیان پر جو جو واقعی اور ضروری طور پر جرح قدح کرنا چاہئے وہی کرے اور جیسا کہ تنقیح مقدمہ کے لئے شرط ہے اور تفتیش اَمر متنازعہ فیہ کے لئے قرین مصلحت ہے سوال کے موقعہ پر سوال اور جواب کے موقعہ پر جواب لکھے اور جہاں قانونی وجوہ کا بیان کرنا لازم ہو۔ ان کو درست طور پر حسب منشاء قانون بیان کرے اور جہاں واقعات کا بہ ترتیب تمام کھولنا واجب ہو۔ ان کو بہ پابندی ترتیب وصحت کھول دے اور پھر جو کچھ فی الواقعہ اپنی رائے اور بتائید اُس رائے کے وجوہات ہیں ان کو بہ صحت تمام بیان کرے‘‘۔
(براہین احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 400، حاشیہ نمبر 11)

قاضی پورے غور وفکر کے بعد فیصلہ کرے

قاضی کو محنت اور غور وخوض کے ساتھ فریقین کے تمام بیانات، گواہیاں اور ساری مسل کا جائزہ لے کر فیصلہ کرنا چاہیے۔ اس بارے میں حکم وعدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’جیسے اگر جج نہ مدعی کی وجوہات بہ تصریح قلمبند کرے۔ نہ مدعاعلیہ کے عذرات کو بدلائل قاطعہ توڑے تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ صرف اس کے اشارات سے فریقین اپنے اپنے سوالات واعتراضات ووجوہات کا جواب پالیں اور کیونکر ایسے مبہم اشارات پر جن سے کسی فریق کا باطمینان کامل رفع عذر نہیں ہوا حکم اخیر مترتب ہوسکتا ہے‘‘۔
(براہین احمدیہ حصہ سوم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 224، حاشیہ نمبر 11)

قاضی اور منصف کے خواص میں یہ بات بھی انتہائی ضروری ہے کہ فیصلہ پورے غور اور دلائل سے ہونا ضروری ہے۔ جیسے فرمایا:

’’جس شخص نے ہماری کسی کتاب کو پڑھا ہوگا وہ اگر چاہے تو شہادت دے سکتا ہے کہ ہماری تحریریں ملمع اور سرسری ہرگز نہیں ہوا کرتیں، بلکہ ایک منصف اور عقل مند حاکم کی تحقیقات سے مشابہ ہیں جو مقدمہ کی تہ کو پہنچ کر اور ہر یک تنقیح طلب امر کا پورا پورا تصفیہ کرکے پھر حکم صادر کرتا ہے‘‘۔(شحنہ حق، روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 425 تا 426)

قاضی غیر جانبدار اور مجسم انصاف ہو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’عدالت ایک مشکل امر ہے جب تک انسان تمام تعلقات سے علیحدہ ہو کر عدالت کی کرسی پر نہ بیٹھے تب تک اس فرض کو عمدہ طور پر ادا نہیں کرسکتا‘‘۔
(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 55)

’’خداتعالیٰ خود انصاف ہے اور انصاف کو دوست رکھتا ہے۔ وہ خود عدل ہے عدل کو دوست رکھتا ہے۔ اس لیے ظاہری رشتوں کی پروا نہیں کرتا‘‘۔
(ملفوظات جلد 2 صفحہ 310)

’’انصاف کو ہاتھ سے نہ دیجئے، مثل مشہور ہے الانصاف اَحسن الاَوصاف‘‘
(الحق مباحثہ دہلی، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 260)

’’پھر جس حالت میں قرآن کہتا ہے کہ تم انصاف اور سچ مت چھوڑو اگرچہ تمہاری جانیں بھی اس سے ضائع ہوں‘‘۔(نورالقرآن، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 404)

’’قرآنِ کریم اس مضمون سے بھرا پڑا ہے کہ اللہ جلّ شانہٗ ظالموں سے پیار نہیں کرتا اور عدل کو چھوڑنے والے کبھی مورد فضل نہیں ہوسکتے… خداتعالیٰ ظالموں اور معتدین کو جو طریق عدل اور انصاف چھوڑ دیتے ہیں دوست نہیں رکھتا‘‘۔
(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 134 تا 135)

’’تمام قویٰ کا بادشاہ انصاف ہے۔ اگر یہ قوت ہی انسان میں مفقود ہے تو پھر سب سے محروم ہونا پڑتا ہے‘‘۔
(ملفوظات جلد 2 صفحہ 24)

’’مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ دشمن سے مدارات سے پیش آنا آسان ہے مگر دشمن کے حقوق کی حفاظت کرنا اور مقدمات میں عدل اور انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا یہ بہت مشکل اور فقط جوانمردوں کا کام ہے‘‘۔
(نورالقرآن، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 409)

قاضیان کے لیے حضرت مسیح موعود کی دعائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عدل اور پوری تحقیق سے فیصلہ کرنے والے قاضی کے لئے ان الفاظ میں دعائیں بھی کی ہیں:

’’ہم تہ دل سے دعا کرتے ہیں کہ خداتعالیٰ ایسے حکّام کو جو ہر ایک جگہ انصاف اور عدل کو مدِّنظر رکھتے ہیں اور پوری تحقیق سے کام لیتے ہیں اور احکام کے صادر کرنے میں جلدی نہیں کرتے تو ہمیشہ خوش رکھے اور ہر ایک بلا سے ان کو محفوظ رکھ کر اپنے مقاصد میں کامیاب کرے‘‘، آمین۔
(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 3)

بحرِ عرفان سے چند موتی

مسیح و مہدی کے زمانہ میں عدل و انصاف

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے 21 سالہ عہد مبارک کے دوران منعقد ہونے والی مجالس عرفان دینی، سائنسی، اقتصادی، طبّی اعتبار سے علم و عرفان کا ایک وسیع سمندر ہے۔ اس سمندر میں سے اخبار احمدیہ کے قارئین کے لیے چند موتی اپنی ذمہ داری پر پیش کیے جا رہے ہیں جسے مرتّب کرنے کی سعادت مکرم منیر احمد شاہین صاحب، مربی سلسلہ کے حصہ میں آئی ہے۔
اُمید ہے کہ قارئین کے لیے دلچسپی کا باعث ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت کے انوار سے روشن فرمائے، آمین۔

سائل نے انگریزی زبان میں سوال کیا۔ اُس کے سوال کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے حضورؒ نے فرمایا ’’یہ کہتے ہیں کہ اصل بنیادی اختلاف جماعت احمدیہ کا اور دوسرے اسلامی فرقوں کا یہ ہے کہ آپ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مہدی اور مسیح مان رہے ہیں۔ دراصل یہی فرق ہے، بات اِن کی بالکل درست ہے۔ باقی جتنے فرق ہیں وہ ان چیزوں کے شاخسانے ہیں یعنی اختلاف کے ہی شاخسانے ہیں۔ بنیادی فرق یہ ہے کہ وہ مہدی، وہ مسیح جس کے وعدے کئے گئے تھے اُمّت سے وہ آ گیا ہے یا نہیں۔ اور اگر آ گیا ہے تو کون ہے؟ ہم کہتے ہیں وہ آ گیا ہے اور وہ قادیان میں پیدا ہوا اُس کا نام مرزا غلام احمد قادیانی تھا اور اُنہوں نے جماعت بنائی۔ باقی کہتے ہیں نہیں جھوٹ بولنے والا تھا۔ اُسے کسی نے نہیں بھیجا۔ اپنی طرف سے ایک سلسلہ جاری کیا۔

یہ فرماتے ہیں کہ جہاں تک ہم نے اسلام سُنا اور اسلام میں آنے والے کی پیشگوئیوں کا ذکر پڑھا۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر ایمان لانے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ کیونکہ اُن پیشگوئیوں میں اور مرزا صاحب کے حالاتِ زندگی میں ایک بنیادی تضاد ہے اور وہ تضاد یہ ہے کہ پیشگوئیوں کی رُو سے ہم پر یہ ظاہر ہوا کہ جب مہدی آئے گا تو دُنیا کو عدل سے بھر دے گا اور ہر طرف عدل کا دَور دَورہ ہوگا اور انصاف کی ہوا چلے گی اور ہم نے یہ دیکھا کہ جب سے مرزا غلام احمد قادیانی آئے ہیں، اُسی طرح دنیا جَور اور سفّا کی اور ظلم سے بھری ہوئی ہے اور یہ بات درست نہیں نکلی کہ دُنیا عدل سے بھر جائے گی۔

دوسری بات اگر مسیح مانتے ہو تو مسیح کے متعلق صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ عیسائی بھی مانتے ہیں، یہود بھی مانتے ہیں کہ جب مسیح آئے گا تو قیامت اُس کے ساتھ ساتھ آئے گی۔ گویا اُس کے ساتھ جُڑی ہوئی ہوگی اور اُس کے آنے سے تھوڑے عرصے کے بعد، بعض چالیس سال کہتے ہیں۔ اِنہوں نے نہیں کہا مَیں بتا رہا ہوں بعض چالیس سال کہتے ہیں بعض اور عرصہ بیان کرتے ہیں کہ قیامت جلدی آجائے گی۔ اور خود احمدیوں میں یہ بات مسلّم ہے کہ قریباً سو سال ہو گئے ہیں مرزا صاحب کو آئے ہوئے اور کوئی قیامت نہیں آئی۔ ان دو اُمور کی روشنی میں ہم مرزا صاحب کو سچا سمجھنے کا یا آپ سچا سمجھنے کا کیا حق رکھتے ہیں؟ یہ ان کا سوال ہے؟

اس کے پس منظر میں بہت وسیع جواب ہے لیکن مختصر کرنا پڑے گا۔ اشارۃً بعض باتیں کہوں گا بعض باتیں تفصیل سے بیان کروں گا۔

پہلی بات ایسا عقیدہ کہ مسیح یا مہدی کے ذریعہ وہ کچھ واقعہ ہوگا جو اس سے پہلے کسی نبی کو خدا نے تمام کائنات میں توفیق نہیں دی۔ کیا یہ جائز بات ہے کہ ایسا عقیدہ رکھا جائے؟ سب سے زیادہ عدل کے قیام کے لئے حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ طاقت رکھتے تھے اور قرآن آپؐ پر نازل ہوا۔ عدل کے معنے ہم نے آپؐ سے سیکھے اور اس کے باوجود آنحضرت ﷺ کو تشریف لائے ہوئے چودہ سو سال سے زائد ہو گئے، عدل اُس طرح قائم نہ

ہوا جس طرح کا یہ تصوّر مہدی کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ تو مہدی پھر کیا چیز ہے؟ جو اچانک دُنیا میں آ کر عدل قائم کر دے گا۔ ہمارے نزدیک چونکہ ان معنوں میں یہ بات ممکن نہیں ہے اور سلسلہ انبیاء کی گستاخی ہے، حضرت محمد مصطفی ﷺ کی گستاخی ہے۔ اس لئے اس بات کو سمجھنے میں غلطی لگی ہے اور اَمر واقعہ یہ ہے کہ قومیں سچوں کو پہچاننے سے محروم اس لئے رہتی ہیں کہ اُن کی علامتیں سمجھنے میں غلطی کھا جاتی ہیں۔ جب علامتیں نہیں سمجھیں تو پہچانیں گے کیسے؟

ایک پگڑی والے نے آنا ہو اور آپ ننگے سر کا انتظار کر رہے ہوں تو پگڑی والا آئے گا آپ کہیں گے، تم وہ نہیں ہو، بتایا گیا تھا ننگے سر آئے گا۔ اسی طرح سے قومیں ہمیشہ دھوکہ کھاتی رہی ہیں۔ علامتوں کے رُوحانی معنے نہیں سمجھ سکیں اور نتیجۃً ظاہر کو پکڑ کے بیٹھ گئیں اور دھوکہ کھایا اور سارے انبیاء کا سلسلہ یا سارے انبیاء کے سلسلے کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے۔ سب سے زیادہ واضح علامتیں ہمارے مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق آنحضرت ﷺ کے متعلق تھیں۔ قرآنِ کریم فرماتا ہے کہ پہلے صحیفوں میں نام تک لکھوا دیا گیا تھا اور تم وہ نام پڑھتے ہو، اس کے باوجود اُنہوں نے دھوکہ کھایا۔ اس لئے کہ اُن کا تصوّر اور تھا کہ کس طرح آئے گا اور کہاں سے آئے گا؟ وہ monopoly بنا بیٹھے تھے حضرت اسحٰقؑ کے خاندان کی اور اسماعیلؑ کی طرف سے آنے کا تصوّر ہی نہیں تھا اس لئے وہ دھوکہ کھا گئے۔ تو پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ پیشگوئی کے مفہوم کو تاریخ کے پس منظر میں سمجھنے کی کوشش کریں۔ عام تاریخ نہیں، مذہبی تاریخ کے پس منظر میں سمجھنے کی کوشش کریں۔ اللہ کی سُنّت اور رسولوں کی سُنّت کے خلاف اگر آپ کسی بات کی توقع رکھیں گے تو آپ یقیناً ناکام رہیں گے۔

دوسرے تھوڑا سا غور کر کے دیکھئے کہ قرآنِ کریم تو فرماتا ہے مَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ (الکھف:30) جو چاہے ایمان لائے جو چاہے انکار کرے۔ اور قرآنِ کریم سے مسلسل پتہ چلتا ہے کہ انسان کو اختیار دیا گیا ہے اسی لئے اُس کو حق ہے انکار کرے یا نہ کرے اور اسی لئے جزا سزا ہے۔ اگر اختیار نہ ہو تو جزا سزا کا کوئی سوال نہیں۔ اب مہدی کس طرح ظالموں کو ایک دَم عدل پر مجبور کرے گا۔ دو ہی شکلیں ہیں۔ یا تو مہدی کو اچانک اتنی بڑی سیاسی طاقت حاصل ہوجائے گی کہ وہ تلوار کے زور سے عدل کو جاری کرے گا۔ یا دلوں میں عدل کو ٹھونسے گا جبکہ پہلے نبی نہیں ٹھونس سکے اور رسولِ اکرم ﷺ نے جب خواہش فرمائی کہ ساری دُنیا مسلمان ہوجائے۔ تو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں آپ کو مخاطب کر کے فرمایا تُو چاہتا ہے ٹھیک ہے لیکن اللہ کسی کو زبردستی مسلمان نہیں بناتا (النحل:38) اس قرآنی آیت کے خلاف کسی حدیث کے معنے کیسے لئے جاسکتے ہیں؟ تو اللہ زبردستی ظالموں کو کس طرح عدل پر مجبور کرے گا جب کہ قرآن فرماتا ہے کہ ہم رسولِ اکرم ﷺ کی خواہش کے باوجود اُن لوگوں کو ہدایت نہیں دیں گے جو ہدایت نہیں پانا چاہتے۔ پھر وہ لوگ جو اتنی سفّاکی میں مبتلا ہوں، کس طرح عدل پر قائم ہوجائیں گے؟ غور تو کیجئے۔ دُنیا کی چھوٹی سے چھوٹی ریاست میں بھی آج اتنے مظالم ہو رہے ہیں، اتنا ظلم ہے۔ اتنی سفّاکی ہے کہ امام مہدی کے آتے ہی وہ توبہ کر کے یہ کہہ دیں کہ ہاں ہاں ہم ٹھیک ہوگئے۔ یہ خدائی دخل کے بغیر ممکن نہیں ہے اور خدا کہتا ہے، قرآن کہتا ہے مَیں ایسے معاملے میں دَخل نہیں دوں گا۔ اس لئے اُصول ہے کہ ہر وہ حدیث جو واضح طور پر قرآن سے ٹکراتی نظر آئے، یا (تو) وہ رسول اللہ ﷺ کا کلام ہی نہیں یا اُس کے معنے تم نے غلط سمجھے ہیں۔ دوبارہ غور کرو اور ایسے معنے بناؤ جو قرآن کے ساتھ مطابقت رکھتے ہوں۔

دوسرا پہلو اب مَیں زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہوں۔ امام مہدی جب آئیں گے اور وہ عدل سے دُنیا کو بھر دیں گے[1]۔ اس کے دو پہلو ہوسکتے ہیں۔ ایک زبردستی والا مضمون بتایا جو بالکل ناممکن ہے۔ ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا۔ دوسرا یہ کہ خدا تعالیٰ اُس زمانے میں امام مہدی کے ظہور کے بعد عدل کی ایک رَو چلا دے گا اور وہ لوگ جو پہلے انسانی عدل کے معاملات میں ظالمانہ رویّے رکھتے تھے یا عدل کی کوئی قیمت نہیں جانتے تھے۔ خدا کی طرف سے ایسی ہوا چلے گی کہ قومیں عدل کی طرف متوجہ ہوں گی اور سوالات اُٹھنے شروع ہوں گے۔ human rights کے مسئلے اُٹھیں گے اور انسان کے ساتھ انصاف کا معاملہ زیادہ سے زیادہ شدّت اختیار کرنے لگ جائے گا۔ مظلوم قومیں، غلام قومیں آزاد ہونے لگ جائیں گی کیونکہ عدل کا تصوّر اُبھرے گا اور عالم پر چھاتا چلا جائے گا۔ یہ تدریجی واقعہ اس پیشگوئی میں مضمر ہے اور بعینہٖ یہی ہو رہا ہے۔ جب حضرت مرزا صاحب تشریف لائے تو آپ نے دعویٰ کیا، اُس وقت کی حالت دیکھیں کہ سوائے مغربی استعماری قوموں کے باقی ساری دُنیا غلام تھی، چپّہ چپّہ دنیا کا غلام تھا۔ پھر عدل کی تحریک اُٹھی، پہلے کالوں کی طرف سے اٹھی، زَردوں کی طرف سے اُٹھی، دوسرے لوگوں کی طرف سے اُٹھی پھر رفتہ رفتہ پھیلنی شروع ہوئی پھر خود حاکم قوموں میں داخل ہوئی۔ یہاں تک کہ آج سفید قومیں، سفید فام افریقہ کے خلاف اُٹھ کھڑی ہوئی ہیں کہ تم کون ہوتے ہو عدل کے خلاف چلنے والے، ناانصافی کرنے والے، تو یہ ہوا تو چلتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ یہ دن بدن پھیلتی چلی جارہی ہے۔ اس عدل کے تصوّر کے نتیجہ میں سینکڑوں قومیں آزاد ہوچکی ہیں اور اقوامِ متحدہ اور دوسرے ادارے وجود میں آرہے ہیں۔ amnesty international بن رہی ہے، دوسری چیزیں متحرک ہورہی ہیں۔ اس لئے خدا کی تقدیر اس طرح تدریجاً فیصلے کیا کرتی ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ اُس ہوا کے چلنے کا آغاز ہوا کہ نہیں اور وہ پہلے سے زیادہ قوّت کے ساتھ زیادہ شدّت کے ساتھ زیادہ محسوس ہوتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہے کہ نہیں بڑھ رہی۔ اگر مسلسل یہ رُخ ہے تو پھر کسی کا حق نہیں کہ مرزا صاحب سے وہ توقع رکھے جو پہلے کبھی خدا نے نہیں کیا اور یہ اُن کو کہہ سکے کہ ان معنوں میں بھی تم سچے نہیں ہو عدل کی کوئی ہوا دنیا میں نہیں چلی اور کوئی سلسلہ نہیں جاری ہوا جس کے نتیجہ میں ہم کہہ سکیں کہ آخر دنیا عدل تک پہنچے گی۔

(مجلس عرفان منعقدہ 15 مارچ 1987ء بمقام محمود ہال لندن)

https://youtu.be/b2zdLRRgV6c?t=2921

1- امام مہدی زمین کو عدل سے بھر دے گا۔ سنن ابی داؤد: کتاب المھدی۔
بحوالہ حدیقۃ الصالحین: صفحہ 902: حدیث نمبر 955

جماعت احمدیہ میں دارالقضاء

مکرم ملک بشیر الدین صاحب، نائب صدر قضاء بورڈ جرمنی

جماعت احمدیہ میں عہدِ خلافتِ اُولیٰ تک تو دارالقضاء کسی باقاعدہ ادارہ کی شکل میں موجود نہ تھی اور اس سے متعلقہ معاملات حضرت مسیح موعودؑ یا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ ہی نپٹا دیا کرتے تھے۔ تاہم عہدِ خلافتِ ثانیہ کے دوران جب قضائی معاملات میں اضافہ ہونے لگا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے احمدیوں کے باہمی تنازعات حل کرنے کے لئے 1919ء میں باقاعدہ ایک نظام قائم کیا جس کا نام دارالقضاء ہے۔ تاکہ جماعت کے اندرونی تنازعات کے ملکی قوانین کی حدود میں رہتے ہوئے جہاں تک ہوسکے ثالثی ادارہ کے طریق کار پر شریعتِ اسلامیہ کے مطابق عادلانہ فیصلے کئے جائیں۔ اس ادارہ کا قیام بلا شبہ حضرت مصلح موعودؓ کے سنہرے کارناموں میں سے ایک عظیم کارنامہ ہے۔

دارالقضاء صرف دیوانی اور عائلی نوعیت کے تنازعات کا فیصلہ کرتا ہے نیز صرف انہی مقدمات کا فیصلہ کیا جاتا ہے جن کی ملکی قوانین اجازت دیتے ہوں اور ان سے کسی قسم کا ٹکراؤ نہ ہو۔ تنازعات کا فیصلہ کلیۃً قرآن و سنّت کی روشنی میں ترتیب دئے گئے قواعد وضوابط اور اسلامی قوانین کے مطابق ثالثی کے طریق پر کیا جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ عالمگیر روز بروز وسعت پذیر ہے۔ چنانچہ دارالقضاء جس کا قیام پہلے قادیان اور پھر تقسیم برصغیر کے بعد ربوہ میں ہوا، عہدِ خلافت رابعہ کے دوران بیرون پاکستان بھی اس کی شاخیں قائم کی گئیں اور اس وقت تک خلافتِ احمدیہ کے زیرِ سایہ عاطفت اور خلیفۂ وقت کی براہ راست نگرانی میں 19 سے زائد ممالک میں قضاء کا نظام جاری ہے۔ جس کے نتیجہ میں احبابِ جماعت اپنے اپنے ممالک میں ہی دارالقضاء سے بسہولت رجوع کرتے ہیں۔

اپنے تنازعات کا فیصلہ دارالقضاء سے کرانے کے لئے فریقین اپنی رضامندی سے دارالقضاء کو تحریراً اختیار دیتے ہیں کہ وہ طے شدہ قواعد وضوابط کے تحت ان کے تنازعہ کا فیصلہ کرے۔ دارالقضاء میں فریقین سے کسی قسم کے اخراجات وصول نہیں کئے جاتے۔ قاضی اوّل کے فیصلہ پر فریقین کو اپیل کا حق دیا جاتا ہے۔ بعض صورتوں میں خلیفۃ المسیح کے پاس بھی اپیل کی جاسکتی ہے۔ جس کی تفصیل اگلے صفحات پر دی گئی ہے۔ تاہم حلف یا باہمی رضامندی سے طے پانے والے فیصلوں پر اپیل کا حق نہیں ہوتا۔

قواعد وضوابط دارالقضاء کے مآخذ

قرآن کریم:

قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی گئی آخری اور کامل شریعت ہے اور تمام اسلامی احکام کا حقیقی، اصل اور بنیادی منبع ہے۔ اس میں انسانی زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں رہنمائی موجود ہے۔ خصوصاً عدل و انصاف کا مضمون بڑی تفصیل سے بیان فرمایا گیا ہے یہاں تک فرمایا کہ ’’کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو‘‘

چنانچہ اس اعتبار سے دارالقضاء کے قواعد وضوابط کا اوّلین ماخذ قرآنِ کریم ہے۔

سنّت:

سنّت سے مراد آنحضرت ﷺ کی فعلی روش ہے جو اپنے اندر تواتر رکھتی ہے اور ابتداء سے قرآنِ شریف کے ساتھ ظاہر ہوئی اور ہمیشہ ساتھ رہے گی۔ دوسرے لفظوں میں قرآنِ کریم خدا کا قول ہے اور سنّت حضرت محمد ﷺ کا فعل ہے۔ چنانچہ دارالقضاء کے قواعد وضوابط کا دوسرا ماخذ سنّت ہے۔

حدیث:

حضرت محمد ﷺ کے ان اقوال وارشادات کو کہتے ہیں جو آپؐ کے صحابہ اور تابعینؒ سے مروی ہوں۔ ان ارشادات کو محدّثین نے بڑی محنت کے ساتھ اور تنقید کے بعد مختلف کتب کی صورت میں جمع اور مرتّب کیا۔

اجتہاد:

اگر درج بالا ماٰخذ سے کسی امر سے متعلق کوئی رہنمائی سمجھ نہ آئے تو پھر اجتہاد کا راستہ اختیار کیا جاتا ہے۔جس کے لئے خلیفۂ وقت سے رجوع کیا جاتا ہے۔خلیفۂ وقت متعلقہ مسئلہ پر قرآن وسنّت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں تحقیق اور مشاورت کے بعد کوئی فیصلہ کرتے ہیں جسے پھر قانون کی حیثیت حاصل ہو جاتی ہے۔

دارالقضاء کی تشکیل

ادارہ دارالقضاء کا تنظیمی ڈھانچہ حسبِ ذیل ہے:

1۔صدر قضاء بورڈ

2۔ ناظم دارالقضاء

3۔ ممبران قضاء بورڈ

4۔ قاضیانِ اوّل

ان سب کی تقرری خلیفۂ وقت کی منظوری سے ہوتی ہے۔

صدر قضاء بورڈ:

صدر قضاء بورڈ کسی ملک کی جماعت کے نظام قضاء کا عمومی انچارج ہوتا ہے۔امیر ملک اپنی سفارش کے ساتھ اس عہدہ کے لئے بعض نام خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔خلیفۃ المسیح کی منظوری کے بعد صدر قضاء بورڈ کا تقرر عمل میں آتا ہے۔تقرری کے بعد صدر قضاء بورڈ خلیفۃ المسیح کو جواب دہ ہوتا ہے اور سارے قضاء کے نظام کو خلیفۃ المسیح کی رہنمائی میں چلاتا ہے۔

ناظم قضاء:

ناظم دارالقضاء کا تقرر صدر قضاء بورڈ کی سفارش پر خلیفۃ المسیح کی منظوری سے ہی ہوتا ہے۔ ناظم دارالقضاء ہر ملک میں قائم مرکزی دفتر دارالقضاء کا انچارج ہوتا ہے اور قضاء کے جملہ دفتری وانتظامی معاملات کا ذمّہ دار ہوتا ہے۔

ممبران قضاء بورڈ:

ممبران قضاء بورڈ اپیلوں کی سماعت کرتے ہیں۔ان کی تقرری کے لئے صدر قضاء بورڈ Senior قاضیان کے نام خلیفۃ المسیح کی خدمت میں منظوری کے لئے پیش کرتے ہیں۔خلیفۃ المسیح کی منظوری کے بعد وہ بحیثیت ممبر بورڈ کام کرتے ہیں۔اپیلوں کی سماعت کے علاوہ جملہ ممبران بطور قاضی اوّل مقدمات کی ابتدائی سماعت بھی کرتے ہیں۔

قاضیان اوّل:

صدر دارالقضاء کی طرف سے قاضیان اوّل کی تقرری کے لئے صاحب علم اور صائب الرائے افراد کے نام خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔خلیفۃ المسیح کی منظوری کے بعد قاضی اوّل کا تقرر عمل میں آتا ہے۔

دارالقضاء کا طریق کار

کسی تنازعہ کی صورت میں ملکی ناظم دارالقضاء کے نام متاثرہ فریق درخواست دیتا ہے جس پر ناظم صاحب دارالقضاء مقدمہ کی سماعت وفیصلہ کے لئے قاضی اوّل کا تقرر کرتے ہیں۔اس سے قبل دفتر قضاء ثالثی اقرار نامہ بحق دارالقضاء فریقین سے پُر کرواتا ہے جس کے ذریعہ اختیار سماعت وفیصلہ مقدمہ قاضی اوّل کو دیتے ہیں اور عائلی معاملات کی صورت میں تحکیم کا عمل بھی مکمل کرواتا ہے۔اس کے بعد مقدمہ کی باقاعدہ کارروائی متعلقہ قاضی صاحب اوّل شروع کرتے ہیں۔

دفتری کارروائی مکمل ہونے کے بعد متعلقہ قاضی صاحب کی طرف سے اس مقدمہ کی مسل تیار کی جاتی ہے جس میں مقدمہ کا جملہ ریکارڈ ہوتا ہے۔پھر باقاعدہ سماعت کے لئے فریقین کو ایک مقررہ تاریخ پر قضاء میں حاضر ہونے کی تحریری طور پر اطلاع دی جاتی ہے۔ ابتدائی کارروائی کے بعد عرضی دعویٰ کی نقل دے کر فریقِ ثانی سے ایک مقررہ تاریخ تک تحریراً جواب طلب کیا جاتا ہے۔جواب دعویٰ میں اگر فریقِ ثانی کی طرف سے کوئی نیا سوال اُٹھایا گیا ہو یا کوئی اَمر وضاحت طلب ہو تو فریقِ اوّل کو حق دیا جاتا کہ وہ جواب دعویٰ میں اُٹھائے گئے نئے امور کا جواب دے اور وضاحت طلب امور کی وضاحت کرے۔ اس کے بعد قاضی صاحب فریقین کو بُلا کر مقدمہ کی سماعت کرتے ہیں اوران سے گواہان کے نام اور مطالبات طلب کرتے ہیں۔فریقین کے دعویٰ وجواب دعویٰ اور جواب الجواب کو مدّنظر رکھ کر فریقین کے گواہان کی شہادتیں قلم بند کی جاتی ہیں۔شہادت تحریری ہو یا زبانی فریق مخالفت کو اس پر جرح کا موقع دیا جاتا ہے۔قلم بند کی گئی شہادت گواہ کو پڑھ کر سنائی جاتی ہے اور اس پر گواہ کے دستخط لئے جاتے ہیں۔ انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے قاضی مذکور اگرضروری سمجھے تو خود بھی کوئی شہادت طلب کرسکتا ہے۔اور ایسی شہادت بھی فریقین کی موجودگی میں لی جائے گی۔اور فریقین اس پر جرح کرسکتے ہیں۔گواہان کے بیانات کے مدّنظر قاضی مذکور اپنا فیصلہ تحریر کرتے ہیں۔یہ ساری کارروائی عموماً تین سے چھ ماہ میں مکمل ہوجاتی ہے۔دارالقضاء میں سماعت ہونے والے مقدمات کے لئے مندرجہ ذیل مراحل مقرر ہیں:

قاضی اوّل: کسی بھی مقدمہ کی ابتدائی سماعت قاضی اوّل کرتے ہیں۔

مرافعہ اُولیٰ: عربی لفظ مرافعہ کے اصطلاحی معنی اعلیٰ عدالت میں اپیل دائر کرنے کے ہیں۔ قاضی صاحب اوّل کے فیصلہ کے خلاف اگر اپیل ہو تو اس کی سماعت کے لئے مقرر بورڈ مرافعہ اُولیٰ کہلاتا ہے۔یہ اپیل بورڈ تین ممبران پر مشتمل ہوتا ہے۔اس بورڈ کا تقرر ملکی صدر قضاء بورڈ کرتا ہے۔

مرافعہ عالیہ: مرافعہ اُولیٰ کے فیصلہ کے خلاف ہونے والی اپیل کی سماعت کے لئے مقرر بورڈ مرافعہ عالیہ کہلاتا ہے۔ یہ ادارہ دارالقضاء میں سب سے اوپر والا درجہ رکھتا ہے جس کا فیصلہ حتمی ہوتا ہے تاہم اس پر نظر ثانی کی اپیل ہوسکتی ہے، جسے مرافعہ عالیہ کا متعلقہ بورڈ ہی سنتا ہے۔ یہ بورڈ صرف مرکز سلسلہ ربوہ (پاکستان) میں قائم ہے۔تمام ممالک کے مرافعہ اُولیٰ کے فیصلہ جات کے خلاف اپیل کی سماعت اسی بورڈ میں ہوتی ہے۔اپیل کی سماعت وفیصلہ کے لئے صدر صاحب قضاء بورڈ ربوہ ایک پانچ رُکنی بورڈ تشکیل دیتے ہیں۔ بعض صورتوں میں مرافعہ عالیہ کے فیصلہ کے خلاف

خلیفۂ وقت کے پاس بھی اپیل ہوسکتی ہے جو درج ذیل ہیں:

1۔اگر مرافعہ عالیہ کے فیصلہ میں کسی ممبر نے اختلاف کیا ہو۔

2۔اگر مرافعہ عالیہ کے فیصلہ میں کسی شرعی حکم کی خلاف ورزی ہو۔

3۔خلیفۂ وقت کسی بھی وقت کسی بھی مقدمہ کی فائل اپنے پاس منگوا کر فیصلہ دے سکتے ہیں جو آخری فیصلہ ہوگا۔

دارالقضاء کا دائرہ اختیار

دارالقضاء جرمنی میں عموماً مندرجہ ذیل تین قسم کے مقدمات کی سماعت کی جاتی ہے:

1۔خلع

2۔طلاق

3۔مالی لین دین

خلع: جب علیحدگی کی ابتداء بیوی کی طرف سے ہو تو بیوی کی طرف سے ناظم صاحب دارالقضاء کے نام خلع کی درخواست دی جاتی ہے۔ درخواست خلع کی وصولی کے بعد ناظم صاحب خاتون مذکور کے قریب ترین رہائشی قاضی اوّل کو مقدمہ کی سماعت و فیصلہ کے لئے مقرر کرتے ہیں۔اسلامی قانون کے مطابق یہ ضروری ہے کہ خلع قاضی کے ذریعہ لی جائے تاکہ قاضی عورت کے مختلف قسم کے حقوق کی حفاظت کر سکے۔خلع کے مقدّمات میں قاضی اوّل کا علیحدگی کی حد تک فیصلہ حتمی ہوتا ہے۔تاہم مالی امور پر فریقین کو اپیل کا حق دیا جاتا ہے سوائے اس کے کہ مالی اُمور کا فیصلہ فریقین کی باہمی رضامندی سے طے پایا ہو۔

طلاق: جب علیحدگی کی ابتداء خاوند کی طرف سے ہو تو اسے طلاق کہتے ہیں۔اسلامی قانون کے مطابق طلاق دینے کا حق مرد کو دیا گیا ہے۔خاوند خود تحریری طور پر دو گواہان کی موجودگی میں طلاق نامہ لکھ کر اپنی بیوی کو دیتا یا بذریعہ رجسٹری پہنچاتا ہے۔پھر قانونی کارروائی کے لئے طلاق نامہ کی نقل کے ساتھ ناظم صاحب دارالقضاء کے نام درخواست دیتا ہے جس پر دفتر قضاء کی طرف سے فریقین کے مابین قرآنی حکم کے تحت تحکیم کی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے تاکہ فریقین باہمی صلح پر آمادہ ہوسکیں۔اس تحکیم کے ذریعہ صلح میں ناکامی کی صورت میں ناظم صاحب دارالقضاء خاتون کے قریب رہائشی قاضی صاحب اوّل کو مقدمہ کی سماعت و فیصلہ کے لئے مقرر کرتے ہیں۔قاضی صاحب فریقین کو بُلا کر عدت کا تعیّن کرتے ہیں اور عدّت کے اختتام تک عدم رجوع کی وجہ سے طلاق کے موثر ہو جانے پر قاضی صاحب اوّل شرعی حقوق کا فیصلہ کرتے ہیں۔

دارالقضاء کا فیصلہ ثالثی حیثیت رکھتا ہے۔عائلی مقدمات (خلع، طلاق) کے لئے فیصلہ میں یہ لکھنا ضروری ہے کہ ''یہ فیصلہ شرعی حیثیت رکھتا ہے اور علیحدگی کی تصدیق ملکی عدالت سے کروانا فریقین کے لئے لازمی ہوگا''۔عدالت عموماً قضاء کے فیصلہ جات کو بنظر استحسان دیکھتی ہے۔قضاء میں ایسے مقدمات ناقابلِ سماعت ہیں جو قابلِ دست اندازی پولیس ہوں یا اس نوعیت کے ہوں جو سرکاری دائرہ کار میں آتے ہیں۔علیحدگی کے فیصلہ کے علاوہ دوسرے اُمور پر فریقین کو 30 یوم کے اندر اپیل کرنے کا حق دیا جاتا ہے جس کی سماعت صرف مرکز ربوہ میں قائم مرافعہ عالیہ بورڈ کرتا ہے۔

مالی لین دین: احباب جماعت میں کسی مالی لین دین کے تنازعہ کی صورت میں بھی ناظم صاحب دارالقضاء کو تنازعہ کا فیصلہ کرنے کے لئے درخواست دی جاتی ہے۔ ناظم صاحب تنازعہ پر فیصلہ کے لئے ایک قاضی اوّل مقرر کرتے ہیں۔ یہ اَمر ضروری ہے کہ لین دین کا معاملہ دیوانی نوعیت کا ہو۔ چنانچہ ملکی قانون کے اندر رہتے ہوئے ثالثی اقرارنامہ میں دیئے گئے اختیار کی روشنی میں اس مقدمہ کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

مالی لین دین کے مقدمات کی اپیل دارالقضاء جرمنی میں ہوتی ہے جس کی سماعت کے لئے صدر صاحب اپیل کی سماعت کے لئے تین ممبران قضاء پر مشتمل ایک بورڈ مقرر کرتے ہیں۔مرافعہ اُولیٰ کے فیصلہ کے خلاف اپیل کی سماعت مرافعہ عالیہ ربوہ پاکستان میں ہوتی ہے۔

قضاء کا نظام جماعت کے اندر مکمل طور پر آزاد ہے، انتظامیہ کا قطعاً کوئی دخل نہیں ہے۔تاہم نظامِ جماعت قضائی فیصلوں کی تنفیذ کرواتا ہے۔قضاء کا طریقِ کار بہت مفید، آسان، محفوظ اور مفت ہے۔

چھوڑنی ہوگی تجھے دُنیائے فانی ایک دن

اِک نہ اِک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

چھوڑنی ہوگی تجھے دُنیائے فانی ایک دن
ہر کوئی مجبور ہے حکمِ خدا کے سامنے

مستقل رہنا ہے لازم اَے بشر تجھ کو سدا
رنج و غم یاس و اَلم فکر و بلا کے سامنے

بارگاہِ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے

حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

چاہیے تجھ کو مٹانا قلب سے نقشِ دُوئی
سر جُھکا بس مالکِ ارض و سما کے سامنے

چاہیے نفرت بدی سے اور نیکی سے پیار
ایک دن جانا ہے تجھ کو بھی خدا کے سامنے

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعلِ بے بہا کے سامنے

(اخبار ''الفضل'' 13 جنوری 1928ء)

مکرم مرزا عبدالحق صاحب ممبر قضاء بورڈ جرمنی

جماعت احمدیہ جرمنی میں قضاء بورڈ کا قیام

نومبر 1990ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر جماعت احمدیہ جرمنی میں دارالقضاء کا باقاعدہ قیام ہوا اور سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جماعت جرمنی کے لئے قضاء بورڈ کے تقرر کی منظوری عطا فرمائی۔ اس قضاء بورڈ کے قیام کی تفصیل بیان کرتے ہوئے اوّلین صدر قضاء بورڈ جرمنی محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی مرحوم اپنی خود نوشت ’’سفرِ حیات‘‘ میں تحریر فرماتے ہیں:

”جماعت احمدیہ جرمنی میں، ایک پرانی جماعت ہونے کے باوجود، جداگانہ حیثیت میں قضاء کا باقاعدہ نظام قائم نہ ہوسکا تھا۔ شروع میں جماعت چھوٹی تھی جب اس میں تیزی سے اضافہ ہونے لگا تو بعض افراد جماعت کے مابین چھوٹے موٹے تنازعات کا پیدا ہونا ایک لازمی امر تھا۔ مبلّغین کرام اپنے اپنے حلقہ میں ان تنازعات کو صلح صفائی کے ساتھ زبانی نمٹا دیا کرتے تھے۔ اکثر تنازعات تو اس طرح زبانی تلقین ونصائح کے ذریعہ طے ہوکر ختم ہوجایا کرتے تھے۔ لیکن جب جماعت میں تیزی سے اِضافہ ہونے لگا تو بعض زبانی نمٹائے جانے والے تنازعات کے بعد میں شاخسانے سر اُٹھانے لگے۔ تحریری ریکارڈ موجود نہ ہونے کی وجہ سے مدعی اور مدعا علیہ شاخسانوں سے متعلق سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خدمت میں اکثر خط لکھتے رہتے تھے۔ حضورؒ نے ایسی صورت میں فیصلہ فرمایا کہ جرمنی کی جماعت اب اتنی بڑھ اور پھیل گئی ہے کہ جرمنی کے ملکی قوانین جس حد تک اجازت دیتے ہوں اس کے مطابق جماعت میں قضا کا نظام قائم کرکے سر اُٹھانے والے تنازعات کے اسلامی شرع اور فقہ احمدیہ کی روشنی میں مقرر کردہ قاضی صاحبان باقاعدہ مدلّل تحریری فیصلے لکھیں اور فریقین کے لیے ان کی پابندی ضروری قرار دی جائے۔ چنانچہ حضورؒ نے پہلی بار جماعت احمدیہ جرمنی میں قضا کا نظام قائم کرنے کا فیصلہ فرمایا (نومبر 1990ء، ناقل) اور یہ دیکھ کر کہ خاکسار راقم الحروف جرمنی میں اپنے بچوں کے پاس مقیم ہے، قضاء بورڈ کا قیام عمل میں لاکر خاکسار کو اس کا صدر مقرر فرمایا اور میرے ذمہ یہ کام لگایا کہ میں پورے جرمنی کی جماعت احمدیہ میں ریجن وائز قضاء کا نظام قائم کروں اور ہر ریجن میں اس کام کے اہل احباب کو منتخب کرکے ان کی بطور ریجنل قاضی تقرری کی منظوری حاصل کروں تاکہ جو تنازعات سر اُٹھائیں ان کی باقاعدہ سماعت کے بعد شرعِ اسلامی اور فقہ احمدیہ کے مطابق نہایت مدلّل فیصلے ضبط تحریر میں لانے اور اپیلیں وغیرہ سننے کا باقاعدہ نظام چل نکلے۔ اس پر مزید یہ کہ جن سابقہ زبانی فیصلوں کے شاخسانے پریشانی کا موجب بنے ہوئے ہیں ان تنازعات کے بھی فیصلے باقاعدہ ضبط تحریر میں لائے جائیں اور فریقین کو ان کا پابند بنایا جائے تاکہ شاخسانوں کے سر اٹھانے کا سلسلہ ختم ہو۔ بحمد اللہ تعالیٰ خاکسار نے یہ سارا نظام قائم

اوپر دی گئی تصویر اُن ممبران دارالقضاء جرمنی کی ہے جو 14 ستمبر 1993ء کو اس خدمت پر مامور تھے۔ (مسجد نور فرانکفرٹ)
مکرم مختار احمد سنوری صاحب، مکرم عبدالمالک صاحب، مکرم چودھری عبداللطیف صاحب، مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی (صدر قضاء بورڈ جرمنی)،
مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب (مبلغ انچارج جرمنی)، مکرم چودھری حفیظ الرحمٰن صاحب، مکرم محمد احمد انور صاحب (ناظم دارالقضاء جرمنی)، مکرم حاجی محمد شریف صاحب، مکرم حاجی غلام محی الدین صاحب،
پیچھے کھڑے ہوئے: مکرم آفتاب احمد خان صاحب، مکرم ملک بشیر الدین صاحب، مکرم م ملک عبداللطیف صاحب، مکرم صلاح الدین قمر صاحب، مکرم چودھری عبدالحکیم صاحب، مکرم مرزا عبدالحق صاحب،

(14 ستمبر 1993ء بمقام مسجد نور فرانکفرٹ)

کر کے اسے پوری ذمہ داری سے پانچ سال تک نبھایا۔ حضور نے اس سارے نظام اور اس کے نتائج پر اطمینان کا اظہار فرمایا۔ جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ پر حضور نے ازراہِ خوشنودی تمام ریجنل قاضیوں اور قضاء بورڈ کے ممبران کے ہمراہ فوٹو کھنچوانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ یہ امر جملہ قاضی صاحبان کے لئے ازحد خوشی کا موجب ہوا۔ قضا کا یہ نظام جسے قائم کرنے کی توفیق ملی جماعت احمدیہ جرمنی میں اب پہلے سے زیادہ وسیع بنیادوں پر تسلی بخش طریق سے کام کر رہا ہے''۔

(سفرِ حیات صفحہ 449 تا 451)

مندرجہ ذیل احباب قضاء بورڈ کے ابتدائی ممبران مقرر ہوئے:

1۔ مکرم مسعود احمد دہلوی صاحب صدر قضاء بورڈ

2۔ مکرم ڈاکٹر نعیم احمد طاہر صاحب نائب صدر

3۔ مکرم مرزا عبدالحق صاحب ممبر قضاء بورڈ

4۔ مکرم چوہدری حفیظ الرحمٰن صاحب ممبر قضاء بورڈ

5۔ مکرم ملک بشیر الدین صاحب ممبر قضاء بورڈ

نوٹ: نائب صدر قضاء بورڈ کا عہدہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خصوصی منظوری سے صدر قضاء بورڈ جرمنی کی معاونت کے لئے قائم کیا گیا۔ موصوف صدر صاحب کی طرف سے مفوّضہ امور سرانجام دینے کے علاوہ ان کی رخصت کے دوران قائم مقام صدر کے طور پر بھی خدمت کرتے ہیں۔

قضاء بورڈ کے قیام سے قبل مندرجہ ذیل قاضیانِ کرام مبلغ انچارج صاحب کی ہدایت پر اپنے اپنے علاقوں میں افراد جماعت کے باہمی تنازعات نبٹانے پر مامور تھے تا کہ احباب جماعت میں کسی تنازعہ کی صورت میں قاضی اوّل ان کی رہائش کے قریب میسر ہو۔ تا کہ احباب جماعت کو سفر کی دقّت سے بچایا جائے۔ بورڈ کے قیام کے بعد ان سب نے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی منظوری سے صدر قضاء بورڈ جرمنی کی نگرانی میں سلسلہ خدمت جاری رکھا:

1۔ فرینکفرٹ ریجن: مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی، مکرم ڈاکٹر نعیم احمد طاہر صاحب (کارلسروئے)، حاجی محمد شریف صاحب (گروس گیراؤ)۔

2۔ ہمبرگ ریجن: مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب (ہمبرگ شہر)، مکرم مختار احمد صاحب (ہمبرگ شہر)، چوہدری عبدالحکیم صاحب (ہمبرگ)۔

3۔ کولون ریجن: مکرم عبدالمالک صاحب (ایزرلون)، مکرم مرزا عبدالحق صاحب (Prüm)، مکرم الطاف احمد صاحب (اوسنابرک)۔

4۔ میونخ ریجن: مکرم عزیز احمد طاہر صاحب (Hersbruck)، مکرم نجاح الدین رشدی صاحب، (میونخ)

5۔ سٹٹ گارٹ ریجن: مکرم صلاح الدین قمر صاحب (سٹٹ گارٹ)، مکرم نعیم احمد صاحب (Böblingen)

(اخبارِ احمدیہ جنوری 1991 صفحہ 30)

اس کے بعد جوں جوں جماعت جرمنی کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا، اسی نسبت سے دارالقضاء کے کام میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ چنانچہ ابتدائی پانچ ممبران پر مشتمل قضاء بورڈ میں بھی اضافہ ہوا اور ریجنل و مقامی قاضیان کی تعداد بھی کئی گنا ہوگئی۔ جماعتی وسعت کی نسبت سے اس وقت قضاء بورڈ 15 ممبران اور 21 قاضیان پر مشتمل ہے۔ ممبران قضاء بورڈ عموماً اپیلوں کی سماعت کرتے ہیں تاہم حسبِ ضرورت سماعت اوّل بھی ان کے سپرد کی جاتی ہے اور اسی اعتبار سے ان کی دوسری حیثیت قاضی اوّل کی بھی ہے۔

دارالقضاء جرمنی کی زبان

دارالقضاء جرمنی میں سماعت ہونے والے تنازعات کے فیصلوں پر اپیلیں مرکزی قضاء بورڈ میں کی جاتی ہیں، اس لئے ابھی تک دارالقضاء جرمنی کی زبان اردو ہے۔ تاہم اگر کوئی فریق مقدمہ اردو بالکل بھی نہ جانتا ہو تو اس کے لئے استثنائی طور پر اس کی زبان میں کارروائی کی جاتی ہے تاہم مسل اردو میں ہی تیار ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر کسی مقدمہ میں جرمن زبان کی دستاویزات پیش کی جائیں تو متعلقہ فریق سے ان کا مستند اردو ترجمہ پیش کرنے کو کہا جاتا ہے۔

دفتر دارالقضاء

جرمنی میں دارالقضاء کا قیام ہوا تو کچھ عرصہ تک اس کا کوئی باقاعدہ دفتر نہ تھا۔ ناظم صاحب دارالقضاء مکرم ملک بشیر الدین صاحب جملہ ریکارڈ دو تھیلوں میں رکھتے تھے۔ مرکزی طور پر مقدمات کی سماعت مسجد نور فرانکفرٹ میں کی جاتی جبکہ دور کی جماعتوں کے تنازعات مقامی طور پر مقرر کئے گئے قاضیان اپنی قریبی مسجد یا نماز سنٹر میں کرتے۔ سب سے پہلے دارالقضاء کو باقاعدہ دفتر 1993ء میں ملا جب اندرون شہر فرانکفرٹ Mittelweg 43 پر مرکزی دفاتر کے لئے ایک عمارت خرید کی گئی تو اس کی تیسری منزل پر ایک کمرا دفتر دارالقضاء کے لئے مخصوص کیا گیا۔ اس کے بعد یہ دفتر مسجد نور کے رہائشی حصہ کے ایک کمرے میں منتقل کر دیا گیا اور 2001ء میں بیت السبوح فرانکفرٹ کی وسیع عمارت اللہ تعالیٰ نے جماعت کو عطا فرمائی تو دارالقضاء کو دوسری منزل پر دو کمرے دیئے گئے۔ جب یہ جگہ بھی دارالقضاء کے لئے کم پڑ گئی تو 2009ء میں اسے اوفن باخ میں واقع جماعت کی ایک عمارت بیت اللطیف میں منتقل کر دیا گیا۔ یہاں یہ دفتر دو منزلوں پر قائم ہے۔ اس میں صدر قضاء بورڈ، ناظم دارالقضاء اور دیگر دفتری امور کے لئے ایک ایک کمرا میسر ہے۔ مقدمات کی سماعت کے لئے اوپر کی منزل پر چار چھوٹے کمرے اور ایک بڑا میٹنگ روم ہے۔ زمینی منزل پر ایک بڑا کمرا بطور مسجد استعمال ہوتا ہے، الحمدللہ۔

2009ء میں مکرم شیخ عبدالحفیظ صاحب ناظم مقرر ہوئے تو آپ نے جملہ دفتری ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کے منصوبہ کا آغاز کیا اور آئی ٹی ماہرین مکرم فرحان احمد صاحب اور مکرم سامی حفیظ صاحب کی مدد سے چند ماہ میں ابتداء سے لے کر اُس وقت تک جملہ ریکارڈ کمپیوٹر میں محفوظ و مرتب کر لیا گیا جس کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔

دفتر دارالقضاء میں مربی سلسلہ کی تقرری

ابتداء سے دارالقضاء جرمنی میں خدمت کرنے والے تمام اراکین طوعی طور پر خدمت کر رہے تھے جبکہ دارالقضاء پر کام کا بوجھ روز بروز بڑھتا جا رہا تھا جس کی وجہ سے ضروری ہوگیا کہ اس دفتر میں ہمہ وقتی کارکن کا تقرر بھی ہو۔ چنانچہ صدر صاحب قضاء بورڈ کی درخواست پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2019ء میں ایک مربی سلسلہ کا مستقل تقرر فرمایا۔ جس کی روشنی میں 2018ء میں جامعہ احمدیہ جرمنی سے فارغ التحصیل ہونے والے

مکرم ولید احمد گھمن صاحب ابن مکرم حافظ رشید احمد صاحب کو اس مقصد کے لیے مقرر کیا گیا۔جنہیں دارالقضاء کے دفتری معاملات اور دیگر امور کو نہایت خوش اسلوبی سے منظّم کرنے اور چلانے کی توفیق مل رہی ہے، الحمدللہ۔

دارالقضاء کی کارکردگی پر حکومتی اطمینان

جیسا کہ قبل ازیں ذکر ہوچکا ہے کہ دارالقضاء ملکی قوانین کے اندر رہتے ہوئے، ثالثی کے طریق پر کام کرتی ہے۔ چنانچہ ریفریشر کورسز کے دوران بھی سول قوانین (صفحات 57 تا58) کی روشنی میں قاضیان کی رہنمائی کی جاتی ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ملکی عدالتیں اور دیگر ادارے دارالقضاء کی کارکردگی کو بنظرِ استحسان دیکھتے ہیں۔

2014ء میں جب جماعت احمدیہ جرمنی کو حکومت کی طرف سے صوبہ ہیسن میں KdöR کا درجہ ملا تو اس سے قبل جماعتی نظام کا گہرائی سے معائنہ کیا گیا تھا۔ اس دوران متعلقہ افسر دارالقضاء کے دفتر میں بھی تشریف لائے اور ریکارڈ کے علاوہ مقدمہ کی سماعت میں بھی بطور زائر شامل ہوئے اور اپنے مکمل اطمینان کا اظہار کیا۔

دارالقضاء جرمنی کی ابتداء سے اب تک کی کارکردگی مندرجہ ذیل گوشوارے سے ظاہر ہے۔ اس میں اہم امر یہ ہے کہ جرمنی میں فیصلہ شدہ مقدمات کے خلاف بہت کم اپیلیں مرکز ربوہ میں ہوئیں اور جو ہوئیں ان میں بھی اکثر کے وہی فیصلے برقرار رہے جو قضاء اوّل جرمنی میں ہوئے تھے۔

سال	کیس			اپیل		
	خلع	طلاق	مالی لین دین	خلع	طلاق	مالی لین دین
1990	4	1	2	1	0	0
1991	2	4	1	0	0	0
1992	9	6	6	1	1	2
1993	12	1	7	0	0	0
1994	11	8	4	1	1	1
1995	9	4	4	2	3	1
1996	13	4	8	1	0	1
1997	13	4	5	0	0	1
1998	9	8	6	0	1	1
1999	29	11	18	5	0	3
2000	19	9	15	1	2	1
2001	23	8	8	6	0	2
2002	33	24	11	5	5	2
2003	37	13	4	6	2	1
2004	34	16	9	3	5	0
2005	37	14	4	12	5	0
2006	39	16	7	7	4	1
2007	42	16	7	6	4	3
2008	52	17	14	8	3	1
2009	70	23	27	3	1	1
2010	80	17	27	13	7	9
2011	61	19	28	14	4	9
2012	76	20	30	12	5	8
2013	70	17	20	6	2	7
2014	82	22	25	22	3	8
2015	69	29	18	10	6	5
2016	75	32	24	10	6	13
2017	74	38	27	9	6	8
2018	84	42	25	14	7	8
2019	89	45	21	13	10	5
2020	90	39	49	10	6	16
2021	91	37	24	20	5	5
2022	86	35	13	36	17	6

دارالقضاء جرمنی کی تاریخ

دارالقضاء جرمنی بفضلِ تعالیٰ خلافتِ احمدیہ کے زیرِسایہ خدمت کے 33 سال مکمل کرچکا ہے، الحمدللہ۔ اس عرصہ کے تاریخی ریکارڈ پر مشتمل یہ چند اَوراق احبابِ جماعت کی معلومات اور قضاء کے خدمت گذاروں کے لئے بطور رہنما و یاددہانی پیش خدمت ہیں۔

خاکسار دارالقضاء جرمنی کی تاریخ پر مشتمل اس مسوّدہ کے لئے انتہائی عرق ریزی اور محنت سے خدمت بجالانے والے ہمارے بزرگ ممبر محترم مرزا عبدالحق صاحب (ممبر قضاء بورڈ جرمنی) کا تہِ دل سے شکرگزار ہے، موصوف نے اپنی پیرانہ سالی اور کمزور صحت کے باوجود بڑی ذمہ داری اور فکرمندی کے ساتھ اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ اِسی طرح مکرم ملک عبداللطیف صاحب، مکرم بشارت احمد خان صاحب، مکرم سلیم احمد خلیل صاحب مرحوم، مکرم ملک بشیرالدین صاحب (نائب صدر قضاء بورڈ جرمنی)، مکرم رشید احمد جوئیہ صاحب اور مکرم محمد الیاس منیر صاحب کا بھی ممنونِ احسان ہے کہ ان سب نے اسے مرتّب کرنے میں بہت اہم کردار ادا کیا، جزاھم اللہ تعالیٰ۔ اگر کسی دوست کے علم میں دارالقضاء جرمنی کی تاریخ کے بارے میں کوئی اور امر ہو تو وہ ہمیں مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

ہماری ہر خدمت اور کامرانی خلافت کی مخلصانہ اطاعت و وفا سے وابستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رضائے ذاتِ باری پر چلتے ہوئے ہر قدم پر خلیفۂ وقت کی ہدایات کے مطابق عدل و انصاف کے دامن کو تھامے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، وما توفیقی الّا باللہ العلیّ العظیم۔

(عبدالرفیق احمد، صدر قضاء بورڈ جرمنی)

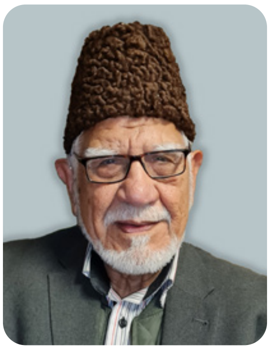

چشمۂ خلافت سے اِستفاضہ

مکرم ملک عبداللطیف صاحب، ممبر قضاء بورڈ جرمنی

ہر فرد اور ہر شعبہ کے لئے سب سے مقدّم اور اولیٰ رہنمائی چشمۂ خلافت سے ہی عطا ہوتی ہے۔ چنانچہ دارالقضاء کو یہ نعمت ابتداء سے حاصل رہی جب حضرت خلیفۃالمسیح الرابع رحمہ اللہ نے جرمنی میں قضاء بورڈ کے قیام کی نہ صرف ہدایت فرمائی بلکہ اس کے ممبران کی منظوری بھی عطا فرمائی۔ اس کے بعد گاہے گاہے مختلف مواقع پر ہدایات کے علاوہ خطوط کے ذریعہ خلیفۃالمسیح دارالقضاء کی رہنمائی فرماتے رہے۔ اس کے ساتھ حضرت خلیفۃالمسیح جرمنی میں اپنے ورودِ مسعود کے دوران دارالقضاء کی درخواست منظور فرماتے ہوئے ملاقات کا شرف بھی بخشتے رہے۔ ان خوش قسمت مواقع کا مختصر تذکرہ حسبِ ذیل ہے۔

اوّلین شرفِ ملاقات

حضرت خلیفۃالمسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ ممبران قضاء بورڈ و ریجنل قاضیان جرمنی کی واحد ملاقات مورخہ 14 ستمبر 1993ء کو مسجد نور فرانکفرٹ میں ہوئی۔ اس ملاقات میں حضورؒ نے دارالقضاء جرمنی کی کارکردگی پر اطمینان کا اظہار فرمایا اور تمام ممبران کو اپنے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف بخشا۔ (سفر حیات صفحہ 451) یہ ملاقات حضورؒ کے دفتر (ملحق مسجد نور فرانکفرٹ) میں ہوئی تھی جہاں سب شاملین کے ساتھ تصویر بنوانے کے لئے جگہ نہ تھی۔ چنانچہ سب ممبران نے پانچ حصّوں میں باری باری حضورؒ کے ساتھ تصویریں بنوانے کا شرف حاصل کیا۔ یہ تصاویر اسی شمارہ کے آخری اندرونی صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ پہلی ملاقات

ممبران قضاء بورڈ جرمنی و قاضیان کرام کی حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ پہلی ملاقات مورخہ 29 اگست 2003ء کو بیت السبوح فرانکفرٹ میں ہوئی۔ بفضلہ تعالیٰ اس ملاقات میں شرف مصافحہ اور تصویر بنوائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ دوسری ملاقات

مورخہ 3 ستمبر 2005ء کو بیت الرشید ہمبرگ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جملہ ممبرانِ قضاء بورڈ جرمنی کو ملاقات کا شرف بخشا۔ یہ ملاقات شام چھ بجے شروع ہوئی اور نصف گھنٹہ سے زائد وقت تک جاری رہی۔ اس سے نادر موقع سے کل گیارہ

کرسیوں پر دائیں سے بائیں: مکرم چودھری انیس احمد صاحب، مکرم ڈاکٹر سلیم خلیل صاحب، مکرم بشارت احمد خان صاحب، مکرم ملک عبداللطیف صاحب، مکرم محمد الیاس منیر صاحب، مکرم عبدالرشید خالد صاحب، مکرم شیخ عبدالحفیظ صاحب، مکرم عبدالرفیق صاحب (صدر قضاء بورڈ جرمنی)
سیّدنا امیر المومنین خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب (امیر جماعت جرمنی)، مکرم ملک بشیر الدین صاحب، مکرم مرزا عبدالحق صاحب، مکرم مبارک احمد تنویر صاحب، مکرم ظفر اقبال احمد صاحب، مکرم منیر احمد باجوہ صاحب، مکرم طارق محمود صاحب، مکرم چودھری الطاف احمد صاحب،
مکرم سامی حفیظ صاحب (معاون آئی ٹی)، مکرم طارق احمد ظفر صاحب، مکرم فائز احمد خان صاحب، مکرم عزیز احمد طاہر صاحب، مکرم رحمت اللہ بندیشہ صاحب، مکرم ولید احمد گھمن صاحب۔
کھڑے ہوئے: مکرم محمود احمد خان صاحب، مکرم مبشر احمد ناصر صاحب، مکرم قدیر احمد گوندل صاحب، مکرم نصیر احمد شاہد صاحب، مکرم محمد اسحٰق سلیمان صاحب، مکرم غیاث الدین صاحب، مکرم اعجاز احمد انور صاحب، مکرم زاہد ندیم بھٹی صاحب، مکرم میاں محمد محمود احمد صاحب، مکرم منصور احمد بھٹی صاحب، مکرم محمد رشید جوئیہ صاحب، مکرم مختار احمد صاحب، مکرم چودھری افتخار احمد صاحب، مکرم مبرور احمد بھٹی صاحب، مکرم آصف احمد خان صاحب، مکرم بشارت احمد صاحب،
(16 اکتوبر 2019ء بمقام بیت السبوح فرانکفرٹ)

ممبران دارالقضاء مستفیض ہوئے۔ ملاقات کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ میں سے وکلاء کتنے ہیں اور دینی علم رکھنے والے کتنے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ جب بھی تین رُکنی بورڈ کا تقرر کیا جائے تو اس میں ایک ممبر ایسا ہو جس کو شریعت کا پتہ ہونا چاہیے۔ ایک ممبر کو قانون کا پتہ ہونا چاہئے اور تیسرا ممبر کوئی بھی ہو۔ فرمایا بورڈ مقرر کرتے ہوئے اس کا خیال رکھا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبران سے یہ بھی دریافت فرمایا کہ 'فقہ احمدیہ' کا مطالعہ کس کس نے کیا ہوا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ سب کو اس کا علم ہونا چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ مقدمات کا فیصلہ جلد ہونا چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اگر سمجھانا ہے تو فریقین نے سمجھانا ہے، خاندان کے بزرگوں نے سمجھانا ہے۔ یہ قضا کا مسئلہ نہیں ہے۔ اگر لڑکی کی طرف سے خلع کی درخواست آتی ہے تو قضاء کا کام نہیں ہے کہ اس کو لٹکائے۔ فریقین کو سمجھانا، صلح کروانا قضاء کا کام نہیں ہے۔ یہ حَکمین کا کام ہے۔ قضاء نے صرف فیصلہ کرنا ہے۔ فرمایا، علیحدگی کے بعد حقوق کے تعیّن میں قضاء Involve ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قضاء کے معاملات کے بارہ میں بعض انتظامی ہدایات دیں اور تفصیل سے کام کرنے کا طریق سمجھایا۔ ثالثی کے نظام کے بارہ میں بھی تفصیل سے سمجھایا اور ہدایت فرمائی کہ اس بارہ میں ملکی قانون بھی دیکھے جائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ لوکل جماعتوں میں بھی جہاں تعداد 100-200 ہے وہاں لوکل قاضی مقرر کریں۔ جو قاضی اوّل مقرر کئے گئے ہیں یہ لوکل سطح پر قاضی ان سے علیحدہ ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہر ریجن میں قاضی اوّل بنا دیں پھر ریجن کی جماعتوں میں لوکل قاضی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ قضاء نے اس طرح اپنے ساتھ ملکی قانون کو لے کر چلنا ہے کہ حقوق متاثر نہ ہوں اور شریعت پر زد نہ آتی ہو۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام ممبران کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگوں نے خالی الذہن ہو کر، لاتعلق ہو کر، کسی رشتے کا لحاظ نہ رکھتے ہوئے فیصلے کرنے ہیں۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بہت سے دیگر انتظامی امور کے بارہ میں بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تفصیلی ہدایات دیں۔ قضاء بورڈ کے ساتھ یہ میٹنگ دوپہر ایک بجے تک جاری رہی۔

(الفضل انٹرنیشنل 7 تا 13 اکتوبر 2005ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تیسری میٹنگ

مؤرخہ 6 جولائی 2006ء کو شام چھ بجے سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دارالقضاء جرمنی کے ممبران کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔ یہ ملاقات بیت السبوح کے میٹنگ روم میں ہوئی۔ ابتداء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور پھر ممبران سے ان کا تعارف دریافت فرمایا اور عمومی طور پر قضاء کی کارکردگی کا جائزہ لیا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اراکین دارالقضاء جرمنی کی تصویر بتاریخ 29 اگست 2003ء بمقام بیت السبوح فرانکفرٹ

کرسیوں پر دائیں سے بائیں: مکرم محمد مستقیم صاحب (ناظم دارالقضاء)، مکرم حاجی غلام محی الدین صاحب، مکرم چودھری حفیظ الرحمن صاحب، سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب (امیر جماعت جرمنی)، مکرم ملک بشیر الدین صاحب (نائب صدر)، مکرم محمد الیاس منیر صاحب،

کھڑے ہوئے: مکرم ڈاکٹر سلیم خلیل صاحب، مکرم ظفر اقبال صاحب، مکرم چودھری الطاف احمد صاحب، مکرم منیر احمد باجوہ صاحب، مکرم عزیز احمد طاہر صاحب (اوّل)، مکرم مرزا عبدالحق صاحب، مکرم بشارت احمد خان صاحب، سب سے پیچھے: مکرم منور حسین طور صاحب، مکرم ناز احمد ناصر صاحب، مکرم صلاح الدین قمر صاحب،

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک اصولی ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ عائلی معاملات میں جب ایک فریق حاضر نہ ہو تو اکیلی لڑکی سے سوال وجواب نہ کیا کریں۔ انہیں کہیں کہ اپنے ساتھ کسی محرم کو لے کر آئیں یا کسی عورت کو اپنے ساتھ لے کر آئیں۔ حضور نے لوگوں کی سہولت اور کام میں بہتری کی غرض سے جماعت جرمنی کے لیے چار مزید قاضیوں کی بھی منظوری عطا فرمائی۔

حضور نے مختلف کیسوں کی تعداد معلوم کرنے کے بعد فرمایا کہ خلع کی کیا وجوہات ہیں؟ کتنی عورتیں ایسی ہیں جن کی نئی شادی ہوئی اور پھر انہیں کسی وجہ سے خلع کی درخواست دینی پڑی، کتنے کیسز ایسے ہیں کہ باہر سے شادی کر کے آئیں اور کچھ عرصہ بعد خلع کی درخواست دے دی۔ فرمایا اس سلسلہ میں مجھے ایک تفصیلی رپورٹ بنا کر بھجیں۔ پھر میں پتہ کرواؤں گا کہ لڑکوں کی کیا پوزیشن ہے؟

حضورانور کی خدمت میں بتایا گیا کہ ہم حضورانور کی ہدایت کی روشنی میں قاضی صاحبان کا ایک ریفریشر کورس بھی کروا رہے ہیں۔ فرمایا جلسہ کے موقعہ پر جو مرکزی قضاء بورڈ کے قاضی آتے ہیں ان کے ساتھ بھی میٹنگز رکھا کریں۔

یہ میٹنگ پچیس منٹ تک جاری رہی۔ اس کے بعد تمام ممبران کو حضورانور نے مصافحہ کا شرف بخشا اور ان کی درخواست پر ان کے ساتھ گروپ فوٹو بھی بنوائی۔

(الفضل انٹرنیشنل 14 تا 20 جولائی 2006ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ چوتھی ملاقات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مؤرخہ 16 اکتوبر 2019ء کو ممبران قضاء بورڈ و قاضیان جرمنی کو چوتھی ملاقات سے سرفراز فرمایا۔ اس ملاقات کے لئے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 11 بج کر 10 منٹ پر مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں قضاء کے ممبران حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے چشم براہ تھے۔

حضورانور نے دعا کے بعد ممبران قضاء کی تعداد دریافت فرمائی، جس پر صدر صاحب قضاء بورڈ نے بتایا کہ قاضی صاحبان کی تعداد 41 ہے جن میں سے قاضی اوّل 21 ہیں اور ممبر قضاء بورڈ 16 ہیں اور ان 21 قاضیوں میں سے کوئی بھی بورڈ کا ممبر نہیں ہے۔ پھر حضورانور نے دریافت فرمایا۔ قضاء اوّل میں اس وقت کتنے کیسز ہیں اس پر ناظم قضاء نے بتایا کہ 21 قاضیوں کے پاس اس وقت 40 کیسز ہیں جبکہ مرافعہ اولیٰ میں تین ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلاق وخلع کے کیسز کا بڑی تفصیل سے جائزہ لیا رپورٹ کے مطابق سال 1990ء میں 7 کیسز تھے اور سال 2018ء میں یہ تعداد 151 کیسز ہوگئی۔ اس پر حضورانور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا۔ امیر صاحب اور سیکرٹری تربیت ذمہ دار ہیں۔ اسی طرح لجنہ، خدام اور انصار کو بھی کام کرنا چاہیے۔ سب تنظیمیں یہ کام کریں تو اتنے کیسز نہ آئیں۔ یہاں آکر تعلیم کے زیور سے آراستہ ہوگئے ہیں۔ نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ جہالت بڑھ رہی ہے۔ لڑکیاں پڑھ لیتی ہیں۔ دماغ اونچے ہو جاتے ہیں۔ ہر دوسرا کیس خلع کا ہوتا ہے۔

حضورانور کی خدمت میں گراف کی صورت میں ایک جائزہ پیش کیا گیا جس کے مطابق سال 2000ء میں 19 خلع کے کیس تھے اور 9 طلاق کے، 10 سال کے بعد سال 2010ء میں 80 خلع کے کیس تھے اور 17 طلاق کے، پھر 8 سال بعد 2018ء میں 84 خلع کے کیس تھے اور 42 طلاق کے۔ اس جائزہ پر حضورانور نے فرمایا۔ 2018ء میں لڑکوں کا دماغ بھی خراب ہوگیا اب لڑکوں کا قصور زیادہ ہوگیا ہے۔ شادی کے بعد کہتے

کرسیوں پر دائیں سے بائیں: مکرم مرزا عبدالحق صاحب، مکرم ملک بشیر الدین صاحب (نائب صدر قضاء بورڈ جرمنی)، مکرم ڈاکٹر نعیم احمد طاہر صاحب (صدر قضاء بورڈ جرمنی)، سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب (امیر جماعت جرمنی)، مکرم محمد مستقیم صاحب (ناظم قضاء جرمنی)، مکرم محمد الیاس منیر صاحب (مربی سلسلہ وممبر قضاء بورڈ جرمنی)
کھڑے ہوئے: مکرم ظفر اقبال صاحب، مکرم صلاح الدین قمر صاحب، مکرم منیر احمد باجوہ صاحب، مکرم چودھری الطاف احمد صاحب، مکرم ناز احمد ناصر صاحب، مکرم ملک عبداللطیف صاحب، مکرم ڈاکٹر سلیم خلیل صاحب، مکرم بشارت احمد خان صاحب،
(14 جون 2006ء بمقام بیت السبوح فرانکفرٹ)

ہیں کہ ماں باپ کے کہنے پر شادی کر لی تھی مجھے تو فلاں لڑکی پسند تھی۔ امیر صاحب، سیکرٹری تربیت اور مربیان کا کام ہے کہ تربیت کریں۔ اگر لڑکی پسند نہیں تھی تو پھر لڑکی کی زندگی کیوں برباد کی۔

حضور انور نے فرمایا: بعض لڑکے شادی سے قبل بتا دیتے ہیں کہ فلاں لڑکی سے رشتہ کرنا ہے۔ لیکن ماں باپ کے اصرار پر ان کی مرضی کے مطابق کر تو لیتے ہیں پھر چھ ماہ، سال بعد جب بچہ ہو جاتا ہے تو بیوی کو چھوڑ دیتے ہیں۔ شعبہ تربیت والوں کو بہت زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا:

جب کوئی عورت قضاء میں پیش ہو تو اس کے ساتھ، اس کی مدد کے لیے کوئی عورت آنی چاہیے۔ خواہ وہ مدد کے لیے ساتھ آنے والی وکیل ہو یا کوئی دوسری عورت ہو۔ اس کی اُسے اجازت ہے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ قاضی صاحبان اوّل بعض ایسے سوالات کر دیتے ہیں جو ان کو نہیں کرنے چاہئیں۔ یہ انتہائی نامناسب اور نامعقول حرکت ہے کہ اس طرح خاتون سے الٹے سیدھے سوال کیے جائیں کہ خاوند رات کو کب آیا۔ کتنا وقت گزارا۔ اپنے قاضیوں کی ٹریننگ کریں۔ صرف ایسے سوالات کریں جو مناسب ہوں۔ قانون کے لحاظ سے پہلے حکمین مقرر کریں جو اصلاح کی کارروائی کریں بلکہ اس سے پہلے امیر صاحب اور شعبہ تربیت کا کام ہے کہ وہ کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا:

آنحضرتؐ کے پاس بھی ایک خلع کا کیس آیا تھا۔ خاتون نے اپنا معاملہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ میں بعض وجوہات کی وجہ سے سمجھتی ہوں کہ میں ساتھ نہیں رہ سکتی مجھے پسند نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو حق مہر اُس نے تم کو دیا تھا اُس کو واپس کر دو۔ اس پر اس خاتون نے کہا کہ میں اسے دوگنا کر کے دے دوں گی۔ اس پر فرمایا ٹھیک ہے دے دو تو یہ خلع کا کیس تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض لڑکیاں مجھے لکھ دیتی ہیں کہ اس طرح کے بعض سوالات قاضی صاحبان کی طرف سے کیے جاتے ہیں کہ ہم ان کا جواب نہیں دے سکتیں۔ تو ایسے سوالات کرنا نامعقول حرکت ہے۔

مرافعہ عالیہ میں بھجوائے جانے والے کیسز کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا۔ اس پر ناظم قضاء نے عرض کیا کہ ہم نے 17 کیسز بھجوائے تھے۔ مرافعہ عالیہ نے 8 کے فیصلوں کو تبدیل کیا اور 9 کے فیصلوں کو تبدیل نہیں کیا۔ یہاں کے فیصلے قائم رکھے۔ اس پر حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے دیکھا ہے کہ وہ کیا وجوہات تھیں جن کی بنا پر مرافعہ عالیہ نے فیصلہ بدلا ہے۔ یہ آپ لوگوں کو دیکھنا چاہیے تا کہ قاضیوں کو ٹریننگ دیں قاضیوں کو بھی علم ہو کہ اس بنا پر، اس وجہ سے ان کا فیصلہ بدلا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اپنے قاضیوں کی ٹریننگ کرتے ہیں؟ ان کے ریفریشر کورس کرتے ہیں؟ تا کہ نہ قاضیوں کا وقت ضائع ہو اور نہ مرافعہ عالیہ کا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے قضائی فیصلہ جات چھپ گئے ہیں۔ سب کو دیں۔ اسی طرح باقی بھی چھپ جائیں گے وہ بھی دیں۔ آپ کی لائبریری میں ہونے چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اصل یہ ہے کہ مجھے جلد جلد فیصلے چاہئیں۔ ہر سہ ماہی مجھے اس طرح رپورٹ بھجوایا کریں کہ اس عرصہ میں جو خلع، طلاق کے کیسز ہوئے ان کی وجوہات کیا ہیں اور کس طرح ان وجوہات کو دور کیا جاسکتا ہے۔ رپورٹ بنا کر امیر صاحب کو بھی دیا کریں۔ مجھے بھی رپورٹ بھجوائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قاضیوں میں اتنا حوصلہ ہونا چاہیے کہ ایک گھنٹہ تک گالیاں سن سکتے ہیں۔ اگر کیس سنتے ہوئے قاضی کو غصہ آجائے تو کہہ دے کہ اب کیس ختم اور نئی تاریخ دے دے، ہفتہ بعد آئیں یا صدر قضاء کو کہے کہ اس کیس کے لیے کسی اور کو قاضی مقرر کر دیں۔

صدر قضاء نے عرض کیا کہ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ قاضی جانب دار ہے کسی اور کو بنا دیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ لوگ، فریقین خود اندازہ لگا لیتے ہیں لیکن قاضی کی کوئی ایسی نیّت نہیں ہوتی۔ قاضی جو سوالات کرتا ہے فریقین ان سوالات سے خود ہی نتیجہ اخذ کر لیتے ہیں۔

صدر صاحب قضاء نے عرض کیا کہ ہم ایک فلائر بنا رہے ہیں اور وہ ہر فریق کو دیا جائے گا تا کہ فریقین کو قضاء میں آنے سے قبل علم ہو کہ ان کے فرائض، حقوق کیا ہیں اور قضاء کے طریق کار کے بارہ میں بھی معلومات ہوں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ٹھیک ہے۔ فلائر بنائیں اور اس میں یہ بھی واضح کر دیں کہ عورت قضاء میں آتے ہوئے اپنے ساتھ کسی عورت کو لاسکتی ہے کسی وکیل کو اپنے ساتھ لاسکتی ہے۔ جو بھی کیس آتا ہے اس کا اندراج کر کے ساتھ ہی فلائر دے دیا کہ جا کر پڑھو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ شادی ہوتے ہی تین چار دن کے بعد جو کیسز آجاتے ہیں کہ طلاق لینی ہے یا خلع لینی ہے تو ایسے کیس امیر صاحب کے سپرد کر دیا کریں۔ اس کو ابھی ڈیل نہ کیا کریں۔ حضور انور نے فرمایا: قضاء کا کام سہولت پیدا کرنا ہے۔ حکم کو منوانا یا ٹھونسنا نہیں ہے۔ دعا کر کے فیصلہ کرنا چاہیے۔ فیصلہ سے قبل ہر قاضی کو دو نفل پڑھنے چاہئیں۔ صلح و صفائی کی کوشش ہونی چاہیے۔ کسی کا حق مارنا یا کسی کو سزا دلوانا ایسا نہیں ہونا چاہیے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بہت سے امور، معاملات کے حوالہ سے بعض انتظامی ہدایات بھی دیں اور ہدایت فرمائی کہ سب ہدایات کو ٹرانسکرائب کر کے پہلے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو بھجوائیں پھر بعد میں سب قاضیوں کو دیں اور ان پر کارروائی ہو۔

قضاء کے ممبران کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ 12 بجے تک جاری رہی۔ آخر پر تمام ممبران نے ایک گروپ کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

(الفضل انٹرنیشنل 20؍دسمبر 2019ء)

ریفریشر کورسز دارالقضاء جرمنی

مرتبہ: مکرم رشید احمد جوئیہ صاحب، قاضی اوّل جرمنی

جرمنی میں ممبران بورڈ و قاضیان اوّل کی رہنمائی اور تربیت کے لئے سالانہ بنیاد پر دو روزہ ریفریشر کورسز کا انتظام کیا جاتا ہے۔ یہ ریفریشر کورس صدر دارالقضاء کی براہِ راست نگرانی میں ہوتا ہے۔ اس میں علمائے سلسلہ اور جرمنی کے تعلیم یافتہ احمدی وکلاء کو بھی مشاورت کے لئے مدعو کیا جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قضاء ممبران سے ملاقات کے دوران فرمایا:

"نیشنل قضاء بورڈ لوکل قاضیان کو ریفریشر کورس کر کے بریف کرے کہ کس حد تک محدود رہنا ہے''۔

"یہ ریفریشر کورس بار بار منعقد کئے جائیں اور ان کے ذریعہ قاضی صاحبان کو دینی علم بڑھانے کی طرف توجہ دلائی جائے اور دینی علم بڑھایا جائے... نیز خلفائے کرام کے ارشادات جس میں زیادہ تر ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے مطبوعہ قضائی فیصلہ جات ہیں اور فتاویٰ کو بار بار پڑھیں''۔

(میٹنگ قضاء 3 ستمبر 2005ء بمقام ہمبرگ)

اسی طرح آپ نے فرمایا:

''سب قاضیوں سے کہیں کہ وہ اپنے علمی معیار کو بڑھائیں اور دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کریں''۔ (مکتوب حضور انور 14 دسمبر 2006ء)

چنانچہ ریفریشر کورسز کے سلسلہ کا آغاز 1998ء میں ہوا۔ اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 19 ریفریشر کورسز منعقد ہو چکے ہیں۔ ابتداء میں بیت السبوح میں یہ کورسز منعقد ہوتے رہے۔ 2020ء میں کورونا وباء کی وجہ سے ریفریشر کورس منعقد نہ ہوسکا تاہم 2021ء میں اس کا انعقاد جملہ کورونا احتیاطوں کے ساتھ بیت الاحد Hanau میں ہوا۔ اس ریفریشر کورس میں ویڈیو کال کے ذریعہ مرکزی قضاء بورڈ کے صدر مکرم ماسٹر رانا صاحب (ربوہ) اور مکرم ظہیر احمد خان صاحب (لندن) کے ساتھ گفتگو اور سوال و جواب کے پروگرام بھی ہوئے۔

انیسواں ریفریشر کورس حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے بیت النور، نن سپیٹ (ہالینڈ) میں جرمنی و ہالینڈ دونوں جماعتوں کی دارالقضاء کا مشترکہ ریفریشر کورس مؤرخہ 17 و 18 جون 2022ء کو ہوا۔ اس میں ناظم دارالقضاء ہالینڈ کے ہمراہ دو قاضیان اوّل نے شرکت کی جبکہ جرمنی سے 19 ممبران بورڈ و قاضیانِ اوّل نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں ایسے قاضیان جو اس موقع پر پہنچ نہیں سکے تھے، انہیں شامل کرنے کے لئے آن لائن کی سہولت بھی مہیا کر دی گئی تھی۔ اس ذریعہ سے 9 قاضیان شریک ہوئے۔

اوپر دی گئی تصویر میں کرسیوں پر دائیں سے بائیں: مکرم بشارت احمد خان صاحب۔ مکرم محمد الیاس منیر صاحب۔ مکرم اظہر علی نعیم صاحب، ناظم قضاء ہالینڈ۔ مکرم عبدالرفیق احمد صاحب، صدر قضاء جرمنی۔ مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب، امیر جماعت ہالینڈ۔ مکرم عبدالحفیظ صاحب، ناظم قضاء جرمنی۔ مکرم عبدالرشید خالد صاحب۔ مکرم مبشر احمد ناصر صاحب۔ مکرم بشارت احمد صاحب۔ مکرم میاں محمود احمد صاحب۔ مکرم طارق محمود صاحب۔

کھڑے ہوئے: مکرم زاہد ندیم بھٹی صاحب۔ مکرم راشد نواز صاحب۔ مکرم اسحٰق سلیمان صاحب۔ مکرم رحمت اللہ بندیشہ صاحب۔ مکرم نفیس عتیق صاحب۔ مکرم مختار احمد صاحب۔ مکرم وقاص شاہین صاحب۔ مکرم منصور بھٹی صاحب۔ مکرم انصر احمد صاحب (معاون ضیافت ہالینڈ)۔ مکرم حفیظ ڈوگر صاحب (قاضی ہالینڈ)۔ مکرم ریحان احمد صاحب۔ مکرم سامی حفیظ صاحب (تکنیکی معاون قضاء جرمنی)۔ مکرم غیاث الدین صاحب۔

یہ تصویر جرمنی اور ہالینڈ کے مشترکہ قضاء ریفریشر کورس کے موقع پر مؤرخہ 18 جون 2022ء کو لی گئی۔

دارالقضاء جرمنی کے ریفریشر کورسز کا ایک جائزہ

نمبر شمار	تاریخ	بمقام	زیر صدارت صدر قضاء بورڈ	تعداد شرکاء
1	07.11.1998	مسجد نور فرانکفرٹ	مکرم چودھری حفیظ الرحمٰن صاحب	4
2	25.09.1999	ناصر باغ گروس گیراؤ	مکرم چودھری حفیظ الرحمٰن صاحب	ریکارڈ نہیں
3	22-23.04.2000	ناصر باغ گروس گیراؤ	مکرم چودھری حفیظ الرحمٰن صاحب	ریکارڈ نہیں
4	29.09.2001	بیت السبوح فرانکفرٹ	مکرم چودھری حفیظ الرحمٰن صاحب	ریکارڈ نہیں
5	26-27.10.2002	بیت السبوح فرانکفرٹ	مکرم چودھری حفیظ الرحمٰن صاحب	ریکارڈ نہیں
6	11-12.10.2003	بیت السبوح فرانکفرٹ	مکرم چودھری حفیظ الرحمٰن صاحب	17
7	2-3.10.2004	بیت السبوح فرانکفرٹ	مکرم چودھری حفیظ الرحمٰن صاحب	7
8	16-17.09.2006	بیت السبوح فرانکفرٹ	مکرم ڈاکٹر نعیم احمد طاہر صاحب	11
9	27-28.10.2007	بیت السبوح فرانکفرٹ	مکرم ڈاکٹر نعیم احمد طاہر صاحب	8
10	25-26.10.2008	بیت السبوح فرانکفرٹ	مکرم ڈاکٹر نعیم احمد طاہر صاحب	27
11	2-3.01.2010	بیت السبوح فرانکفرٹ	مکرم ڈاکٹر نعیم احمد طاہر صاحب	25
12	4-5.12.2010	بیت السبوح فرانکفرٹ	مکرم ڈاکٹر نعیم احمد طاہر صاحب	24
13	25-26.08.2012	بیت السبوح فرانکفرٹ	مکرم ڈاکٹر نعیم احمد طاہر صاحب	25
14	20-21.09.2014	دفتر دارالقضاء اوفن باخ	مکرم ڈاکٹر نعیم احمد طاہر صاحب	26
15	6-7.08.2016	بیت السبوح فرانکفرٹ	مکرم ڈاکٹر نعیم احمد طاہر صاحب	30
16	21-22.01.2017	بیت السبوح فرانکفرٹ	مکرم ڈاکٹر نعیم احمد طاہر صاحب	26
17	20-21.04.2019	بیت السبوح فرانکفرٹ	مکرم ڈاکٹر نعیم احمد طاہر صاحب	30
18	14.08.2021	بیت الواحد ہاناؤ	مکرم عبدالرفیق احمد صاحب	34
19	17-18.06.2022	نن سپیٹ ہالینڈ	مکرم عبدالرفیق احمد صاحب	30

ہر ریفریشر کورس کے موقع پر ممبرانِ قضاء بورڈ، قاضیانِ کرام اور مہمانانِ کرام کی طرف سے تیار کئے گئے مندرجہ ذیل عناوین پر پُرمغز تحقیقی مقالے پڑھے جاتے رہے۔

اسلامی فیملی لاز، قواعد و ضوابط، جرمن قانون اور فقہ احمدیہ، قانون شہادت، ملکی قانون کی رُو سے قضاء کی اہمیت، اصلح خیر، دورانِ سماعت مقدمہ قاضی صاحبان کی ذمہ داری، تحریر فیصلہ کا طریق، قاضیان کے علم میں اضافہ، جرمنی میں رائج عدالتی نظام اور اس کا طریق کار، حضرت امام ابو حنیفہ کا فقہ میں عالی مقام، دارالقضاء کے فارم کا تعارف و اہمیت، قاضی صاحبان کا روزمرہ زندگی میں ذاتی کردار

علاوہ ازیں ایک سیشن کے دوران قاضیانِ کرام کو کسی ایک مقدمہ کی فرضی فائل دے کر اس پر کارروائی کرنے اور فیصلہ تحریر کرنے کی مشق بھی کروائی جاتی رہی۔

نیا سال آ گیا

بیتا برس اک اور نیا سال آ گیا
ہر سُو بپا ہے شور نیا سال آ گیا

پارینہ ماہ و روز کیوں تکتے ہو بے سبب
دیکھو بنظرِ غور نیا سال آ گیا

تازہ ہیں چھالے پاؤں کے، رِستے ہیں زخم ابھی
پچھلے برس کے اور نیا سال آ گیا

ڈھاتا جفا نئی ہے تُو ہر سال اے غنیم!
کر تیز تیغ جور نیا سال آ گیا

کر لیجیے برائے خدا اب تو آنجناب
تبدیل طرز و طور نیا سال آ گیا

ایّامِ آفرین وہ عہدِ سرور و کیف
لَوٹے گا کب وہ دَور نیا سال آ گیا

رفتارِ چرخِ عمر سبک رَو ہے مثلِ برق
کر جلد فکرِ گور نیا سال آ گیا ہے

م م محمود

نئے سال کے موقع پر قارئین کی خدمت میں
ادارۂ اخبار احمدیہ جرمنی کی طرف سے
دِلی مبارکباد پیش ہے۔
اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اس سال اپنے پیارے آقا کی توقعات کے مطابق اپنے جائزے لے کر اپنے آپ کو پہلے سے بہتر بنانے والے ہوں، آمین

دارالقضاء جرمنی میں

خدمت کی توفیق پانے والے

مکرم عبدالحفیظ صاحب ناظم دارالقضاء جرمنی

جماعت احمدیہ جرمنی میں قضائی خدمات بجا لانے کا سلسلہ قضاء بورڈ جرمنی کے قیام (1990ء) سے بھی پہلے کا ہے جب مبلغ انچارج صاحب کی نگرانی میں مختلف شہروں میں بعض احباب جماعت کو قاضی مقرر کیا گیا تھا۔ (اخبار احمدیہ جنوری 1991ء) نومبر 1990ء میں قضاء بورڈ کا قیام عمل میں آیا تو اس میں پانچ ممبران تھے۔ اس کے بعد جوں جوں جماعت کی تجنید بڑھتی گئی اور تنازعات میں اضافہ ہونے لگا تو ممبران بورڈ اور قاضیان کرام کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا۔ ان سب خدمت کرنے والے احباب جماعت مختصر کوائف بغرض دعا و ریکارڈ اس مضمون میں شائع کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجرِ عظیم بخشے، آمین۔

اب تک صدر قضاء بورڈ جرمنی کے جلیل القدر عہدہ پر فائز رہنے والے بزرگان کا مختصر تعارف حسبِ ذیل ہے:

محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی

قضاء بورڈ جرمنی کے اوّلین صدر، سلسلہ کے دیرینہ خادم اور ایک طویل عرصہ تک بطور ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ خدمت کی توفیق پانے والے محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی (مرحوم) تھے۔ آپ 1920ء میں حضرت محمد حسن آسان صاحبؓ دہلوی کے ہاں پیدا ہوئے اور بی اے تک تعلیم دہلی میں حاصل کر کے سرکاری ملازمت کا آغاز ہی کیا تھا کہ حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک وقفِ زندگی پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو پیش کر دیا تو آپ کا تقرر اخبار الفضل قادیان میں ہوا۔ اس ادارہ کے ساتھ مختلف حیثیتوں میں قریباً 43 سال تک منسلک رہے۔ دسمبر 1988ء میں الفضل سے بطور ایڈیٹر ریٹائر ہونے کے بعد دہلوی صاحب 1989ء میں اپنے بیٹوں کے پاس جرمنی چلے آئے۔ یہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جماعت احمدیہ جرمنی میں پہلی بار قضاء کا نظام قائم فرمایا تو قضاء بورڈ کا بانی صدر ہونے کا شرف آپ ہی کے حصہ میں آیا۔ آپ پانچ سال تک اس عہدہ پر فائز رہے۔ آپ کی وفات مؤرخہ 03 نومبر 2011ء کو ربوہ میں ہوئی اور تدفین بھی بہشتی مقبرہ دارالفضل (قطعہ خاص ب) میں ہوئی۔ آپ کے دَور میں نظامِ کار میں باقاعدگی کے لیے متعدد فارم بنائے گئے۔

محترم چوہدری حفیظ الرحمٰن صاحب

مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب مارچ 1944ء کو سابقہ ریاست بہاول پور کے ضلع رحیم یار خان میں پیدا ہوئے۔ ابتداء سے انٹرمیڈیٹ تک تعلیم وہیں حاصل کی اور بعد میں گریجوایشن اور قانون کی تعلیم لاہور سے حاصل کی۔ آپ کے والد محترم نے 1934ء میں قادیان جاکر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی جس کے نتیجہ میں ان کے والد صاحب نے انہیں گھر سے بے دخل کر دیا۔

مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب ابتدائی اپرنٹس شپ لاہور اور خانیوال میں مکمل کرنے کے بعد وکالت کے پیشہ سے منسلک ہوگئے۔ آپ کو 1966ء تا 1969ء خانیوال، میاں چنوں (پاکستان) میں بطور قائد مجلس خدام الاحمدیہ خدمت کی توفیق ملی۔

1986ء میں آپ مع فیملی جرمنی آگئے اور Fronhausen ماربرگ میں رہائش پذیر ہوئے۔ ماربرگ میں بطور سیکرٹری تبلیغ خدمت کی توفیق پائی جہاں شہر کے وسط میں تبلیغی اسٹالز لگاتے رہے۔ اسی طرح بطور زعیم انصاراللہ اور ایڈیشنل سیکرٹری تبلیغ جرمنی بھی خدمت کی توفیق پائی۔

1990ء میں قضاء بورڈ جرمنی کا قیام ہوا تو اس میں ممبر بورڈ مقرر ہوئے اور 1997ء میں صدر قضاء بورڈ کی ذمہ داری آپ کو دی گئی جسے آپ نے 2005ء تک بااحسن طریق نبھایا۔ آپ کے دَور میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں بہت سی دور کی جماعتوں میں قاضیان کا تقرر ہوا۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے قاضیان کی تعلیم و تربیت کے لئے ریفریشر کورسز کا سلسلہ بھی شروع کرایا جس کے نتیجہ میں ملکی قانون اور فقہ احمدیہ کے تقاضوں

مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی

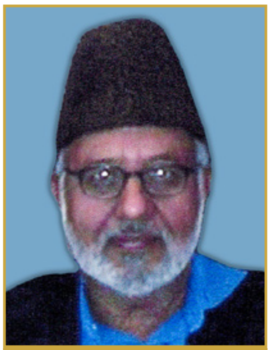
مکرم چوہدری حفیظ الرحمٰن صاحب

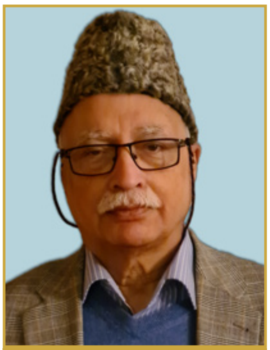
مکرم ڈاکٹر نعیم احمد طاہر صاحب

مکرم عبدالرفیق احمد صاحب

کو پورا کرتے ہوئے قاضیانِ کرام کی کارکردگی میں بہتری آئی، الحمدللہ۔ اسی طرح جلسہ سالانہ جرمنی کے مواقع پر پاکستان اور دیگر ممالک سے تشریف لائے ہوئے دارالقضاء سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کے ساتھ ملاقاتوں کا نہایت مفید سلسلہ بھی شروع کیا جو دارالقضاء کے مستقل پروگراموں کا حصّہ بن گیا۔

مکرم ڈاکٹر نعیم احمد طاہر صاحب

محترم ڈاکٹر نعیم احمد طاہر صاحب مؤرخہ 4/اپریل 1952ء کو محترم طاہر محمود صاحب کے ہاں پشاور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے بچپن کا زیادہ حصّہ ربوہ میں موجود صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی پاکیزہ صحبت میں گزرا۔ آپ نے ابتدائی اور اعلیٰ تعلیم تعلیم الاسلام سکول و کالج ربوہ سے حاصل کی۔ 1972ء میں آپ نے تعلیم الاسلام کالج سے ہی ایم ایس سی فزکس کا امتحان دیا اور پنجاب یونیورسٹی میں نہ صرف اوّل رہے بلکہ غیرمعمولی ریکارڈ قائم کیا۔ اس کے بعد گلاسگو یونیورسٹی سے فزکس میں ڈاکٹریٹ کی۔ پھر کارلسروئے (جرمنی) میں قائم ایک معروف تحقیقی ادارہ نیوکلیئر ریسرچ سنٹر کے ساتھ منسلک ہوگئے۔ جہاں آپ کی غیرمعمولی کارکردگی کی بنیاد پر 2001ء میں امریکہ کے ایک ادارہ نے فزکس کے تحقیقی میدان میں معروف لوگوں میں آپ کا شمار کیا اور اپنی کتاب میں آپ کا تعارف شائع کیا۔ علاوہ ازیں آپ نے دنیا بھر کے تحقیقی اداروں میں سینکڑوں کی تعداد میں اپنے مقالے پڑھے جو مختلف رسالوں میں شائع بھی ہوتے رہے۔

کارلسروئے میں ملازمت کے دوران آپ صدر جماعت اور بعدازاں ریجنل امیر سٹٹ گارٹ کے طور پر کئی سال خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ 2003ء میں آپ اپنی ملازمت کے سلسلہ میں ڈارمشٹڈ آگئے تو بھی مقامی جماعت کے ساتھ منسلک رہے۔ 2006ء کے آغاز میں آپ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قضاء بورڈ جرمنی کا صدر مقرر فرمایا تو آپ نے یہ خدمت بھی نہایت ذمہ داری کے ساتھ انجام دی۔ اس سے قبل 1990ء میں جب قضاء بورڈ جرمنی کا قیام ہوا تو بھی آپ کو حضورؒ نے نائب صدر مقرر فرمایا تھا۔ (یاد رہے کہ یہ عہدہ صرف جرمنی میں ہی ہے) آپ نے اپنے دَور میں قاضیان کے لئے ایسا ماحول مہیا کرنے کی کوشش کی کہ وہ ہر قسم کے بیرونی دباؤ سے آزاد ہوکر مقدمات کے فیصلے مکمل انصاف کے ساتھ کرسکیں۔ اسی طرح قاضیان کی تعلیم و تربیت کے لیے جاری ریفریشر کورسز کو باقاعدگی کے ساتھ جاری رکھا۔ آپ کے دورِ صدارت میں دارالقضاء کا علیحدہ دفتر (Luisen Str. 82a, Offenbach) قائم ہوا۔

مکرم عبدالرفیق احمد صاحب

قضاء بورڈ جرمنی کے موجودہ صدر محترم عبدالرفیق احمد صاحب ابن مکرم عبدالرّحیم احمد صاحب 1975ء میں بمقام لاہور (پاکستان) پیدا ہوئے۔ آپ کے پڑدادا حضرت مولوی عبدالعزیز صاحبؓ آف کھاریاں ضلع گجرات پاکستان اور پڑنانا حضرت منشی عبدالحق صاحبؓ دونوں صحابی حضرت مسیح موعودؑ تھے۔

ابھی آپ تین سال کے تھے کہ اپنے والدین کے ہمراہ 1978ء میں جرمنی آگئے۔ یہاں آپ نے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد قانون کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ آپ نے ابتداءً وکالت کی ایک بین الاقوامی لاء کمپنی کے لیے کام کیا اور 2012ء سے آپ بین الاقوامی کمپنیز کے لیے قانونی مشاورت کر رہے ہیں۔

آپ جماعت احمدیہ جرمنی کی مرکزی مجلس عاملہ میں بطور سیکرٹری امور خارجیہ اور پریس سیکرٹری خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی میں مہتمم تعلیم بھی رہے اور بعض دوسرے شعبوں کی ذمہ داری نباہتے رہے۔ 2019ء میں آپ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قضاء بورڈ جرمنی کا صدر مقرر فرمایا۔ اس وقت سے آپ نہایت محنت کے ساتھ اپنی پیشہ وارانہ صلاحیتوں کے ساتھ یہ ذمہ داری سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو بہترین رنگ میں اس خدمت کا حق ادا کرتے چلے جانے کی توفیق بخشے، آمین۔

نائب صدران دارالقضا جرمنی

نام	ولدیت	سن پیدائش	عرصۂ خدمت
مکرم ڈاکٹر نعیم احمد طاہر صاحب	مکرم طاہر محمود صاحب	1952ء	18.11.1990 تا 1992ء
مکرم ملک بشیرالدین صاحب	مکرم ڈاکٹر لال دین صاحب	1945ء	1994ء تا حال

ناظمین دارالقضاء جرمنی

نام	ولدیت	سن پیدائش	عرصۂ خدمت
مکرم ملک بشیرالدین صاحب	مکرم ڈاکٹر لال دین صاحب	1945ء	18.11.1990 تا 06.11.1994
مکرم محمد احمد انور صاحب مرحوم	مکرم محمد عثمان صاحب حیدر آبادی	1926ء	30.10.1994 تا 13.06.1997
مکرم محمد مستقیم صاحب	مکرم شیخ محمد عبداللہ صاحب	1942ء	27.01.2000 تا 05.02.2008
مکرم سلیم خلیل صاحب	مکرم سردار محمد صاحب	1939ء	17.02.2008 تا 28.06.2009
مکرم عبدالحفیظ صاحب	مکرم شیخ عبدالسلام صاحب	1959ء	28.06.2009 تا حال

مکرم شمس الحق صاحب ابن مکرم ابولمنیر نورالحق صاحب کو دسمبر 1996ء سے جنوری 2000ء تک مختلف اوقات میں قائمقام صدر و نائب صدر قضا بورڈ اور قائمقام ناظم دارالقضاء کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملتی رہی۔

ممبران دارالقضاء بورڈ جرمنی

نمبرشمار	نام	ولدیت	سن پیدائش	عرصہ خدمت
1	مکرم ملک بشیرالدین صاحب	مکرم ڈاکٹر لال دین صاحب	1945ء	18.11.1990 تا حال
2	مکرم حاجی غلام محی الدین صاحب مرحوم	مکرم مولوی الف دین صاحب	1929ء	25.10.1994 تاوفات 21.03.2007
3	مکرم مرزا عبدالحق صاحب	مکرم مرزا عبداللہ صاحب	1932ء	25.10.1994 تا حال
4	مکرم محمد الیاس منیر صاحب	مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب	1957ء	09.10.2002 تا حال
5	مکرم ملک عبداللطیف صاحب	مکرم غلام احمد صاحب	1931ء	09.10.2002 تا حال
6	مکرم منیر احمد ناصر باجوہ صاحب	مکرم چودھری عبدالعزیز باجوہ صاحب	1947ء	09.10.2002 تا حال
7	مکرم بشارت احمد خان صاحب	مکرم محمد عباس خان صاحب	1948ء	13.10.2002 تا حال
8	مکرم ظفر اقبال احمد صاحب	مکرم چودھری محمدالدین صاحب	1946ء	03.06.2007 تا حال
9	مکرم چودھری انیس احمد صاحب	مکرم میاں بدرالدین صاحب	1949ء	15.05.2011 تا حال
10	مکرم عبدالحفیظ صاحب	مکرم شیخ عبدالسلام صاحب	1959ء	28.06.2009 تا حال
11	مکرم عبدالرشید خالد صاحب	مکرم میاں نور محمد صاحبؓ	1954ء	14.12.2014 تا حال
12	مکرم رحمت اللہ بندیشہ صاحب	مکرم شریف احمد صاحب	1987ء	25.12.2017 تا حال
13	مکرم فائز احمد خان صاحب	مکرم عبدالسلام خان صاحب	1989ء	25.12.2017 تا 09.09.2020
14	مکرم مبارک احمد تنویر صاحب	مکرم رحیم بخش صاحب	1963ء	25.12.2017 تا 01.02.2021
15	مکرم نفیس احمد عتیق صاحب	رفیق احمد قریشی صاحب	1977ء	01.02.2021 تا حال
16	مکرم سلیم خلیل صاحب	مکرم سردار محمد صاحب	1939ء	17.02.2008 تا 26.02.2020
17	مکرم طارق احمد ظفر صاحب	مکرم طاہر احمد ظفر صاحب	1983ء	25.12.2017 تا حال
18	مکرم طارق محمود صاحب	مکرم حاجی غلام محی الدین صاحب	1959ء	22.05.2011 تا حال

قاضیان اوّل دارالقضاء جرمنی

نمبرشمار	نام	ولدیت	سن پیدائش	عرصہ خدمت	جماعت
1	مکرم مسعود احمد دہلوی صاحب	حضرت محمد حسن آسان صاحب دہلوی	1920ء	31.07.1988 تا 01.08.1997	Frankfurt
2	مکرم چودھری الطاف احمد صاحب	مکرم چودھری منیر احمد صاحب	1941ء	31.07.1988 تا 26.02.2020	Osnabrück
3	مکرم صلاح الدین قمر صاحب	مکرم حاجی قمرالدین صاحب	1962ء	31.07.1988 تا 28.12.2014	Stuttgart
4	مکرم عبدالمالک صاحب	مکرم ملک عبدالحفیظ صاحب	1938ء	31.07.1988 تا 13.07.2005	Iserlohn
5	مکرم عزیز احمد طاہر صاحب (اوّل)	مکرم چودھری حسن محمد صاحب	1951ء	31.07.1988 تا 03.02.2005	München
6	مکرم حاجی محمد شریف صاحب مرحوم	مکرم محمد عبداللہ صاحب	1929ء	31.07.1988 تا 28.02.2002	Gross-Gerau
7	مکرم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب	مکرم طاہر محمود صاحب	1952ء	31.07.1988 تا 1992ء	Karlsruhe
8	مکرم منیر احمد ناصر باجوہ صاحب	مکرم چودھری عبدالعزیز باجوہ صاحب	1947ء	31.07.1988 تا 12.05.1990 17.02.2000 تا 09.10.2002	Mahdiabad
9	مکرم چودھری عبدالحکیم صاحب	مکرم چودھری عبدالمجید صاحب	1933ء	31.07.1988 تا 1994ء	Hamburg
10	مکرم چودھری عبداللطیف صاحب	مکرم عطاء محمد صاحب	1915ء	31.07.1988 تاوفات 17.11.1997	Hamburg
11	مکرم مختار احمد سنوری صاحب	مکرم میاں عطاءاللہ سنوری صاحب	1935ء	31.07.1988 تا 2002ء	Hamburg

نمبرشمار	نام	ولدیت	سن پیدائش	عرصہ خدمت	جماعت
12	مکرم نعیم احمد صاحب	مکرم قاضی شریف احمد صاحب	1946ء	31.07.1988 تا 07.09.2005	Balingen
13	مکرم مرزا عبدالحق صاحب	مکرم مرزا عبداللہ صاحب	1932ء	31.07.1988 تا 25.11.1994	Prüm
14	مکرم ملک نجاح الدین صاحب رشدی	مکرم ملک فتح محمد صاحب	1951ء	31.07.1988	Kranichstein
15	مکرم آفتاب احمد خان صاحب	مکرم عبدالغفار خان صاحب	1950ء	08.02.1993 تا 15.10.1994	Böblingen
16	مکرم حاجی غلام محی الدین صاحب مرحوم	مکرم مولوی الف دین صاحب	1929ء	08.02.1993 تا 25.10.1994	Mörfelden-Walldorf
17	مکرم ملک عبداللطیف صاحب	مکرم غلام احمد صاحب	1931ء	08.02.1993 تا 09.10.2002	Frankfurt
18	مکرم مبارک احمد باجوہ صاحب	مکرم ظہور الدین صاحب	1941ء	19.12.1996 تا 12.10.1998	Gagenau
19	مکرم مرزا لطیف احمد صاحب	مکرم مرزا محمد خان صاحب	1940ء	1998ء تا 2000ء	Gagenau
20	مکرم میاں لطیف احمد تمیم صاحب مرحوم	مکرم میاں ناصر علی صاحب تمیم	1952ء	22.10.1999 تاوفات 07.11.1998	Eschwege
21	مکرم سلیم احمد صاحب	مکرم شیخ نور احمد صاحب	1945ء	2000ء تا 2003ء	Aachen
22	مکرم بشارت احمد خان صاحب	مکرم محمد عباس خان صاحب	1948ء	20.01.2000 تا 13.10.2002	Baligen
23	مکرم محمد سعید احمد صاحب	مکرم بشیر احمد صاحب	1956ء	29.01.2000 تا 30.01.2001	Kassel
24	مکرم ظفر اقبال احمد صاحب	مکرم چودھری محمد الدین صاحب	1946ء	12.08.2000 تا 03.06.2007	Gross-Gerau
25	مکرم سلیم خلیل صاحب	مکرم سردار محمد صاحب	1939ء	25.09.2001 تا 17.02.2008	Rüsselsheim
26	مکرم ملک رشید احمد طیب صاحب	مکرم ملک غلام احمد ارشد صاحب	1934ء	09.02.2002 تا 22.06.2003	Fulda
27	مکرم چودھری ناز احمد ناصر صاحب	چودھری محمد الدین عادل صاحب	1942ء	09.10.2002 تا 26.09.2009	Maintal
28	مکرم منور حسین طور صاحب	مکرم میاں مبشر احمد صاحب	1955ء	09.10.2002 تا 18.08.2012	Hamburg
29	مکرم عبدالرشید خالد صاحب	مکرم میاں نور محمد صاحبؓ	1954ء	26.06.2006 تا 14.12.2012	Hanau
30	مکرم غلام فاروق صاحب	مکرم چودھری حفیظ احمد صاحب	1962ء	26.06.2006 تا 01.03.2007	Alzey
31	مکرم چودھری انیس احمد صاحب	مکرم میاں بدر الدین صاحب	1949ء	26.06.2006 تا 15.05.2001	Marburg
32	مکرم خالد جاوید صاحب	مکرم محمد شریف خان صاحب	1957ء	26.06.2006 تا 2008ء	Mannheim
33	مکرم طارق محمود صاحب	مکرم حاجی غلام محی الدین صاحب	1959ء	26.06.2006 تا 25.05.2011	Mörfelden-Walldorf
34	مکرم مسعود احمد ثقفی صاحب	مکرم چودھری محمد صدیق صاحب	1960ء	26.06.2006 تا 15.11.2009	Borken
35	مکرم نصیر احمد شاہد صاحب	مکرم نذیر احمد صاحب ساجد	1956ء	26.06.2006 تاحال	Hannover
36	مکرم عبدالحفیظ صاحب	مکرم شیخ عبدالسلام صاحب	1959ء	28.06.2008 تا 28.06.2009	Schlüchtern
37	مکرم مبرور احمد بھٹی صاحب	مکرم حکیم منصور احمد صاحب بھٹی	1950ء	28.06.2006 تا 26.02.2020	Mannheim
38	مکرم زاہد عمر صاحب	مکرم چودھری نصراللہ صاحب	1952ء	18.07.2008 تا 24.06.2010	Ziwickau
39	مکرم عبدالمومن عامر صاحب	مکرم عبدالسلام صاحب ٹیلر ماسٹر	1954ء	18.07.2008 تا 01.12.2008	Mannheim
40	مکرم مبشر احمد ناصر صاحب	مکرم چودھری محمد منصف خان صاحب	1952ء	20.07.2008 تاحال	Würzbrg
41	مکرم چودھری افتخار احمد صاحب	مکرم چودھری عبدالکریم صاحب	1956ء	06.08.2009 تاحال	Stuttgart
42	مکرم آفاق احمد صاحب باجوہ	مکرم چودھری ممتاز احمد صاحب	1954ء	07.08.2009 تاحال	Berlin
43	مکرم بشارت احمد راٹھور صاحب	مکرم غلام علی صاحب راٹھور	1939ء	07.08.2009 تا 18.08.2012	Marburg
44	مکرم بشارت احمد صاحب ملک	مکرم چودھری محمد دین صاحب	1956ء	07.08.2009 تا 11.12.2016	Iserlohn
45	مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن بھٹہ صاحب	مکرم چودھری فضل کریم بھٹہ صاحب	1936ء	07.08.2009 تا 18.08.2012	Recklinghausen
46	مکرم محمد رشید جوئیہ صاحب	مکرم دوست محمد جوئیہ صاحب	1954ء	19.08.2009 تاحال	Pfungstadt
47	مکرم قدیر احمد گوندل صاحب	مکرم بشیر احمد گوندل صاحب	1961ء	21.11.2010 تاحال	Paderbon

نمبر شمار	نام	ولدیت	سن پیدائش	عرصہ خدمت	جماعت
48	مکرم محمد لطیف خان سُوری صاحب	مکرم محمد رفیع خان سوری صاحب	1940ء	21.11.2010 تا 27.02.2020	Kiel
49	مکرم محمود احمد خان صاحب	مکرم حکیم فضل محمد صاحب	1953ء	21.11.2010 تا حال	Frontenhausen
50	مکرم آصف احمد خان صاحب	مکرم سلطان شیر خان صاحب	1973ء	18.08.2012 تا حال	Betzdorf
51	مکرم زاہد ندیم بھٹی صاحب	مکرم احمد خان بھٹی صاحب	1983ء	18.08.2012 تا حال	Mainz
52	مکرم عزیز احمد طاہر صاحب ثانی	مکرم عبد الرشید صاحب	1969ء	14.08.2013 تا حال	Friedberg
53	مکرم غیاث الدین صاحب	مکرم غلام محی الدین صاحب	1949ء	14.08.2013 تا حال	Mörfelden
54	مکرم منصور احمد بھٹی صاحب	مکرم عزیز احمد صاحب	1978ء	14.08.2013 تا حال	Hanau
55	مکرم طارق احمد بٹ صاحب	مکرم منور احمد بٹ صاحب	1961ء	2013ء تا 2014ء	Bremen
56	مکرم بشارت احمد صاحب	مکرم چودھری ولی محمد صاحب	1959ء	03.10.2014 تا حال	Bremen
57	مکرم مختار احمد صاحب	مکرم محمد صدیق صاحب	1953ء	03.10.2014 تا حال	Hamburg
58	مکرم شہزاد مجید صاحب	مکرم مجید احمد صاحب	1973ء	30.09.2015 تا 26.02.2020	Freiburg
59	مکرم اعجاز احمد انور صاحب	مکرم چودھری محمد دین سرا صاحب	1956ء	30.09.2015 تا حال	Schwetzingen
60	مکرم محمد اسحاق سلیمان صاحب	مکرم چودھری محمد داؤد صاحب	1957ء	30.09.2015 تا حال	Griesheim
61	مکرم میاں محمد محمود احمد صاحب	مکرم ڈاکٹر محمد طفیل نسیم صاحب	1967ء	30.09.2015 تا حال	Offenbach
62	مکرم ریحان احمد صاحب	مکرم رحمت علی صاحب	1985ء	26.02.2020 تا حال	Lorach
63	مکرم وحید احمد قمر صاحب (ڈاکٹر)	مکرم عبد الرشید صاحب	1963ء	26.02.2020 تا حال	Friedberg

مکرم شبیر احمد صاحب، مکرم محمد جمیل شاہد صاحب اور مکرم ناصر احمد صاحب کا بھی قضاء کے ریکارڈ سے بطور قاضی تقرر کا علم ہوا ہے مگر ان کے بارہ میں کسی قسم کی کوئی تفصیل نہیں مل سکی۔

جلسہ سالانہ جرمنی 2008ء کے موقع پر 23 اگست کو پاکستان اور بعض دیگر ممالک سے آئے ہوئے مہمانوں کے ساتھ ممبران دار القضاء جرمنی کی ایک یادگار تصویر

کھڑے ہوئے دائیں سے بائیں: مکرم مسعود الحسن ثقفی صاحب، مکرم بشارت احمد خان صاحب، مکرم ملک عبد اللطیف صاحب، مکرم ظفر اقبال صاحب، مکرم عبد الحفیظ صاحب، مکرم مرزا نصیر احمد صاحب (ایڈووکیٹ لاہور)، مکرم عبد المومن عامر صاحب، مکرم ملک بشیر الدین صاحب، مکرم چودھری انیس احمد صاحب، مکرم منیر احمد باجوہ صاحب، مکرم چودھری الطاف احمد صاحب، مکرم مبشر احمد ناصر صاحب، مکرم طارق محمود صاحب، مکرم چودھری محمد جمیل صاحب (ڈنمارک)، مکرم مبرور احمد بھٹی صاحب، مکرم طاہر احمد صاحب (ہالینڈ)، مکرم ناز احمد ناصر صاحب۔

کرسیوں پر دائیں سے بائیں: مکرم مرزا عبد الحق صاحب، مکرم آغا سیف اللہ صاحب (سابق ناظم مرکزیہ ربوہ)، مکرم عبد الباسط شاہد صاحب (ناظم دار القضاء یوکے)، مکرم سیّد کمال یوسف صاحب (صدر دار القضاء ڈنمارک)، مکرم چودھری مبارک مصلح الدین صاحب (وکیل التعلیم و ممبر مرافعہ عالیہ)

مکرم شیخ مظفر احمد صاحب (چیئرمین طاہر فاؤنڈیشن و امیر جماعت فیصل آباد)، مکرم ڈاکٹر نعیم احمد طاہر صاحب (صدر دار القضاء جرمنی)، مکرم احمد بشارت صاحب (دار القضاء ڈنمارک)، مکرم محمد الیاس منیر صاحب (ممبر دار القضاء جرمنی)

سال 2022ء میں وفات پا جانے والے موصیان جماعت احمدیہ جرمنی

نمبر	نام موصی/موصیہ	ولدیت/ زوجیت	تاریخ وفات	جماعت	وصیت نمبر	قبرستان
1	Abaid Ullah	Ch Ata Ullah Waraich	25.08.2022	Offenbach	61549	Bahishti Maqbarah Rabwah
2	Abid Minhas	Zahoor Ahmed Minhas	04.11.2022	Erlangen	116443	Friedhof Nürnberg
3	Ahmad Khan Majooka	Malik Shahadat Majoka	25.04.2022	Groß Gerau-Ost	61289	Friedhof Gross-Gerau
4	Ahsan Qadeer Bhatti	Abdul Rauf Bhatti	13.09.2022	FF. Bornheim	114543	Südfriedhof Frankfurt
5	Alhaj Abdul Kareem Khan	Abdul Hameed Khan	30.06.2022	Neuhof	28857	Bahishti Maqbarah Rabwah
6	Ameena Akhtar	Mirza Karamat Ullah	21.03.2022	Würzburg	15370	Friedhof Collenberg
7	Amatul Wadood Safia	Niaz Ahmed Azam	13.05.2022	Maintal	33048	Südfriedhof Frankfurt
8	Anwar Ali	Noor Illahi	17.11.2022	Groß Gerau-Ost	67811	Bahishti Maqbarah Rabwah
9	Arshad Begum	Muhammad Latif	10.12.2022	Bremen	37270	Friedhof Bremen
10	Atta Ullah Yosuf	Sultan Ahmad	17.02.2022	Eidelstedt	66357	Friedhof Stellingen Hamburg
11	Bashiran Begum	Khawaja Muhammad Tufail	30.07.2022	Esslingen	14274	Bahishti Maqbarah Rabwah
12	Bashrat Ahmad	Mohammad Hussain	07.10.2022	Walldorf Nord	38602	Friedhof Gross-Gerau
13	Bushra Begum	Rai Muhammad Younas	27.05.2022	Erlangen	25935	Canada
14	Hafeez Chaudhry	Ch. Ghulam Ahmad	04.06.2022	Osnabrück	57934	Bahishti Maqbarah Rabwah
15	Hanifa Bgeum	Ghulam Akbar	28.10.2022	Aziz Moschee	28735	Bahishti Maqbarah Rabwah
16	Jahangeer Ahmad	Muzafar Husain Ghuman	14.08.2022	Immenhausen	58132	Bahishti Maqbarah Rabwah
17	Khawaja Hafeez Ahmad	Khawaja Mohammad Jamil	24.07.2022	Koblenz	116543	Friedhof Neuendorf
18	M. Mujib-ur-Rahman	M. Abdul Rahman	01.12.2022	Stade	94812	Bahishti Maqbarah Rabwah
19	Mahmooda Riffat Nasir	Ch. Muhammad Sharif	16.07.2022	Freinsheim	13616	Bahishti Maqbarah Rabwah
20	Malik Hameed Uddin	Malik Zahoorudin	23.05.2022	Maintal	103735	Bahishti Maqbarah Rabwah
21	Maqsood Ahmad Bajwa	Muhammad Yousaf Bajwa	27.06.2022	Bad Soden	27962	Bahishti Maqbarah Rabwah
22	Mirza Abdul Ghafoor	Mirza Mola Bakhsh	17.03.2022	Nuur Moschee Fra.	20009	Bahishti Maqbarah Rabwah
23	Mirza Abdul Salam	Mirza Abdul Rehman	12.02.2022	Ginsheim	65356	Friedhof Bischofsheim
24	Mirza Abdul Samee	N/A	N/A	Frankfurt	11435	Bahishti Maqbarah Rabwah
25	Mohammad Ahmad Awan	Ghulam Ahmad Awan	12.10.2022	Heusenstamm	125859	Friedhof Dietzenbach
26	Muhammad Ashghar	Abdul Rehman	06.07.2022	Hanau	108532	Bahishti Maqbarah Rabwah
27	Muhammad Hanif	Muhammad Hussain	10.04.2022	Ellwangen	44136	Bahishti Maqbarah Rabwah
28	Muhammad Sharif	Muhammad Hussain Bakhsh	16.10.2022	Aziz Moschee	26270	Bahishti Maqbarah Rabwah
29	Muhammad Yaqub	Muhammad Ismail	20.12.2022	Rodgau	124912	Friedhof Rodgau-Jügesheim
30	Mukhtar Mahmood	Haji M. Shafee	27.11.2022	Grünberg	95613	Bahishti Maqbarah Rabwah
31	Munawar Hussain	Abdul Majeed	31.05.2022	Ulm Donau	92648	Friedhof Neu-Ulm
32	Muneer Ahmad Tahir	Bashir Ahmad	26.05.2022	Lübeck	43367	Friedhof Öjendorf Hamburg
33	Munir Ahmad Qamar	Bashid Ahmad Kausar	12.04.2022	Neu-Isenburg	29171	Südfriedhof Frankfurt
34	Musawar Ahmad	Bashir Ahmad	14.03.2022	Wiesbaden Mitte	39129	Bahishti Maqbarah Rabwah
35	Mussarat Begum	Basharat Ahmad	24.11.2022	Walldorf Nord	74711	Bahishti Maqbarah Rabwah
36	Nadeem Ahmad Bhatti	Munir Ahmad Bhatt	10.11.2022	Schwetzingen	48135	Friedhof Brühl
37	Naeema Bibi	Ijaz Ahmad	12.11.2022	Dithmarschen	143429	Bahishti Maqbarah Rabwah
38	Nazir Ahmad	Niamat Ali	06.01.2022	Bornheim	36093	Bahishti Maqbarah Rabwah
39	Nusrat Jehan	Jahan Khan	28.01.2022	Köln	58140	Friedhof Köln
40	Pavez Ahmad	Chaudhry Ghulam Hussain	04.10.2022	Husum	56439	Bahishti Maqbarah Rabwah
41	Rana Abdul Rehman	Rana Allah Din	19.02.2022	Karlsruhe	113829	Bahishti Maqbarah Rabwah
42	Rana Hameeda bibi	Rana Niaz Ahmad Khan	07.02.2022	Pulheim	68764	Bahishti Maqbarah Rabwah
43	Rana Muhammad Anwar	Mubarak Ali	23.08.2022	Frankenthal	68191	Friedhof Bischofsheim
44	Rashida Parveen	Imtiaz Ahmad	29.09.2022	Augsburg	54042	Bahishti Maqbarah Rabwah
45	Razia Sultana Rani	Mohammad Yakub	25.05.2022	Harburg	35026	Bahishti Maqbarah Rabwah
46	Riaz Ahmad	Allah Ditta	15.01.2022	Langenselbold	37980	Bahishti Maqbarah Rabwah
47	Sayyad Tayyab Mahmood Jilani	Syed Bashir Ahmad Jilani	17.11.2022	Heidelberg	58615	Friedhof Eppelheim
48	Sharaf Ahmad	Hukam Ali	02.08.2022	Ludwigshafen	51367	Hauptfriedhof Ludwigshafen
49	Tahir Ashfaq	Ashfaq Ahmed	31.05.2022	Iserlohn	25966	Hauptfriedhof Iserlohn
50	Tariq Fazal Ch.	Ch. Fazal dar	19.11.2022	Pinneberg	39552	Friedhof Stellingen Hamburg
51	Zafar Ahmad Sahi	Muhammad Nawaz Sahi	25.02.2022	Dieburg	38640	Friedhof Dieburg
52	Zainab Bibi	Basharat Ahmad Mubashir	23.03.2022	Raunheim Nord	18415	Bahishti Maqbarah Rabwah

مرتبہ و مرسلہ: شعبہ وصایا جرمنی

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَنَوِّرْ مَرْقَدَھُمْ وَارْفَعْ دَرَجَاتِھِمْ وَادْخِلْھُمْ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ

مرتبہ: مدبر احمد خان

تاریخ جرمنی

ایتھنز کا مدرسہ The School of Athens
Raffaello Sanzio da Urbino (1483–1520)

Photo: Wikipedia

پندرہویں اور سولہویں صدی عیسوی میں یورپ میں ایسی تبدیلیاں ہونا شروع ہو چکی تھیں جنہوں نے انسانی زندگی کو ہمیشہ ہمیش کے لیے بدل دیا۔ تاریخ کا مطالعہ بتاتا ہے کہ منصۂ شہود پر آنے سے پہلے تغیرات دلوں اور دماغوں میں جنم لیتے ہیں، مربوط فکر میں ڈھلتے ہیں، درس گاہوں میں تربیت پاتے ہیں اور دوسرے دلوں اور دماغوں کو مہمیز کرتے ہیں۔

یہ وہ زمانہ تھا کہ جب یورپ نے قدیم یونانی علوم حاصل کرنا اور مسلم دنیا میں ہونے والی سائنسی اور فلسفیانہ ترقی سے فیض اٹھانا شروع کیا۔ اس میں شک نہیں کہ اندلس کے کئی مسلمان فلسفیوں، سائنس دانوں، ریاضی دانوں، ماہرینِ فلکیات اور اطباء کا یورپ کی نشاۃِ ثانیہ یعنی Renaissance میں ناقابلِ فراموش کردار ہے۔

فرانس اور اطالیہ سے یورپ پر علم کا سورج روشن ہوا۔ اور جیسے کہا جاتا ہے کہ چراغ سے چراغ جلتا ہے، کچھ اسی طرح ہر میدانِ علم و فن میں شعور و آگہی کے چراغ جلنے لگے۔ فلسفہ، سائنس، اقتصادیات، فنون اور نیتجتاً پورا معاشرہ رفتہ رفتہ منور ہونے لگے۔ شاعر نے کہا ہے ''یہ نصف صدی کا قصہ ہے دو چار برس کی بات نہیں''۔ یورپ کی Renaissance کا عہد محض نصف صدی کا نہیں بلکہ تقریباً دو صدیوں کا قصہ ہے۔

نشاۃ ثانیہ کے آغاز کو کسی ایک واقعے سے متعین کرنا تو ممکن نہیں۔ تاہم Humanism کی ایک تحریک شاعروں، ادیبوں، سیاست دانوں اور فلسفیوں میں چودھویں صدی سے نظر آنے لگتی ہے۔ یعنی فنون اور فلسفے میں انسان اور انسانیت بنیادی موضوع کی حیثیت اختیار کرنے لگے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ قدیم یونانی علوم کے مطالعے سے آشنائی نے عقل اور منطق کو ہر مفروضے کی جانچ پڑتال پر گویا حکم بنا دیا تھا۔ عقل و منطق اور فلسفے کی ترویج کے ساتھ ہی سائنسی علوم اور علمِ ریاضی بھی فروغ پانے لگے۔ جو کام اندلس میں مسلمانوں نے گویا جہاں چھوڑا تھا، یورپ اس کام کو وہیں سے آگے لے کر چلنے لگا۔

جلد ہی Descartes جیسے عظیم فلسفی پیدا ہوئے، جس کا یہ فقرہ بے حد مقبول و معروف ہے کہ cogito ergo sum یعنی ''مَیں سوچ رہا ہوں، اس لیے مَیں (موجود) ہوں''۔ اس کے نزدیک یہ پہلی بدیہی سچائی ہے۔ اس ایک فقرے سے ہی آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس زمانے کے فلسفی کے لیے عقل بلکہ تعقل کو کیا اہمیت حاصل ہوگی۔ دوسری سچائی جس تک Descartes مدلل انداز میں پہنچا خدا تعالیٰ کا وجود ہے۔

علمِ ریاضی میں قدیم یونانی اور مسلم تہذیب سے فیض اٹھا کر ہیئت دانی میں غیر معمولی ترقی ہوئی۔ اور تین افراد نے ایک دوسرے کے کاموں سے استفادہ کرتے ہوئے انسان اور کائنات کے باہمی رشتے کو ہمیشہ کے لیے بدل ڈالا، جس کے نہایت گہرے اثرات معاشرتی سطح پر مرتب ہوئے۔ Copernicus، Kepler اور Galileo Galilei نے یہ ثابت کیا کہ زمین کائنات کا مرکز نہیں، بلکہ زمین دوسرے سیاروں کے ساتھ سورج کے گرد گھوم رہی ہے۔ اس انکشاف نے کلیسا کے عقائد و تصورات کی بنیادیں ہلا کر رکھ دیں، جس میں زمین کائنات کا مرکز تھی۔ فنِ مصوری میں Leonardo Da Vinci جیسے عظیم فن کار پیدا ہوئے (جو ہر فن مولا تھے، اور سائنسی تحقیقات بھی کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ ہوائی جہاز کے نقشے بھی ان سے منسوب ہیں)۔

اسی عہد میں ایک اور بہت بڑا کارنامہ ایک جرمن موجد کے حصے میں آیا۔ Johannes Gutenberg نے 1450ء میں پریس کے کام میں ایسی جدت پیدا کی جس سے کتاب کی اشاعت اور طباعت پہلے سے بہت تیزی اور آسانی سے ہونے لگی۔ طباعت اور اشاعت کے اس نئے ذریعے نے یورپ میں واقعتاً انقلاب برپا کر دیا۔

Renaissance کی تفصیل تو اتنی طویل ہے کہ ہر میدان کے بارے میں الگ الگ کتابیں موجود ہیں، لیکن ہمارے اس مختصر تاریخی جائزے کے لیے اس عہد سے متعلق فی الحال اتنا ہی کافی ہے۔ (جاری ہے)

حوالہ جات:

Die kürzeste Geschichte Dutschlands, James Hawes, Ullstein 2019, Berlin
Deutsche Geschichte, Dudenverlag 2020, Berlin
Eine kurze Geschichte der Renaissance. (online: https://www.br.de/radio/bayern2/sendungen/radiowissen)
الہام، عقل، علم، اور سچائی از حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ، 2007، London

Esslingen جماعت کی تبلیغی سرگرمیاں

رپورٹ: سجاد بٹ، صدر جماعت Esslingen

متعدد بار کی کوششوں کے بعد مؤرخہ 16 نومبر 2022ء کو مندرجہ ذیل سیاسی شخصیات نے Esslingen جماعت کے Deizisau میں قائم نماز سینٹر کا دورہ کیا۔

1- Herrn Markus Grübel (MdB)
2- Frau Dr. Natalie Pfau-Weller (MdL)
3- Herrn Oliver Krüger (Gemeinderat)

اس میٹنگ میں مکرم شارق افتخار صاحب مربی سلسلہ، خاکسار سجاد بٹ صدر جماعت اور مکرم ظفر احمد صاحب سیکرٹری امورِ خارجیہ شریک ہوئے۔ اس ملاقات میں متعدد موضوعات کے علاوہ خاص طور پر مسجد بنانے کی اجازت کے بارہ میں گفتگو ہوئی۔ مہمانوں کو سال 2023ء میں منائے جانے والی جماعت احمدیہ جرمنی کی صد سالہ جوبلی کے پروگرامز کے حوالہ سے اور Stuttgart میں جلسہ سالانہ کے انعقاد کے بارہ میں بتایا گیا۔ ملاقات کے آخر میں مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا اور اس دوران بھی مختلف امور پر بات چیت ہوئی۔

مقامی اخبار میں جماعت کا تعارف

کچھ عرصہ قبل مقامی اخبار کے نمائندہ نے Esslingen کی مقامی اخبار میں مسلم جماعتوں یا تنظیموں کا تعارف اور سرگرمیوں کو شائع کرنے کی غرض سے مختلف تنظیموں سے رابطہ کیا۔ جماعت احمدیہ Esslingen کے مثبت جواب دینے کے بعد انہوں نے بذریعہ فون رابطہ کیا اور نماز سینٹر Deizisau آ کر معلومات حاصل کرنے کے لیے وقت مانگا۔ جس کے نتیجہ میں مؤرخہ 8 ستمبر 2022ء کو ان کے ساتھ ایک میٹنگ طے پائی جس میں شعبہ تبلیغ و شعبہ امورِ خارجیہ کی طرف سے انہیں مختلف جماعتی سرگرمیوں سے آگاہ کیا گیا اور آئندہ منعقد ہونے والے تبلیغی و تعارفی پروگرامز میں شامل ہونے کی دعوت بھی دی گئی جبکہ نورالدین صاحب مربی سلسلہ نے جماعت احمدیہ کی تعلیمات سے آگاہ کیا۔ ایک گھنٹہ تک جاری رہنے والی اس ملاقات میں محترم نورالدین اشرف صاحب مربی سلسلہ، خاکسار سجاد بٹ صدر جماعت اور مکرم عثمان ملک صاحب سیکرٹری تبلیغ شامل ہوئے۔ جماعت کا تعارف اخبار Esslinger Zeitung کی اشاعت مؤرخہ 15 اکتوبر 2022ء میں شائع ہوا اور اخبار میں مستقبل میں منعقد ہونے والے تبلیغی پروگرامز کا ذکر بھی کیا گیا۔ نمائندگان کے مطابق اخبار کے قارئین کی قریباً پانچ لاکھ اور آن لائن پڑھنے والوں کی تعداد تین لاکھ سے زائد ہے۔ اس طرح کثیر افراد تک جماعت کا پیغام پہنچانے کا موقع میسر آیا، الحمدللہ علیٰ ذالک۔

https://www.esslinger-zeitung.de/inhalt.islam-in-esslingen-der-urspruengliche-islam-ist-progressiv.6f17519b-ab6b-4400-a5b5-f88df6ecb610._amp.html

دائیں سے بائیں:
مکرم شارق افتخار صاحب مربی سلسلہ
Herrn Markus Grübel
Herrn Oliver Krüger
Dr. Natalie Pfau-Weller
سجاد بٹ، صدر جماعت Esslingen

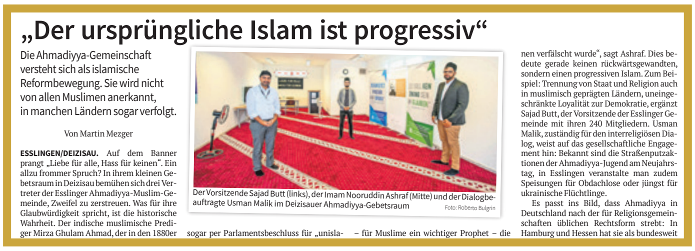

„Der ursprüngliche Islam ist progressiv“

Die Ahmadiyya-Gemeinschaft versteht sich als islamische Reformbewegung. Sie wird nicht von allen Muslimen anerkannt, in manchen Ländern sogar verfolgt.

Von Martin Mezger

ESSLINGEN/DEIZISAU. Auf dem Banner prangt „Liebe für alle, Hass für keinen“. Ein allzu frommer Spruch? In ihrem kleinen Gebetsraum in Deizisau bemühen sich drei Vertreter der Esslinger Ahmadiyya-Muslim-Gemeinde, Zweifel zu zerstreuen. Was für ihre Glaubwürdigkeit spricht, ist die historische Wahrheit. Der indische muslimische Prediger Mirza Ghulam Ahmad, der in den 1880er

sogar per Parlamentsbeschluss für „unisla-

– für Muslime ein wichtiger Prophet – die

nen verfälscht wurde“, sagt Ashraf. Dies bedeute gerade keinen rückwärtsgewandten, sondern einen progressiven Islam. Zum Beispiel: Trennung von Staat und Religion auch in muslimisch geprägten Ländern, uneingeschränkte Loyalität zur Demokratie, ergänzt Sajad Butt, der Vorsitzende der Esslinger Gemeinde mit ihren 240 Mitgliedern. Usman Malik, zuständig für den interreligiösen Dialog, weist auf das gesellschaftliche Engagement hin: Bekannt sind die Straßenputzaktionen der Ahmadiyya-Jugend am Neujahrstag, in Esslingen veranstalte man zudem Speisungen für Obdachlose oder jüngst für ukrainische Flüchtlinge.

Es passt ins Bild, dass Ahmadiyya in Deutschland nach der für Religionsgemeinschaften üblichen Rechtsform strebt: In Hamburg und Hessen hat sie als bundesweit

Der Vorsitzende Sajad Butt (links), der Imam Nooruddin Ashraf (Mitte) und der Dialogbeauftragte Usman Malik im Deizisauer Ahmadiyya-Gebetsraum Foto: Roberto Bulgrin

اخباری خبر کا تراشہ
Esslinger zeitung
15.10.2022

اعلان داخلہ معلّمین کلاسز

صد سالہ جوبلی 2023ء جماعت احمدیہ جرمنی کے پروگرام کے تحت جماعتوں میں زیادہ سے زیادہ معلّمین کی تیاری بھی ہے۔ ایسے افراد جو تلفظ اور تجوید کو مکمل قواعد کے ساتھ سیکھ کر جماعتوں میں بطور استاد پڑھا سکیں۔ یا قرآن کا اردو یا جرمن لفظی و بامحاورہ ترجمہ سیکھ کر افراد جماعت کو پڑھا سکیں۔ اس پروگرام کے تحت تین قسم کی کلاسیں مرکزی سطح پر جاری ہیں۔

1۔ترتیل القرآن (جرمن زبان میں)، 2۔ترجمۃ القرآن (جرمن)، 3۔ترجمۃ القرآن (اردو)

داخلہ کے لیے عمر کم از کم 15 سال ہونی چاہئے اور وہ قرآنِ کریم ناظرہ (تلفظ) جانتے ہوں۔

ان کلاسز میں داخلہ کے لیے آن لائن رجسٹریشن کی آخری تاریخ 31 جنوری 2023ء ہے۔ مزید معلومات کے لئے انچارج معلّمین کلاسز مکرم ریاست علی پگر تھ صاحب سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

Tel:+4917643297171

لنک برائے رجسٹریشن:
/https://taleem-ul-quran.de/moalim-klassen

وقفِ عارضی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زیادہ سے زیادہ افراد جماعت اور جماعتی و ذیلی عاملہ ممبران نیز واقفینِ نَو کو بالخصوص وقفِ عارضی کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اس بابرکت تحریک میں شمولیت کے لیے شعبہ وقفِ عارضی جرمنی کو درخواستیں بھجوائی جاسکتی ہیں۔

وقفِ عارضی کا دورانیہ کم از کم ایک ہفتہ ہو جبکہ واقفینِ نَو کے لئے دو ہفتے (سات سات دن دو مرتبہ بھی وقف کیے جا سکتے ہیں)۔ وقفِ عارضی کے لئے کام سے رُخصت لینا لازمی ہے۔ نیشنل شعبہ جات بیت السبوح میں بھی وقفِ عارضی کی جاسکتی ہے۔ نیز احباب سے جلسہ سالانہ اور اجتماعات کے مواقع پر بھی وقفِ عارضی کرنے کی درخواست ہے۔

برائے معلومات: مکرم منصور احمد چیمہ صاحب مربی سلسلہ +491786698496
گلریز خان صاحب +49162281533
(شعبہ تعلیم القرآن و وقفِ عارضی جرمنی)

AHMADIYYA MUSLIM JAMAAT
100 JAHRE
1923 - 2023 DEUTSCHLAND
LIEBE FÜR ALLE - HASS FÜR KEINEN

احمدیہ مسلم جماعت جرمنی کی صدسالہ جوبلی 2023ء

ڈاکٹر محمد داؤد مجوکہ۔سیکرٹری کمیٹی جوبلی 2023ء

اللہ کے فضل سے ان شاءاللہ 2023ء میں جرمنی میں احمدیہ مسلم جماعت کے باقاعدہ قیام پر 100 سال مکمل ہو جائیں گے،الحمدللہ۔ اس مناسبت سے نو سال قبل 2014ء میں مجلسِ شوریٰ کے موقع پر ایک مفصل پروگرام پیش کیا گیا تھا جس میں مختلف شعبہ جات کے لئے اہداف مقرر کئے گئے تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے بعد اس پروگرام پر عمل درآمد کا آغاز ہوا۔ اس کے ساتھ ہی ہر سال مجلسِ شوریٰ کے موقع پر اس پروگرام میں پیش رفت کی رپورٹ اراکین مجلسِ شوریٰ کے سامنے پیش کی جاتی رہی اور مجلسِ شوریٰ کی کارروائی کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھی بھجوائی جاتی رہی ہے۔

اللہ کے فضل سے جماعت جرمنی ان میں سے بہت سے اہداف وقت سے پہلے ہی حاصل کرنے کامیاب ہوگئی ہے مثلاً عائشہ اکیڈمی اور مدرسۃ الحفظ کا قیام۔بعض اہداف ان شاءاللہ جوبلی سال 2023ء کے دوران حاصل ہوجائیں گے مثلاً جرمنی کے تمام اضلاع میں مختلف پروگرام کرنا اور فلائرز کی تقسیم۔جبکہ کچھ اہداف کے ہم قریب پہنچ گئے ہیں لیکن ابھی ان کے حصول میں ایک سال سے زائد وقت لگے گا مثلاً سو مساجد کے ہدف کے حصول میں بہت تیزی آئی ہے اور اب تک 78 مساجد مکمل تعمیر ہوچکی ہیں یا ان کی اجازت حاصل کرکے زمین یا عمارت خرید لی گئی ہے۔ جبکہ باقی 22 کے لئے بھی تیزی سے کام جاری ہے۔

جوبلی سال 2023ء کے لئے بعض اہم پروگرام ترتیب دئے گئے ہیں۔سال کا آغاز ان شاءاللہ یکم جنوری کو اجتماعی نماز تہجد اور درس قرآن کریم سے ہوگا۔جنوری کا ماہانہ اجلاس 22 جنوری کو مرکزی طور پر منعقد کیا جائے گا جس میں تمام مقامی جماعتیں آن لائن شریک ہوں گی۔ اسی طرح اگست کا ماہانہ اجلاس اور دسمبر کا ماہانہ اجلاس بھی مرکزی سطح پر منعقد کیا جائے گا اور مقامی جماعتیں ان میں بھی آن لائن شریک ہوں گی۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت جرمنی کی سو سالہ تاریخ اور مستقبل کے بارہ میں مختلف تقاریر ہوں گی، اسی طرح 100 سالہ تاریخ پر مشتمل نمائش کا انتظام کیا جائے گا۔

اہم پروگراموں کی کچھ تفصیل احباب جماعت کے علم کے لئے منسلک ہے۔دیگر پروگراموں کے متعلق دوران سال اعلانات کئے جاتے رہیں گے۔

جنوری فروری: غیر از جماعت مہمانوں کے لیے استقبالیہ

مارچ: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی نمائش

احمدیہ صدسالہ جوبلی کے حوالہ سے منتخب شہروں میں پوسٹرز لگائے جائیں گے۔

یکم جون: Ahrtal میں 100 پودے لگائے جائیں گے۔

3 جون: انسانی اعضاء عطیہ کرنے کی ترغیب دلائی جائے گی۔

جولائی: خون عطیہ کرنے کی مہم چلائی جائے گی۔

اگست: جوبلی کے حوالہ سے اخبارات میں اشتہارات۔

یکم تا 3 ستمبر: جلسہ سالانہ جرمنی کا انعقاد۔

2 ستمبر: غیر از جماعت مہمانوں کے ساتھ پروگرام۔

دسمبر: مشاعرہ۔

اجلاس اور صدسالہ جوبلی تقریبات کا جائزہ۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت جرمنی کو اپنی صد سالہ جوبلی حقیقی روح کے ساتھ منانے کی توفیق عطا فرمائے،آمین۔

رپورٹ مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ جرمنی 2022ء

رپورٹ: شعبہ اعتماد مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو 33ویں مجلسِ شوریٰ مؤرخہ 29 تا 30 اکتوبر 2022ء بمقام Mainz منعقد کرنے کی توفیق ملی، الحمدللہ۔

مجلس شوریٰ کا آغاز بروز ہفتہ صبح 10 بجے ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد ممبران شوریٰ کے سامنے مجلس شوریٰ کے قواعد اور مجلس شوریٰ کا ایجنڈا پیش کیا گیا اور سب کمیٹیز کا انتخاب عمل میں آیا۔

بعد ازاں نیشنل مجلس عاملہ نے اپنے اپنے شعبہ جات کی سالانہ رپورٹس مجلس شوریٰ کے سامنے پیش کیں اور شوریٰ ممبران کو سوالات اور تجاویز پیش کرنے کا موقع دیا گیا۔ یہ سلسلہ مغرب وعشاء کی نماز تک جاری رہا۔ پہلے روز دس شعبہ جات نے اپنی رپورٹس پیش کیں۔ نمازوں اور طعام کے بعد ساڑھے نو بجے سب کمیٹیز کے اجلاسات منعقد ہوئے جو کہ رات دیر تک جاری رہے۔

مجلس شوریٰ کے دوسرے روز نماز تہجد و فجر اور ناشتہ کے بعد آٹھ بجے تلاوت قرآن کریم کے ساتھ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد باقی مہتممین نے 12 شعبہ جات کی رپورٹس پیش کیں اور شوریٰ ممبران کو سوالات اور تجاویز پیش کرنے کا موقع دیا گیا۔

اس کے بعد سب کمیٹی مال کی رپورٹ پیش کی گئی اور مہتمم صاحب مال نے مجوزہ بجٹ برائے مالی سال 2022-23ء مجلس شوریٰ کے سامنے پیش کیا جس کے پر ممبران شوریٰ نے بجٹ کے متعلق سوالات کئے اور تجاویز پیش کیں۔ ان تجاویز پر ممبرانِ شوریٰ سے رائے لی گئی۔

ظہر وعصر کی نماز اور طعام کے بعد صدر مجلس کا انتخاب عمل میں آیا جس کی صدارت حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ وسیکرٹری اشاعت جرمنی نے کی۔ اس کے بعد مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی نے مجلس شوریٰ سے خطاب فرمایا۔ مکرم نیشنل امیر صاحب کے خطاب کے بعد دیگر تین سب کمیٹیز کی رپورٹ پیش کی گئی۔ شام آٹھ بجے دعا کے ساتھ مجلس شوریٰ کا اختتام ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازرہ شفقت مندرجہ ذیل تجاویز کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ 1۔ حفاظت خلافت، 2۔ سماجی تعلقات، 3۔ چندہ کی کم از کم شرح اور چندہ اشاعت، 4: مجوزہ بجٹ برائے مالی سال 2022ء تا 2023ء

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازرہ شفقت مکرم احمد کمال صاحب مربی سلسلہ کی تیسری مرتبہ مزید دو سال کے لیے بطور صدر مجلس منظوری عطا فرمائی ہے۔

ممبر یورپین پارلیمنٹ سے ملاقات

مؤرخہ 2 دسمبر 2022ء کو باد مارین برگ جماعت کے ایک وفد کی یورپین پارلیمنٹ کے ممبر Herr Karsten Lucke اور Herr Hendrik Hering (صدر صوبائی اسمبلی Rheinland-Pfalz) سے مذہبی امور کے سلسلہ میں ملاقات ہوئی۔ اس ملاقات میں مکرم انصر احمد صاحب مربی سلسلہ اور خاکسار (مظفر احمد خواجہ)، مکرم رمیض عبید صاحب اور مدبر خواجہ صاحب شامل ہوئے۔ دونوں سیاسی شخصیات سے Bad Marienberg میں مسجد کی موجودہ صورتِ حال کے بارہ میں گفتگو ہوئی۔ دونوں ممبران پارلیمنٹ نے ہماری جماعتی سرگرمیوں پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے آئندہ برسوں میں مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں اپنے تعاون کی پیشکش کی۔

(مظفر احمد خواجہ۔ جماعت Bad Marienberg)

مہدی آباد جرمنی میں ''وصیت سیمینار''

مؤرخہ 13 اکتوبر 2022ء بیت البصیر مہدی آباد میں وصیت سیمینار زیرِ صدارت سیکرٹری وصایا جرمنی مکرم اکرام اللہ چیمہ صاحب منعقد ہوا۔ حسبِ روایت پروگرام کا آغاز تلاوت قرآنِ مجید سے ہوا جس کی سعادت مع اردو ترجمہ مکرم غلام مصطفیٰ ودود صاحب سیکرٹری مال کے حصہ میں آئی جبکہ جرمن ترجمہ مکرم دانیال ودود صاحب نے پیش کیا۔

مکرم مشہود احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ نے رسالہ الوصیّت اور خلفائے احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں وصیّت کی اہمیّت و برکات سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ اس کے بعد مکرم نیشنل سیکرٹری صاحب وصایا جرمنی نے نظام وصیت کے طریق کار کو اپنے تجربات کی روشنی میں واضح کیا جس کا جرمن ترجمہ مکرم ریّان احمد صاحب نے کیا۔

آخر پر مکرم سلیم احمد صاحب طور صدر جماعت مہدی آباد نے مقررین اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اختتامی دعا کے بعد نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں اور بعدہٗ شاملین کے لیے ضیافت کا انتظام کیا گیا تھا۔ پروگرام میں 123 مرد و خواتین شامل ہوئے۔

(رپورٹ: محمد نواز، سیکرٹری وصایا۔ جماعت مہدی آباد)

محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

(مرتبہ: مکرم زاہد ندیم بھٹی صاحب۔ بائیوٹیکنالوجیسٹ)

جینیاتی ایڈیٹنگ

اسرائیلی محققین کا کہنا ہے کہ اُنہوں نے جینیاتی ایڈیٹنگ کی مدد سے ایسی مرغیاں تیار کی ہیں جن کے انڈوں سے صرف مادہ مرغیاں ہی نکلیں گی۔ اس پیش رفت کے باعث ان اربوں نروں کو مارے جانے سے روکا جاسکے گا جنہیں صرف اس لیے مار دیا جاتا ہے کیونکہ وہ انڈے نہیں دے سکتے۔ ان مادہ مرغیوں اور ان کے انڈوں میں بڑے ہونے کے بعد جینیاتی ایڈیٹنگ کا کوئی سراغ نہیں رہ جاتا۔ جانوروں کی فلاح وبہبود کے لیے کام کرنے والی تنظیم ’’کمپیشن اِن ورلڈ فارمنگ‘‘ نے اس ریسرچ کی حمایت کی ہے ۔[1]

ORI PEREZ/VOLCANI

مردوں کے سپرم کاؤنٹ میں 51 فیصد کمی

گذشتہ 50 برسوں کے دوران مردوں کے سپرم کاؤنٹ میں 51 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔

اسرائیل کی ہیبریو یونیورسٹی آف یروشلم اور امریکہ کے ماؤنٹ سنائی سکول آف میڈیسن کی جانب سے کی گئی تحقیق میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ اس کمی کی وجوہات پانچ ہیں۔ یعنی موٹاپا، نشے کی عادت، جنسی طور پر منتقل ہونے والے انفیکشن، لیپ ٹاپ گود میں لے کر بیٹھنا اور زہریلے مادے کیڑے مار ادویات وغیرہ ۔[2]

چاند کا چکر لگا کر ’اورائن‘ واپس پہنچ گیا

امریکی خلائی ادارے ناسا کا بنایا گیا جدید ترین خلائی جہاز ’اورائن‘ چاند کے گرد چکر لگا کر 26 دن بعد زمین پر واپس پہنچ گیا ہے۔

انتہائی تیز رفتاری سے زمین کی بالائی فضا میں داخل ہونے کے بعد پیراشوٹس نے اس کی رفتار دھیمی کردی جس کے بعد یہ میکسیکو کے قریب بحرالکاہل میں اتر گیا۔ 2024ء کے لیے طے شدہ اگلی پرواز میں خلاباز ہوں گے ۔[3]

Photo:REUTERS

پست قد افراد کے لیے خوشخبری

اب پست قد افراد اپنے قد میں اضافہ کے لیے میڈیکل سرجری کی مدد لے سکتے ہیں۔ اس عمل میں انسان کی ٹانگوں کی ہڈیوں کو کاٹ کر ان میں ایک ہڈی کا جوڑ ڈال دیا جاتا ہے۔ زخم مندمل ہو جانے کے بعد ایسے افراد کے قد میں خاطر خواہ اضافہ دیکھا جاسکتا ہے ۔[4]

DR S. ROBERT ROZBRUCH

گنجے پن کا موروثی انتقال

برطانوی جریدے پی ایل او ایس جینیٹکس میں شائع ہونے والی 2017 کی ایک تحقیق میں برطانوی محققین کے ایک گروپ نے موروثی گنجے پن کے شکار 52 ہزار مردوں کا جائزہ لیا۔

محققین کا دعویٰ تھا کہ وہ کم از کم 287 ایسی جینز کی شناخت کرنے میں کامیاب رہے تھے جو ان افراد میں گنجے پن کا سبب ہوسکتی تھیں۔ ان 287 جینز میں سے ماہرین ایسی 40 جینز کو الگ کرنے میں بھی کامیاب ہوئے جن کا تعلق ایکس کروموسوم سے تھا، یعنی وہ کروموسوم جو ان افراد کو اپنی ماؤں کی طرف سے ورثے میں ملا تھا۔

یہ سچ ہے کہ سب سے زیادہ طاقتور جینز ماں کی طرف سے آتے ہیں لیکن چونکہ گنجے پن کا سبب ایک سے زیادہ قسم کی جینز ہوتی ہیں اور یہ جینز دونوں طرف سے آسکتے ہیں، لہٰذا گنجاپن (ماں اور باپ) دونوں کی طرف سے آسکتا ہے ۔[5]

GETTY IMAGES

حوالہ جات:

1-https://www.bbc.com/urdu/articles/c295ydpy779o

2-https://www.bbc.com/urdu/articles/cqq217qp0p1o

3-https://www.bbc.com/urdu/articles/c9rl69k62yno

4-https://www.bbc.com/news/world-55146906

5- https://www.bbc.com/urdu/articles/c90yweq2540o

ملکی و عالمی خبریں

(منور علی شاہد)

فٹ بال ورلڈ کپ 2022ء کا فاتح ارجنٹائن

18 دسمبر کو قطر میں کھیلے گئے فیفا فٹ بال ورلڈ کپ 2022ء کے سنسنی خیز اور اعصاب شکن مقابلے میں ارجنٹائن نے فرانس کو پنالٹی کِکس پر شکست دے کر 36 سال بعد تیسری بار فٹ بال ورلڈ کپ جیت لیا۔ اس سے قبل ارجنٹائن نے 1986ء میں یہ اعزاز جیتا تھا۔ عالمی ذرائع ابلاغ کے مطابق 2015ء میں ایک ٹویٹر صارف نے ارجنٹائن کے ورلڈ کپ جیتنے کے بارے میں ٹویٹ کی تھی کہ دسمبر 2022ء میں لیونل میسی فیفا ورلڈ کپ ٹرافی اُٹھائیں گے۔ جوز میگوئیل پولانکو نامی ٹوئٹر صارف نے قطر ورلڈ کپ کے شیڈول جاری ہونے کے بعد یہ پیشگوئی کی تھی۔ اس صارف نے بھی یہ فائنل میچ دیکھا ہے۔

تیز ترین 10 مرچیں کھانے کا نیا ورلڈ ریکارڈ

کیلیفورنیا میں ایک شخص نے غیرمعمولی ہمت دکھاتے ہوئے دنیا کی کڑوی ترین دس مرچیں کھا کر نیا ورلڈ ریکارڈ قائم کر دیا۔ عام افراد یہ ایک مرچ بھی حلق سے نہیں اتار سکتے۔ کیونکہ اس کے کیمیکل منہ میں ناقابلِ برداشت جلن پیدا کرتے ہیں۔ خبروں کے مطابق گریگری فوسٹر نامی شخص نے سان ڈیاگو میں یہ ریکارڈ بناتے ہوئے 15.33 سیکنڈ میں دنیا کی تیز ترین مرچیں چبا ڈالیں۔ 8 ماہ قبل اسی شخص نے تین مرچیں 8.72 سیکنڈ میں کھا کر ریکارڈ اپنے نام کیا تھا۔

سابق جرمن ٹینس اسٹار بورس بیکر رِہا

3 بار ومبلڈن ٹینس ٹورنامنٹ جیتنے والے جرمن ٹینس سٹار بورس بیکر کو برطانیہ کی جیل سے رِہا کر دیا گیا۔ وہ اس سال اپریل 2022ء سے جیل میں تھے۔ وہ دیوالیہ پن کے حوالے سے متعدد مقدموں میں ملوث تھے۔ خبروں کے مطابق ان کو ضروری قانونی کارروائی کے بعد اب برطانیہ بدر کر دیا جائے گا۔ برطانیہ کے ہوم آفس کے مطابق کوئی بھی غیر ملکی جو کسی جرم کا مرتکب ہو اور سزا یافتہ ہو، وہ ملک بدر کیا جاتا ہے۔

غزہ میں رومن دَور کے قبرستان کی دریافت

آثارِ قدیمہ کی جانب سے شمالی غزہ کے علاقے میں رومن عہد کے درجنوں مقبرے دریافت ہوئے ہیں۔ ان کی دریافت تعمیراتی کاموں کے دوران ہوئی ہے۔ نوادرات اور سیاحت کے ایک محقق حیام البطار کے مطابق مجموعی طور پر 63 قبروں کی نشاندہی ہوئی ہے۔ ایک قبر سے ملنے والی ہڈیاں اور نمونے دوسری صدی کے ہیں۔ خبر کے مطابق تعمیراتی کمپنی کے کارکنوں نے رواں سال جنوری میں بیت لاہیا کے قریب 31 مقبرے دریافت کئے تھے۔ اس جگہ مزید تحقیقی کام جاری ہے اور مزید قبریں ملنے کی توقع ہے۔

دنیا کا سب سے چھوٹا انسان

ایران کے ایک شہری کو دنیا کا سب سے چھوٹے قد والا انسان قرار دیا گیا ہے۔ 20 سالہ افشین غدرزادہ کا قد 2 فٹ ایک اعشاریہ 67 انچ ہے۔ دبئی میں گنیز بک آف ورلڈ ریکارڈ کمیٹی نے اس کے دنیا کے سب سے چھوٹے قد والے انسان ہونے کی تصدیق کی ہے۔

پانچ وکٹیں لینے والے دنیا کے کم عمر ترین کھلاڑی

کراچی میں پاکستان اور انگلینڈ کے درمیان کھیلے جانے والے تیسرے اور آخری ٹیسٹ میں انگلینڈ کی جانب سے ڈیبیو کرنے والے ریحان احمد پہلے ہی ٹیسٹ میچ میں 5 وکٹیں لینے والے کم عمر ترین کا اعزاز اپنے نام کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ یہ کارنامہ سرانجام دیتے وقت کرکٹر کی عمر محض 18 سال اور 126 دن ہے۔ اس سے قبل یہ اعزاز آسٹریلیا کے کپتان پیٹ کمنز کے پاس تھا، جنہوں نے 18 سال اور 193 دن کی عمر میں ڈیبیو پر 5 وکٹیں حاصل کی تھیں۔

پاکستان سے برین ڈرین میں اضافہ

پاکستان کی ابتر معاشی و سیاسی صورتحال کو دیکھتے ہوئے پاکستان سے راہ فرار اختیار کرنے والوں کی تعداد میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ ذرائع ابلاغ کے مطابق سات لاکھ پینسٹھ ہزار افراد روزگار کی تلاش میں پاکستان چھوڑ چکے ہیں۔

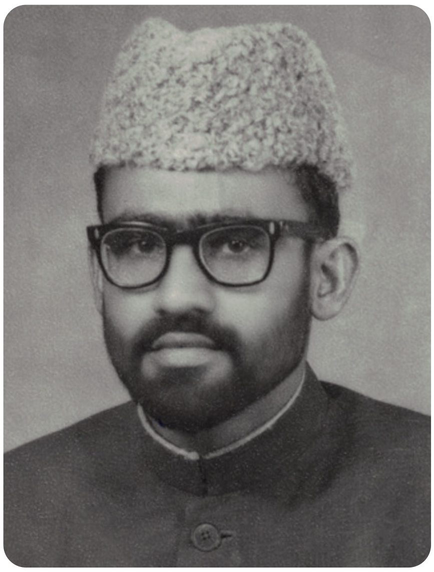

کوچۂ یار میں قدموں کے نشاں بولتے ہیں

سابق امیر جماعت و مبلغ انچارج جرمنی محترم ملک منصور احمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ کی وفات

نہایت افسوس کے ساتھ یہ خبر سنی گئی کہ جماعت احمدیہ جرمنی میں مبلغ سلسلہ، مبلغ انچارج اور امیر جماعت کی حیثیت سے گراں قدر خدمات بجالانے والے بزرگ خادم سلسلہ محترم ملک منصور احمد عمر صاحب ربوہ میں مؤرخہ 19 دسمبر 2022ء بروز سوموار 80 سال کی عمر میں طویل علالت کے بعد وفات پاگئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

محترم ملک منصور احمد عمر صاحب 21 اکتوبر 1942ء کو قادیان میں مکرم ملک غلام احمد ارشد صاحب معلّم اصلاح وارشاد کے ہاں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے دادا حضرت مولوی نور محمد صاحبؓ ملتانی کے ذریعہ آئی جنہیں 1907ء میں قادیان آکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک پر بیعت کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔ میٹرک کے بعد والدین کی خواہش پر تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں چلے گئے لیکن ایک خواب کی بنا پر جامعہ احمدیہ میں داخلہ لے لیا جہاں سے 1970ء میں آپ نے شاہد پاس کیا۔ 1974ء میں آپ جرمنی بطور مبلغ بھجوائے گئے۔ ڈیڑھ سال بعد پاکستان واپسی پر مختلف شہروں میں مربّی سلسلہ تعینات رہے۔ 82-1981ء میں آپ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ رہے۔ 1983ء تا 1986ء آپ جرمنی میں امیر و مشنری انچارج خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ 1986ء تا 1992ء آپ ربوہ میں انچارج شعبہ رشتہ ناطہ رہے۔ اس کے بعد وفات تک مختلف حیثیتوں سے خدمت سلسلہ کی توفیق پاتے رہے، اس دوران جامعہ احمدیہ میں جرمن زبان پڑھائی۔ علاوہ ازیں واہ کینٹ، راولپنڈی، ربوہ میں بطور مربی سلسلہ خدمت کرتے رہے اور 2011ء تا 2016ء اصلاح وارشاد مرکزیہ میں تعینات رہے۔ پھر صحت کی وجہ سے ریٹائر ہوگئے۔

قرآن کریم کے ساتھ آپ کو عشق تھا۔ گھر میں مستقل مزاجی کے ساتھ قرآن کلاسز کا انعقاد کرتے تھے اور آپ نے ایک بار بتایا کہ میرے گردے فیل ہوجانے کے باعث ڈائلیسز بھی شروع ہو گئے تھے لیکن معجزانہ طور پر گردے ٹھیک ہوگئے اور یہ قرآن کی خدمت کا ثمرہ تھا۔ آپ کا مطالعہ بہت وسیع تھا، بے حد محنتی خادم سلسلہ تھے، کاموں کی فہرست آپ کی ڈائری میں موجود ہوتی اور ایک کے بعد دوسرا کام انتہائی سرعت کے ساتھ نبٹاتے چلے جاتے۔ اپنے ساتھیوں کی مہمان نوازی اور تفریح کے پروگرام بھی کرتے۔ آپ کو لطیفہ گوئی کا ملکہ بھی حاصل تھا چنانچہ آپ محفل کو کشتِ زعفران بنائے رکھتے۔

آپ کی شادی حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری صاحب کی بیٹی مکرمہ امۃ السمیع راشدہ صاحبہ کے ساتھ ہوئی۔ ان سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹوں اور تین بیٹیوں سے نوازا۔ ایک بیٹے مکرم ملک صباح الظفر صاحب مربی سلسلہ اسیر راہِ مولیٰ بھی رہے، جبکہ ایک بیٹی مکرمہ فائزہ رئیس صاحبہ مکرم انیس رئیس صاحب مربی سلسلہ جاپان کی اہلیہ ہیں۔ دیگر دونوں بیٹیاں اور بیٹا جرمنی میں مقیم ہیں۔

آپ کی اہلیہ محترمہ 1994ء میں فالج کے حملہ کی وجہ سے طویل عرصہ تک علیل رہیں، اس دوران آپ نے اور آپ کے بچوں نے انتہائی جذبہ کے ساتھ ان کی خدمت کی۔ 2014ء میں ان کی وفات کے بعد مرحوم ملک صاحب نے محترمہ امۃ الباسط صاحبہ بنت مکرم قریشی غلام احمد صاحب آف چکار آزاد کشمیر کے ساتھ عقدِ ثانی کیا۔ ان سے آپ کی ایک بیٹی عزیزہ منصورہ عمر صاحبہ ہیں۔

20 دسمبر 2022ء کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں ناظر اعلیٰ و امیر مقامی محترم سیّد خالد احمد شاہ صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ دارالفضل ربوہ میں تدفین کے بعد محترم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب نے دعا کرائی۔ مؤرخہ 23 دسمبر 2022ء کو جرمنی بھر کی احمدیہ مساجد اور نماز سنٹرز میں نماز جمعہ کے موقع پر مرحوم کا ذکر خیر کیا گیا اور نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔

ادارہ اخبار احمدیہ جملہ لواحقین کے ساتھ دلی تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت ورحمت کا سلوک فرمائے، درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے نیز مرحوم کی نیکیوں، خوبیوں اور قربانیوں کا وارث بنائے، آمین۔

مکرم طارق فضل صاحب

مکرم طارق فضل صاحب ابن مکرم چودھری فضل داد صاحب آف بھلیسر ضلع گجرات طویل علالت کے بعد مؤرخہ 19 نومبر 2022ء کو بعمر 64سال بقضائے الٰہی وفات پاگئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم چودھری اللہ داد صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے پوتے تھے۔ آپ کو ربوہ میں جلسہ سالانہ کے موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت ڈیوٹی دینے کی توفیق ملتی رہی۔ اپنے علاقے میں تبلیغ کرنے کی وجہ سے کثیر حلقہ احباب رکھتے تھے۔ 1987ء میں جرمنی آگئے ٹیکسی کو ذریعہ معاش کے طور پر اپنایا لیکن اپنے بچوں کو نصیحت کی کہ ہم چونکہ پاکستان سے آئے ہیں اس لیے ہم یہی پیشہ اختیار کرسکتے تھے۔ تم لوگ چونکہ یہاں پڑھے ہو اور اس لیے یہاں اعلیٰ تعلیم حاصل کرو۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ بچوں کی تربیت پر اپنے عملی نمونہ سے خاص توجہ دیتے تھے۔ بعض اوقات رات کو ٹیکسی چلاکر صبح ٹرین پر گھر آتے تو اگر ٹکٹ لینا بھول جاتے تو گھر کے پاس والے اسٹیشن پر اُتر کر سفر کئے گئے راستے کی ٹکٹ خرید لیتے۔ بیٹے نے کہا کہ ابو اگر آپ ایسا نہ بھی کریں تو اس وقت کوئی ٹکٹ چیک کرنے والا نہیں ہوتا۔ تو جواب دیتے کہ اللہ تعالیٰ تو دیکھ رہا ہے ناں۔ اسی طرح راستے میں چلتے ہوئے اگر کوئی رکاوٹ یا تکلیف دہ چیز ہوتی تو اس کو ہٹاتے جاتے۔

نمازیں فکر اور خشوع وخضوع سے ادا کرتے۔ خود بھی اور بچوں کو بھی اچھی طرح وضو کرنے کی تلقین کرتے۔

ہمبرگ ریجن میں مختلف شعبہ جات میں بڑے اخلاص کے ساتھ خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ مالی قربانی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ گھر کی کوئی بڑی ضرورت درپیش ہوتی تو پہلے چندہ ادا کرتے اور کہتے کہ اللہ تعالیٰ اب یہ ضرورت بھی پوری کر دے گا، ان شاءاللہ۔ تحریک جدید میں 9 مرحومین کے نام سے بھی چندہ ادا کیا کرتے تھے۔ آخری چھ سال معذوری کے باوجود جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوتے رہے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا

اعلانات وفات ودعائے مغفرت

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم کی نماز جنازہ مؤرخہ 24 نومبر 2022ء کو مسجد فضل عمر ہمبرگ میں ادا کی گئی اور 25 نومبر کو Stellingen کے مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ (خالد فضل، جماعت Eidelstedt)

مکرم مختار محمود صاحب

خاکسار کے ابا جان مکرم مختار محمود صاحب ابن مکرم حاجی محمد شفیع صاحب وڑائچ مؤرخہ 28 نومبر 2022ء بعمر 86 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت چودھری غلام حیدر صاحبؓ آف دھاریوال کے نواسے تھے۔

موصوف سادہ زندگی بسر کرنے والے، غریبوں کی مدد کرنے والے، ملنسار اور حلیم طبیعت کے مالک تھے۔ درود شریف کا کثرت سے ورد کرتے تھے۔

مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیٹی، دو نواسے اور دو نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کی نماز جنازہ حاضر مؤرخہ 30 نومبر کو بیت السبوح فرانکفرٹ میں ادا کی گئی اور تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

(طاہر مختار جماعت Grünberg)

مکرم صداقت احمد قمر صاحب

خاکسار کے بڑے بھائی مکر صداقت احمد قمر صاحب ابن ڈاکٹر غلام محمد حق صاحب مرحوم سابق معلم وقفِ جدید بعمر 56سال مؤرخہ 6 دسمبر 2022ء کو ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے، اناللہ و انا الیہ راجعون۔ آپ ضلع بہاولنگر کے مقامی اور مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے مرکزی اجتماعات پر تلاوت قرآن کریم اور نظم کے مقابلہ جات میں حصہ لیتے رہے اور نمایاں پوزیشن حاصل کرتے رہے۔ ربوہ منتقل ہونے کے بعد اپنے محلہ میں بطور زعیم مجلس خدام الاحمدیہ خدمت کی توفیق پاتے رہے۔

آپ انتہائی ملنسار، خوش اخلاق، خلافت احمدیہ سے عقیدت کا تعلق رکھنے والے اور مہمان نواز شخصیت کے مالک تھے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

(سعادت احمد خالد۔ جماعت Neuwied)

مکرم شیخ خورشید احمد صاحب

مکرم شیخ خورشید احمد صاحب ابن شیخ عزیز احمد صاحب مؤرخہ 28 اکتوبر 2022ء کو ٹیکساس امریکہ میں بعمر 74 سال ہارٹ فیل ہو جانے کی وجہ سے انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا اللہ راجعون۔ آپ حضرت شیخ برکت علی صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے پڑپوتے تھے مرحوم کو 18 سال کی عمر میں نظامِ وصیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔

جرمنی کے ابتدائی جلسہ سالانہ جو ہمبرگ میں منعقد ہوتے تھے میں آپ کو لنگر خانہ میں کام کرنے کی سعادت حاصل رہی۔ جرمنی سے پاکستان اور پھر کینیڈا تشریف لے گئے۔ جلسہ سالانہ کینیڈا کے موقع پر پندرہ سال لنگر خانہ 2 کے انچارج رہے۔ کینیڈا جانے سے قبل آپ ہمبرگ جرمنی میں رہائش پذیر تھے

1989ء میں آپ کو فیصل آباد میں کلمہ کا بیج لگانے پر اسیر راہ مولیٰ بننے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ مرحوم انتہائی نیک مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ 11 نومبر کو بیت السلام ٹورنٹو میں نماز جمعہ کے بعد آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور احمدیہ قبرستان ٹورنٹو میں تدفین ہوئی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 29 نومبر کو اسلام آباد میں آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم احمد سلمان شیخ صاحب ٹیکساس میں مربّی سلسلہ ہیں۔ آپ مکرم شیخ رافع احمد صاحب لوکل امیر ویزبادن و انچارج آئی ٹی جماعت احمدیہ جرمنی کے ماموں تھے۔ (عرفان احمد خان۔ فرانکفرٹ)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک کرتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے، آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ اراکین قضاء بورڈ جرمنی (14 ستمبر 1993ء)

دائیں سے بائیں: مکرم مرزا عبدالحق صاحب، مکرم چودھری حفیظ الرحمٰن صاحب،
مکرم محمد احمد انور صاحب (ناظم دارالقضاء جرمنی)،
حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ، مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی (صدر قضاء بورڈ جرمنی)،
مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب (مبلغ انچارج جرمنی)، مکرم ملک بشیر الدین صاحب

مکرم مختار احمد سنوری صاحب، مکرم چودھری عبداللطیف صاحب (سابق مبلغ
انچارج جرمنی)، مکرم حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ، مکرم مسعود احمد خان صاحب
دہلوی (صدر قضاء بورڈ جرمنی)، مکرم عطاء اللہ کلیم صاحب (مبلغ انچارج جرمنی)،
مکرم چودھری عبدالحکیم صاحب،

مکرم حاجی محمد شریف صاحب، مکرم حاجی غلام محی الدین صاحب،
حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ، مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی،
مکرم عطاء اللہ کلیم صاحب، مکرم ملک عبداللطیف صاحب

مکرم صلاح الدین قمر صاحب، مکرم عبدالمالک صاحب،
حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ، مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی،
مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب، مکرم آفتاب احمد خان صاحب (حال ربوہ)

دفتر میں جگہ کی کمی کے باعث چار علیحدہ علیحدہ گروپس میں ممبران و قاضیان دارالقضاء جرمنی کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ تصاویر ہوئیں۔

Monthly
Germany
AKHBAR-E-AHMADIYYA

VOL 24 | ISSUE 01 | JANUARY 2023

ISSN : 2627-5090
Tel : +49 6950688722
Fax : +49 6950688722
Editor : Muhammad Ilyas Munir

PUBLISHER: SHOBA ISHAAT JAMAAT AHMADIYYA GERMANY PRINTER: RANA PRINT, HERKULESSTRASSE 45 50823 KÖLN Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de